حسب ضابطہ رجسٹری شدہ ہے

سلسلہ تصوف نمبر ۴

اردو ترجمۂ کتاب

چہل مکتوب

جناب قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین عاشق صادق مولائے سبحان
حضرت شیخ عثمان جالندھری علیہ الرحمۃ والغفران

ترجمہ
جناب مولٰنا مولوی محمد الہ دین صاحب منشی فاضل حنفی النقشبندی مجددی

حسب فرمائش
ملک فضل الدین ملک چنن الدین ملک تاج الدین ککے زئی
تاجران کتب قومی
کوچہ ککے زئیاں ــــ بازار کشمیری
لاہور

نولکشور گیس پرنٹنگ ورکس لاہور میں بصحت و صفائی تمام طبع ہوئے

قیمت فی جلد ... عہ

تصوّف کی سراپا رحمت نمیظیر قابل دید کتابوں کا سلسلہ

اُردو ترجمہ مقاصد السالکین

یہ کتاب جو طالب مولے کیلئے بینظیر رہنما ہے۔ حضرت خواجہ ضیاء اللہ صاحب علیہ الرحمہ نقشبندی کی تصنیف لطیف جس کے ہے اس کا ایک ایک لفظ اخلاق محمدی صلے اللہ علیہ وسلم اور شریعت کی تابعداری سے پُر ہے۔ یہ کتاب فارسی زبان میں عجیب دلکش پیرایہ میں بعبارت مقفٰے لکھی ہوئی ہے جس کو جناب خواجہ خواجگان حضرت خواجہ نور محمد صاحب تیراہی نقشبندی مجددی علیہ الرحمۃ ہر وقت اپنے مطالعہ میں رکھتے تھے۔ بلکہ یہاں تک جناب کو اس کتاب سے محبت تھی کہ حضور علیہ الرحمۃ رات کو بوقت خواب اپنے سینہ مبارک پر رکھ کر آرام فرمایا کرتے تھے۔ چونکہ نیاز مند کو حضور علیہ الرحمۃ کے سلسلہ میں ہونے غلامی ہے۔ اور یہ نعمت عظمٰے نہایت تلاش و تجسس سے لی۔ لہذا فائدہ عام کیلئے اس کو عام فہم اردو میں ترجمہ کردیا گیا ہے مصنف علیہ الرحمۃ نے اس کتاب میں پانچ مقصد مقرر کئے ہیں۔ جن کو نمبروار ملاحظہ ناظرین صحیح کرکے دکھانا ہے کہ اس کتاب کے کیسے عالی مضامین ہیں:۔

مقصد اوّل۔ شریعت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر مستقیم رہنا حضرت رسول مقبول کی تابعداری۔ نماز کی حقیقت حضرت رسالت پناہ کے اخلاق۔ درود شریف کی بزرگیاں۔ کئی ایک اور فائدے +

مقصد دوم۔ نفس کشی۔ نفس سے لڑائی۔ اپنی اصلیت کو پہچاننا تقسیم اوقات۔ قرآن مجید پڑھنے کے فضائل۔ تہذیب اخلاق نفس کشی اور اس کے ساتھ لڑائی کے علاوہ کئی ایک اور فائدے +

مقصد سوم۔ ذکر فضائل۔ حق سبحانہٗ تعالےٰ کو یاد کرنا۔ دنیا کی حقیقت۔ کلمہ طیبہ نفی و اثبات +

مقصد چہارم۔ خدا کی درگاہ کا حضور۔ علم کی حقیقت۔ اولیاء اللہ کی صحبت کے فائدے۔ آداب مراقبہ کی حقیقت کشف و کرامات کے حالات۔ خداوند تعالیٰ کی درگاہ میں گریہ و زاری کرنے اور اپنی ہستی کو نیست کرنے کی فضیلت۔ اولیاء اللہ کے پہچاننے اور دلوں میں تمیز کرنے کے علاوہ اور بہت سی مفید باتیں +

مقصد پنجم۔ حق سبحانہٗ تعالےٰ کا عشق و محبت۔ مناجات بدرگاہ باری تعالےٰ۔ چند اور کارآمد باتیں اور کتاب کا خاتمہ۔ یہ بینظیر کتاب نہایت خوش قلم۔ عمدہ کاغذ پر بڑی صفائی سے چھاپی گئی ہے۔ بہت بڑا حجم + قیمت ایک روپیہ ... ... عہ

اُردو ترجمہ اسرار الطریقت

یعنی جناب قدوۃ العارفین حضرت شاہ محمد غوث لاہوری ثم الپشاوری رحمۃ اللہ علیہ کی اپنی لکھی ہوئی کتاب۔ جس میں حضرت نے اپنے تمام حالات از اول تا آخر، نیز جن بزرگوں سے جناب کو فیض باطنی پہنچا ہے نہایت تفصیل سے لکھے ہیں۔ اس کے علاوہ طالب کے لئے طریق اذکار بھی نہایت شرح و بسط کے ساتھ بتلائے گئے ہیں۔ آخیر حصہ میں جناب نے شجرۂ طریق بھی بزرگوں کے لکھے ہیں آپ قادری طریقہ کے نہایت زبردست اور کامل و مکمل بزرگ گذرے ہیں جناب کے ان ملفوظات کے پڑھنے اور ہدایات پر عمل کرنے سے خدا کا راستہ نہایت آسانی سے ملتا ہے طالبان مولے کو اسے ضرور پڑھنا چاہئے۔ کتاب نہایت محنت سے ترجمہ کرکے عمدہ چھاپی گئی ہے + قیمت چار آنے ۴ر

مراۃ العارفین

یہ کتاب بے بہا تصنیف لطیف جگر گوشۂ رسول مقبول حضرت احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نور دیدہ علی المرتضےٰ جناب سید الشہدا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی راہ سلوک میں ہے۔ جناب امام علیہ السلام نے طریق سلوک کو نہایت عمدگی سے بتایا ہے اس کتاب کا اُردو میں ترجمہ ساتھ ہے خوبی اور برکت پڑھنے سے معلوم ہوتی ہے۔ نہایت عمدہ لکھائی اعلےٰ چھپائی۔ نفیس کاغذ پر چھپوائی گئی ہے + قیمت ۴ر

اُردو ترجمہ مکتوبات میر سیّد علی ہمدانی

حضرت میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات کا اُردو ترجمہ طالبان راہ حقیقت کے لئے اس کا مطالعہ نہایت مفید ہے + ... ۶ر

اُردو ترجمہ کتاب

مکتوبات حضرت عثمان جالندھری

رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ کے برگزیدہ اور محمد رسول اللہ کی درگاہ کے آراستہ میرے دینی بھائی اور یقینی دوست شیخ جلال خدا تمہیں دونوں جہان میں عزت عطا فرمائے ✣ فقیر عثمان کی طرف سے واضح ہو۔ کہ جو کچھ میں کہتا ہوں اُس کو کمال توجہ کے ساتھ ہوش اور قبولیت کے کان سے سنیں۔ ؎

از ہر چہ میرود سخنِ دوست خوشتر است
دوست کی بات جس سے ظاہر ہو بھلی معلوم ہوتی ہے

پیغامِ آشنا بیقیں روح پرور است
یقیناً دوست کا پیغام روح کو پالتا ہے ✣

ایک اور صاحب فرماتے ہیں۔ ؎

تسبیح عاشقان سرِ زلفِ آن نگار
عاشقوں کی تسبیح اُس معشوق کی زلف کی

در ہر خمے نوشتہ ہمیں یار یار یار
بنی ہوئی ہے ہر ایک خم میں یہی لکھا ہے یار یار یار ✣

اے عزیز اگر تو کسی سے دوستی کرنی چاہتا ہے۔ تو ایسے دوست سے کر۔ جو ہمیشہ رہنے والا ہو۔ اُس کے سوا کسی سے دوستی کرنے میں آخر کو پشیمانی اُٹھانی پڑتی ہے۔ ؎

آنہا کہ دل غ عشق ندارند سوز یار — جو لوگ کہ عشق کا داغ اور یار کی جلن
در روز حشر نعرۂ واحسرتا زنند — نہیں رکھتے۔ وہ قیامت کے روز ہائے افسوس کا نعرہ ماریں گے +

؎۔ دل بر و بند کہ نخواہد مُرد — دل اُس چیز سے لگا جو فانی نہیں۔ جو فانی
آنکہ میرد بر وچہ دل بندی — ہے اُس سے تو دل کیوں لگاتا ہے +

یوں بیان کرتے ہیں۔ کہ ایک مرتبہ ایک صاحب نے کسی درویش کو دیکھا۔ اور پوچھا۔ کہ تو کہاں سے آیا ہے۔ اس نے کہا اللہ۔ پھر پوچھا کہ کہاں جائے گا۔ اس نے جواب دیا اللہ۔ پھر پوچھا تیرا مطلب کیا ہے۔ اُس نے کہا اللہ۔ اس حال کے موافق ایک صاحب کیا عمدہ فرماتے ہیں۔ ؎

چنانست در دلم حاضر دگر را جائے نے در دل — میرے دل میں وہ اس طرح حاضر ہے کہ دل
وگر گویم سخن باکس ہمیں اللہ گویانم — میں کسی اور کی گنجائش ہی نہیں۔ اور اگر میں کسی سے بات کرتا ہوں تو بھی اللہ کہتا ہوں +

جس کی مددگار توفیق بنائی گئی ہے۔ اس کے لئے ہمیشہ کی دولت کا دروازہ کھول دیا ہے۔ ؎

اللہ اللہ چہ طرفہ نام است ایں — اللہ اللہ یہ کیا ہی عمدہ نام ہے۔ جو جان
داروئے جاں حرز دل تمام است ایں — کا دوا اور دل کا تعویذ ہے +

کیا اچھا کہا ہے جس نے کہا ہے۔ رباعی

اے بلبل جان مست زیاد تو مرا — اے کہ تیری یاد سے میری جان کا بلبل
وے پایۂ غم پست زیاد تو مرا — مست ہے۔ اور اے کہ تیری یاد سے میرے غم کا پایہ پست ہے +

لذاتِ جہاں راہمہ در پا فگند — وہ ذوق جو تیری یاد سے مجھے حاصل ہوتا ہے
ذوقے کہ دہد دست زیاد تو مرا — دو جہان کی لذتوں کو پامال کر دیتا ہے +

اے عزیز طالب کو لازم ہے۔ کہ اپنی تمام ہمت اس پر خرچ کرے۔ یہانتک کہ جو چیز اللہ تعالےٰ کی یاد سے باز رکھے۔ اس سے خود ہٹ جائے۔ اور ایسا خیال کرے کہ اگر بالفرض ہمیشہ کی عمر کو بھی اللہ تعالےٰ کی یاد میں مصروف کر دے تو گویا اس نے کچھ بھی نہیں کیا۔ **فرد**

کردیم ہمہ چیز وے ہیچ نکردیم	ہم نے سب کچھ کیا لیکن کچھ بھی نہ کیا۔
دیدیم ہمہ چیز وے ہیچ ندیدیم	اور ہم نے سب کچھ دیکھا لیکن کچھ بھی نہ دیکھا +

اے عزیز جب ذاکر نے حضوری معرفت کا شہود پالیا۔ اور اس کا ذوق چکھ لیا۔ اور دوست کے قول کا گیت دوست سے سن لیا۔ تو ناچتا ہوا شراب خانے کے دروازے کی طرف دوڑا۔ ساقئے وقت نے عشق کے خمخانہ سے فوراً ہستی کی اس قدر شراب اس کی نیستی کے جام میں ڈالی۔ کہ عاشق سیراب ہو گیا۔ اور اس نے ہمیشہ کی زندگی حاصل کر لی۔ اور وہ خواب عدم سے جاگا۔ اور اس نے ہستی کے وجود کی قبا پہنی۔ اور شہود کی ٹوپی سر پر رکھی۔ اور شوق کا پٹکا کمر پر لپیٹا۔ اور صدق کا قدم راہ میں رکھا۔ اور وہم کا پردہ نابود ہو گیا۔ اور حق الیقین ظاہر ہوا۔ اور دوست کی آواز کان میں پہنچی۔ پہلے جب اس کی آنکھ کھلی۔ تو اس کے لئے دروازہ کھولا گیا۔ تو اس کی نظر معشوق کے جمال پر پڑی۔ مارایت شیئاً الا ورایت اللہ فیہ (میں نے کوئی چیز ایسی نہیں دیکھی جس میں اللہ تعالےٰ کو نہ دیکھا ہو) اور جب اپنی طرف دیکھا تو اپنے آپ کو وہی پایا۔ ع

آئینہ سبب بود کہ روئے تو عیاں شد	تیرے چہرے کے ظاہر ہونیکا سبب آئینہ تھا۔
روئے تو سبب بود کہ آئینہ نہاں شد	اور آئینہ کے گم ہونیکا سبب تیرا چہرہ تھا +

اے عزیز اس کا خود وجود نہ تھا کہ عاشق ہو سکتا۔ پس عشق۔ عاشق اور معشوق تینوں ایک ہی ہیں۔ **قولہ تعالیٰ**۔ کذالک لیس شیئٌ (اس کی مانند کوئی شے نہیں) جس طرح چاند کی روشنی کو چاند سے منسوب کرتے ہیں۔ اسی طرح محبوب کی صورت کو محبت سے لگاؤ ہے۔ نہیں تو دوئی کوئی نہیں۔ عاشق اور

معشوق عین معشوق تھا۔ یہاں سے یہ معلوم کرنا چاہیئے۔ کہ درحقیقت وہ خود اپنے آپ کو دوست رکھتا ہے۔ اور ساری دنیا اس کے جہان کو آراستہ کرنے والے جمال کا آئینہ ہے۔

بس کہ سرِ عاشقیٔ خویش داشت — چونکہ اپنی عاشقی کا خیال زیادہ رکھتا تھا
ہژدہ ہزار آئینہ در پیش داشت — اسلیئے اٹھارہ ہزار آئینہ سامنے رکھے +

جاننا چاہیئے۔ کہ عاشق جو کچھ دیکھتا ہے۔ جانتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ اور سنتا ہے وہ عین محبوب ہوتا ہے۔ پس محب اور محبوب اور طالب اور مطلوب ایک ہی ہوتے ہیں۔ لیکن ہر شخص کی سمجھ یہاں تک پہنچ نہیں سکتی۔ اس کو اہل معرفت عارف کے سوا کوئی نہیں حاصل کرتا۔

ہر جا کہ بدیدیم ندیدیم بجز دوست — جس جگہ ہم نے دیکھا دوست کے سوا کسی کو
معلوم چنیں شد کہ کسے نیست ہمہ اوست — نہ دیکھا۔ ایسا معلوم ہوا کہ کوئی نہیں سب وہی ہے +

اے عزیز چونکہ پہلے بات عشق کے بارے میں شروع ہوئی تھی۔ اس لئے ہم نے عشق پر ہی اس کو ختم کیا۔ **مثنوی**

یکے پرسید از مجنون غمگیں — ایک نے غمگین مجنوں سے پوچھا۔ کہ اے
کہ از لیلےٰ چہ میخواہی تو مسکیں — مسکین تو لیلےٰ سے کیا چاہتا ہے +
بخاک افتاد مجنوں سرنگونسار — مجنوں اوندھا زمین پر گر پڑا۔ اور اس کو کہا
بدو گفتا بگو لیلےٰ دگر بار — کہ دوبارہ لیلےٰ کا نام لے +
تو از من چند معنے جوئے باشی — تو کب تک مجھ سے حقیقت دریافت کریگا۔
ترا ایں بس کہ لیلےٰ گوئے باشی — تجھے یہی کافی ہے تو لیلےٰ کہنے والا بنے +
بسے کو دُر معنے سفتہ باشد — جس نے بہت ہی موتی پروئے ہوں
چناں نبود کہ لیلےٰ گفتہ باشد — یعنی عمدہ باتیں کی ہوں۔ پھر بھی ایسا نہیں ہوتا کہ اس نے لیلےٰ کا نام لیا ہو +
جہانے در جہانے راز گفتی — جب مجھے یہ معلوم ہو کہ تو نے پھر لیلےٰ کا نام لیا ہے
چو دانم نام لیلےٰ باز گفتی — تو گویا تو نے بہت ہی راز بیان کئے ہیں +

چو دانم نام لیلے میتواں گفت زغیرے کفر آید یکزماں گفت	جب میں جانتا ہوں کہ لیلے کا نام لے سکتے ہیں۔ تو پھر اس صورت غیر کا ذکر کفر میں داخل ہے +
کسے کو نام لیلے کرد آغاز زمجنونے ہمے عاقل شدے باز	جس نے کہ لیلے کا نام شروع کیا۔ وہ مجنوں سے پھر دانا بن گیا +
وگر گم بودن خود یاد داری روا باشد کہ از وے یاد داری	اور اگر تو اپنے گم ہونے کو یاد کرے۔ تو جائز ہے کہ اس کی یاد رکھے +
ولے تا با خودی سدیست پیش است اگر یادش کنی آں یاد خویش است	لیکن جب تک خودی کی روک تیرے درپیش ہے۔ اگر تو اسے یاد کرے تو وہ تیری اپنی ہی یاد ہے +
بود غائب زتو نادر حضوری تو غائب شد چنیں گفت است نوری	اللہ تعالےٰ اپنے سے غائب کرکے دوست میں حاضر رکھے۔ آمین رب العلمین +

مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ کے برگزیدہ اور محمد رسول اللہ کی بارگاہ کے آراستہ۔ میرے دینی بھائی اور یقینی دوست شیخ جوہر کو خدا سلامت رکھے +

فقیر عثمان کی طرف سے ظاہر ہو۔ کہ اے عزیز جب تو نے اس راہ میں قدم رکھا ہے۔ تو تجھے مبارک ہو۔ ثابت قدم رہنا اور عالی ہمتی کو عمل میں لانا۔ اور دل میں ادھر اُدھر کی باتوں کا خیال نہ کرنا۔ **بیت**

بہر کارے کہ ہمت بستہ گردد اگر خارے بود گلدستہ گردد	جس کام کے لئے کمر ہمت باندھی جائے۔ خواہ کانٹا ہو تو بھی گلدستہ بن جاتا ہے +

تمہیں مناسب ہے۔ کہ چند روز اپنی جان پر محنت اور تکلیف گوارا کرو۔ یہانتک کہ وہ محنت اور تکلیف آرام اور خوشی سے بدل جائے۔ **فرد**

رنج و بلا داں نعمتے بر دوستاں نازل شد
دشمن کجا یابد مگر جز مومن نیکو سیر

جو رنج و بلا دوستوں پر نازل ہوئی ہے اس کو نعمت سمجھ۔ اس کو نیک سیرت مومن کے سوا دشمن کب حاصل کر سکتا ہے +

اے عزیز جب تو نے ابتدائی باتیں معلوم کریں۔ تو اب لازم ہے۔ کہ تو سلوک اور سالکوں کی راہ و رسم سے واقف ہو جائے۔ اور اس پر کاربند رہے۔ اگر تو تھوڑا سا بھی اس کے برخلاف کرے گا۔ تو نقصان اٹھائیگا۔ اور سلوک کی راہ سے ہٹ جائیگا اور منزل مقصود کو نہیں پہنچے گا۔ میں ذرا واضح طور پر بیان کرتا ہوں۔ دھیان لگا کر سن +

اے عزیز فقر میں شریعت ہے۔ طریقت ہے۔ اور حقیقت ہے۔ اگر لوگ تجھ سے پوچھیں کہ شریعت کیا ہے۔ اور طریقت کس کو کہتے ہیں۔ اور حقیقت کے کیا معنے ہیں۔ ہمیں بھی اس قاعدہ سے آگاہ کرو۔ تو ان کے جواب میں یوں کہو۔ کہ شریعت آنحضرتؐ کی فرمائی ہوئی باتیں ہیں۔ اور طریقت آنحضرتؐ کی بذات خاص عمل میں لائی ہوئی باتیں ہیں۔ اور حقیقت آنحضرتؐ کا حال ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ الشریعت اقوالی والطریقت افعالی والحقیقۃ احوالی (شریعت میری بتائی ہوئی باتیں ہیں۔ اور طریقت میرے افعال ہیں۔ اور حقیقت میرے احوال ہیں) سالک کو لازم ہے۔ کہ پہلے شریعت کا علم جس قدر ضروری ہو یاد کرے۔ اور طریقت کے علم سے جس کی اسے ضرورت ہو بجالائے تاکہ حقیقت کے انوار اس کی لیاقت اور کوشش کے موافق ظاہر ہوں +

اے عزیز! جس شخص کا عمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی باتوں پر ہے۔ وہ اہل شریعت ہے۔ اور جو شخص وہی کرتا ہے۔ جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے۔ وہ اہل طریقت ہے۔ اور جو شخص وہی اسرار ربانی دیکھتا ہے۔ جو پیغمبر علیہ السلام نے دیکھے ہیں۔ وہ اہل حقیقت ہے۔ پس جس میں یہ تینوں پائی جاتی ہیں وہ تینوں کا مالک ہے۔ اور جس میں دو ہیں وہ دو کا۔ اور جس میں ایک ہے۔ وہ ایک کا۔ اور جس میں ایک بھی نہیں۔ وہ ایک کا بھی مالک نہیں +

اے عزیز! جن میں تینوں ہیں۔ وہ کامل ہیں۔ اور جن میں دو ہیں۔ وہ متوسط

اور جن میں ایک ہے وہ مبتدی ہیں۔ اور جن میں ایک بھی نہیں۔ وہ ناقص ہیں۔ جو چارپایوں میں شمار کئے جاتے ہیں۔ اولئک کالانعام بل ھم اضل سبیلا واولئک ھم الغافلون (وہ مویشیوں اور چارپایہ جانوروں کی طرح ہیں۔ بلکہ ازروئے راہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں۔ اور وہی لوگ غافل ہیں) ؛

اے عزیز! جو انسانوں کی سی ظاہری صورت رکھتا ہے۔ اُس کو بھی آدمی تو کہہ سکتے ہیں۔ لیکن مناسب یہی ہے۔ کہ تو صورت کا اعتبار نہ کرے۔ کیونکہ اعتبار سیرت پر موقوف ہے۔ اگر صورت اور سیرت دونوں نیک ہوں۔ تو دونوں پر اعتبار ہے۔ اگر کسی میں آدمیوں کی سی سیرت پائی جاتی ہو تو آدمی ہے ورنہ حیوان ہے عقلمند عارف سب کو دیکھتا ہے۔ اور سب کو پہچانتا ہے۔ اور سب سے موافقت کرتا ہے۔ اگر موافقت نہ کرے۔ تو اس کا کام دنیا میں ترقی نہیں پکڑتا۔ اس واسطے کہ ابھی اس کی نظر حقیقت پر نہیں پڑی۔ اگر حقیقت اسے معلوم ہو جائے۔ تو کسی کی بات میں چون و چرا کا دم نہ مارے۔ عارف جو کچھ جانتا ہے۔ دیکھتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ سب کا سب اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہی جانتا ہے۔ اور عارف کی کمالیت یہ ہے۔ کہ اگر بلا کا تیر اس پر آئے۔ تو اپنی جان کو ڈھال بنا دے۔ اور اُس پر راضی ہووے۔ بلکہ اسے اپنا آرام سمجھے۔ اور کسی قسم کی تکلیف سے رنجیدہ نہ ہو جاوے۔ فرد

دریائے فراواں نشود تیرہ بسنگ — گہرا دریا پتھر پھینکنے سے گدلا نہیں ہو جاتا
صوفی کہ برنجد تنک آبست ہنوز — وہ صوفی جو ادنی سی بات پر ناراض ہو جائے
وہ ابھی تھوڑا پانی ہے۔ ؛

اور خدا کا عارف اٹھارہ ہزار قسم کی دنیا میں سے کسی کو بھی حقارت کی نگاہ سے نہیں دیکھتا۔ اور سب کو اپنے سے اچھا جانتا ہے۔ فرد

تو باشی کم ز سگ بشنو سخن را — تو میری بات کو سن اگر تو اپنے تئیں کتے سے
اگر دانی بہ از سگ خویشتن را — بہتر خیال کریگا تو واقعی تو کتے سے بھی کم ہے

چونکہ ہر ایک ذرہ اس کے جہان کو آراستہ کرنے والے جمال کا آئینہ ہے۔ اس لئے جس چیز کو دیکھتا ہے۔ اسی کو دیکھتا ہے۔ پھر کس سے رنجیدہ ہو۔ اور کسے رنجیدہ کرے۔ رباعی

ہست امید کہ ناگاہ بمقصود رسیم	امید ہے کہ ہم اچانک ہی اپنے مطلب کو
کہ دریں راہ نرنجیم و نے رنجانیم	حاصل کرینگے۔کیونکہ اس راہ میں نہ ہم کسی کو ستاتے ہیں اور نہ ہمیں کوئی ستاتا ہے +
گفت کہ قاسم منگر جائے دگر	اے قاسم تجھے کس نے کہا ہے کہ کسی
ہمہ مائیم اگر دردگر درمانیم	طرف مت دیکھ۔خواہ ہم درد ہیں یا درماں ہیں سب کچھ ہم ہی ہیں +
۵۔ازبسکہ دو دیدہ درخیالت دارم	چونکہ دونوں آنکھیں تیرے خیال میں مستغرق
درہر چہ نظر کنم توئی پندارم	ہیں۔اس لئے جس چیز کو دیکھتا ہوں میں یہی خیال کرتا ہوں کہ تو ہی ہے +

خدا کا عارف ہر شے میں اپنا ہی مطلب پاتا ہے۔اور اُسے اپنا قبلہ جانتا ہے۔اور سجدہ کرتا ہے۔فرد

ہر کرا ذرۂ وجود بود	جس شخص میں ذرہ بھر بھی وجود ہے۔وہ
پیش ہر ذرۂ سجود بود	ہر ذرہ کے سامنے سجدہ کرتا ہے +

اے عزیز اگر تو چاہتا ہے۔کہ خدا کے حضور کی دولت حاصل کرے۔تو تجھے لازم ہے۔کہ کئی ایک شرطیں بجا لائے۔اور وہ شرطیں حسب ذیل ہیں:-

(۱)۔حیوان آدمیوں کی طرح نہ ہونا۔بلکہ جو کچھ شرع شریف کا حکم ہے اسے بجالانا۔فرد

کسے کو در شریعت راسخ آید	جو شخص شریعت میں ثابت قدم ہوتا
طریقت راہ بروے خود کشاید	ہے۔طریقت خود بخود اپنا راستہ اس پر کھول دیتی ہے +

اور خلاف شریعت کوئی کام نہ کرنا۔اور جو کچھ امر و نہی ہے۔اسے قبول کرنا اور اس پر مامور رہنا۔اور جو کچھ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اس کا زبان سے اقرار کرنا۔اور دل سے اس کی تصدیق کرنا۔اقرار باللسان وتصدیق بالقلب (یعنی زبان سے اقرار کرنا۔اور دل سے تصدیق کرنا) +

(۲)۔پرہیزگاری کے علم سے آراستہ ہونا +

(۳) - خداوند تعالے کو پہچاننے کے بعد لازم ہے - کہ تمام چیزوں کی اصلیت اور ان کی حکمتوں کو جو ان میں رکھی گئی ہیں - پورے طور پر ان کو جاننا اور دیکھنا - **فرد**

برگِ درختانِ سبز در نظرِ ہوشیار	عقلمند کی نگاہ میں سبز درختوں کا
ہر ورقے دفتریست معرفتِ کردگار	ہر ایک پتا - اللہ تعالے کی جان پہچان کے لئے ایک کامل دفتر ہے +

جب تو نے ان تمام درجوں کو طے اور پورا کیا - اور ان میں بخوبی واقفیت حاصل کر لی - تب تو شریعت - طریقت اور حقیقت کی خلعت سے مکرم اور معظم ہو چکا - اب لازم ہے - کہ تو باتوں کو جانے دے اور کچھ کام کرے - تاکہ مقصود پر پہنچ جائے - **فرد**

کار کن کار بگذر از گفتار	کام ہی کام کر اور باتوں کو چھوڑ
کاندریں راہ کار دارد کار	دے - کیونکہ اس راہ میں کام ہی کام آتا ہے +

اے عزیز! علم بے عمل اور صورت بے معنے کسی کام نہیں آتی - عمل ہی ایک ایسی چیز ہے جو سالکوں کو بلند مرتبہ پر پہنچاتی ہے - والعمل الصالح یرفعہ (اور نیک کام اس کا مرتبہ بلند کرتا ہے) +

جاننا چاہئے - کہ اہل طریقت کا عمل بارہ چیزوں پر مشتمل ہے - جن کی تفصیل حسب ذیل ہے :-

(۱) - خدا کی طلب - چنانچہ ایک صاحب فرماتے ہیں - **فرد**

دوستداران بجز از دوست نخواہند ز دوست	یار لوگ اپنے دوست سے صرف اسی کو چاہتے
حیف باشد کہ جز او ہرچہ از و میطلبند	ہیں - یہ ظلم کی بات ہے کہ اس سے اس کے سوا کسی اور چیز کی درخواست کریں +

(۲) - مرشد کامل چاہئے - کیونکہ کامل مرشد کے بغیر راستہ طے نہیں ہوسکتا **فرد**

آنکہ بہ تبریز دید یک نظر شمس دین	جس نے تبریز میں ایک دفعہ شمس الدین کی زیارت کی
طعنہ زند بر دہ سخرہ کند بر چلہ	وہ عشرہ کاٹنے پر طعن کرتا ہے اور چلہ کاٹنے پر تمسخر کرتا ہے +

(۳)۔ ارادات۔ اے راستی پسند! جب تک تو سچی خواہش نہ لائے گا۔ سعادت نہ پائے گا +

(۴)۔ فرمانبرداری۔ چنانچہ اس بارے میں فرمایا ہے۔ **فرد**

گر تو گفتِ خدائے خود بکنی	اگر تو اپنے اللہ تعالے کے حکموں کو بجا
آنچہ گوئی خدا ہم بکند	لائیگا۔ تو تو بھی جو کچھ کہیگا خدا وہ کردیگا +

(۵)۔ فضول کاموں اور باتوں کو چھوڑ دینا۔ لازم ہے۔ کہ مرشد کامل اور پیر کے اشارہ سے فضولیات کو چھوڑ دے۔ اور اگر مجبوراً اور ضرورتاً کچھ رہ بھی جاویں تو جائز ہے۔ **فرد**

ترک دنیا گیر تا سلطاں شوی	دنیا کی ترک اختیار کر تاکہ تو بادشاہ
ورنہ ہمچو چرخ سرگرداں شوی	بن جائے۔ اور اگر تو ایسا نہ کرے گا تو آسمان کی طرح چکر میں رہیگا +

(۶)۔ تقوٰی۔ ضروری ہے۔ کہ تو پرہیزگار رہے۔ اور پرہیزگار وہ شخص ہے جو خدا کے بندوں پر احسان کرے۔ **بیت**

باحساں خاطرِ مردم شود شاد	احسان کرنے سے لوگوں کے دل خوش
بتقوٰی خانۂ دیں گردد آباد	ہوتے ہیں۔ اور پرہیزگاری کی بدولت دین کا گھر آباد ہوتا ہے +
بسوئے ایں صفتہا گر شتابی	اگر تو ان صفتوں کی طرف رغبت کریگا۔
رضائے خلق و خالق ہر دو یابی	تو خدا اور اس کی خلقت دونوں کی رضامندی تجھے حاصل ہوجائیگی +

(۷)۔ کم بولنا۔ من صمت نجا (جس نے خاموشی اختیار کی اس نے نجات پائی)۔ **فرد**

خاموش شو چو ماہی و صافی چو بحر آب	مچھلی کی طرح خاموش رہ اور سمندر کے
تا زود بر خزینۂ گوہر شوی مقیم	پانی کی طرح صاف۔ تاکہ جلدی ہی تجھے جواہرات کا خزانہ ملجائے +

(۸)۔ کم کھانا۔ چنانچہ ایک صاحب فرماتے ہیں۔ **رباعی**

غم روزی چہ میخوری شب و روز — تو رات دن روزی کے دھندے میں
کہ سگ و گربہ راہمیں کار ہست — کیوں پھرتا ہے۔ کتے اور بلی کا بھی تو یہی
کام ہے +

کم خورد ازاں عزیز گشتہ ہما — ہما اپنی کم خوری کے سبب دنیا میں عزیز
زاغ پرخوارہ شد ازاں خوار است — ہے۔ اور کوا چونکہ پیٹو ہے اسی واسطے
ذلیل اور خوار ہے +

(۹)۔ کم سونا۔ چنانچہ داناؤں نے کہا ہے۔ **فرد**

ہر کہ او بیداریئے بسیار برد — جو شخص زیادہ جاگتا ہے۔ جب خدا کے حضور
چوں بحضرت شد دلے بیدار برد — میں جائیگا تو ایک جاگتا دل لیکر جائیگا +
چوں زبیخوابی است بیداریئے دل — پس جبکہ دل کا جاگنا کم سونیکی بدولت ہے۔
خواب کم کن در وفاداریئے دل — تو دل کی اس وفاداری پر تو نیند کو کم کردے +

(۱۰)۔ گوشہ گیری۔ ایک عربی ضرب المثل ہے۔ کہ تمہارے لئے یہ چپ کا زمانہ
ہے۔ اپنے گھروں کو لازم پکڑو۔ **فرد**

خلوت گزیدہ را بہ تماشا چہ حاجت است — گوشہ گزیں شخص کو تماشا کی کیا حاجت ہے
چوں کوئے دوست ہست بصحرا چہ حاجت است — جب یار کا کوچہ موجود ہے پھر جنگل میں
جانے کی کیا حاجت ہے +

(۱۱)۔ قناعت۔ مثل مشہور ہے۔ من قنع شبع (جو شخص تھوڑے پر راضی
ہوگیا وہ سیر ہوگیا)۔ **رباعی**

کیمیائے تراکنم تعلیم — میں تجھے وہ کیمیا کا علم سکھاتا ہوں۔ جو
کہ در اکسیر و در صناعت نیست — کسی اکسیر اور کسی ہنر میں نہیں ملیگا +
رو قناعت گزیں کہ در عالم — جا قناعت اختیار کر کہ جہان میں۔ قناعت
کیمیائے بہ از قناعت نیست — سے بڑھکر کوئی کیمیا نہیں +

(۱۲)۔ توکل۔ خداوند تعالے نے قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ ومن یتوکل علی
اللہ فہو حسبہٗ (جس نے اللہ تعالے پر بھروسہ کیا پس اللہ تعالے اُس کے لئے
کافی ہے۔ **فرد**

ہر کہ در بحرِ توکل غرق گشت	جو شخص توکل کے سمندر میں ڈوب گیا۔
ہمنشیں از ماسوی اللہ در گذشت	پھر اُس کو ماسوی اللہ کی پرواہ نہ رہی +
۵۔ گرچہ دارد ایں توکل رنجہا	اگرچہ توکل میں تکلیفیں پیش آتی ہیں۔ مگر
فہو حسبہ بخشد از پے او گنجہا	اس کے بعد اللہ تعالیٰ خزانے بخشتا ہے +

اے عزیز اگر تو ان نصیحتوں پر عمل کرے گا۔ تو عالم ہو جائیگا۔ ارزقنا اللہ وایاکم وجمیع الطالبین بحرمت سید المرسلین آمین رب العلمین ۔ (اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں اور تمام طالبوں کو سید المرسلین کی حرمت کے صدقے یہ عمل نصیب کرے) +

مکتوب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد پیارے بھائی خضر خان کو (خدا اسے سلامت رکھے) +

فقیر عثمان کی طرف سے واضح ہو۔ کہ جو کچھ میں لکھتا ہوں۔ اس کو غور سے سن کر اس پر عمل کرو۔ تو انشاء اللہ بہت کشائش حاصل ہو گی۔ اور دونوں جہان سے چھٹکارا نصیب ہوگا +

اے عزیز جب اللہ تعالیٰ کسی کو سعادتمند بنانا چاہتا ہے۔ تو اسے کسی صاحب دل اور صاحب تصرف کے پاس پہنچاتا ہے۔ اور صاحب تصرف کو اسکے پاس لاتا ہے۔ تاکہ اُس کو محبت کی شراب کے گھونٹ سے بہرہ مند کرے۔ اور لا الٰہ الا اللہ کا کلمہ اسم ذات سے اسے ارشاد فرمائے۔ اس کلمہ کے کہتے ہی اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم کرتا ہے۔ کہ نیک بختی کی مُہر اس کی پیشانی پر لگا دو۔ اور وہ اولیاؤں میں شمار ہوتا ہے۔ **فرد**

با دوستاں نشین وہمہ دوستی گزیں	خدا کے دوستوں سے ملکر بیٹھ اور سب سے
ہر کس کہ نیست دوست با او مشو قریں	دوستی اختیار۔ جو شخص خدا کا دوست نہیں

اس کے پاس ایک دم بھی نہ بیٹھ +

فرد۔ نار خنداں باغ را خنداں کند
صحبتِ مردانت از مرداں کند

پھول باغ کو ہنستا ہوا بنا دیتے ہیں اسی طرح مردانِ خدا کی صحبت تجھے مرد خدا بنا دیگی +

گر تو سنگِ خارہ مرمر شوی
چوں بصاحبدل رسی گوہر شوی

اگر تو سخت پتھر ہے تو سنگ مرمر ہو جائیگا اور جب تو صاحبدل کے پاس پہنچے گا تو موتی ہو جائیگا +

اے عزیز! تو اس بات کی کوشش کر۔ کہ اللہ تعالےٰ کے دوستوں کی محبت تیرے دل میں جاگزیں ہو۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔ کہ من احب شیئًا فھو منھم (جو شخص جس سے محبت کرتا ہے وہ انہیں میں سے ہے) جب ایسا ہو جائے تو فراش کی طرح دل کے گھر کو حرص و ہوا سے پاک کر۔ چنانچہ داناؤں نے کہا ہے۔ ع

ہر جا کہ سلطاں خیمہ زد غوغا نماند عام را

جس مقام پر بادشاہ خیمہ لگائے۔ وہاں عام لوگوں کا شور و غل نہیں رہتا +

اس کے بعد اللہ تعالےٰ جو حقیقی بادشاہ ہے۔ دن رات میں تین سو ساٹھ مرتبہ اپنی نظر کا اثر اپنے خاص آدمیوں کے دل پر ڈالتا ہے۔ تجھ کو اسی مقام پر پہنچنا چاہیئے۔ وہاں دونوں جہان کے کام حاصل ہو جائیں گے +

ہر ولی را نوح کشتیباں شناس
صحبتِ ایں قوم را طوفاں شناس

ہر مرد خدا کے دل کو نوح جیسا ملاح خیال کر۔ اور اس قوم (دنیادار) کی ہمنشینی کو طوفان سمجھ +

آنکہ از حق یابد الہامِ جواب
ہر چہ فرماید بود عینِ صواب

جو شخص اللہ تعالےٰ سے جواب کا الہام پاتا ہے۔ جو کچھ وہ فرماتا ہے وہ عین صواب ہوتا ہے +

سایۂ یزداں بود بندہ خدائے
مردہ ایں عالم و زندہ خدائے

خدا کا ایسا بندہ خدا کا سایہ ہوتا ہے۔ اس جہان میں مردہ خیال کیا جاتا ہے لیکن وہ خدا میں زندہ ہوتا ہے +

دامنِ او گیر زو تر بے گماں
تا رہی از فتنۂ آخر زماں

ایسے شخص کا دامن بغیر شک اور شبہ کے جلدی پکڑ۔ تاکہ تو آخری زمانہ کے فسادوں سے خلاصی پائے +

رباعی

دلا نزد کسے بنشیں کہ او از جاں خبر دارد
بپائے آں درختے رو کہ او گلہائے تر دارد

اے دل تو ایسے شخص کے پاس بیٹھ جس کو جان سے واقفیت ہے۔ اور ایسے درخت کے نیچے جا جس میں تازہ پھول ہوں +

دریں بازار عطاراں مرو ہر سو چو مکاراں
بدکانِ کسے بنشیں کہ در دکاں شکر دارد

ان عطاروں کے بازار میں مکاروں کی طرح ہر طرف نہ جا۔ ایسے شخص کی دکان پر بیٹھ جس کی دُکان میں شکر ہے +

اے عزیز! میں ذرا واضح طور پر بیان کرتا ہوں۔ غور سے سن۔ جس طرح بزرگوں کی نصیحت میں فائدہ ہے۔ اسی طرح اضداد اور اغیار اور ناجنسوں کی صحبت میں نقصان ہے۔ چنانچہ حضرت موسےٰ کلیم اللہ علیہ السلام سے منقول ہے۔ کہ اپنے اصحاب کے لئے آپ دعا فرمایا کرتے تھے۔ کہ خدا تمہیں ظاہری قضا سے محفوظ رکھے اصحابوں نے آپ سے سوال کیا۔ کہ ظاہری قضا کیا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ ظاہری قضا اضداد اور اغیار اور ناجنسوں کی صحبت ہے۔ جو آدمی کو اللہ تعالےٰ سے غافل کر دیتی ہے۔

بیت

اے فغاں از یار ناجنس اے فغاں
ہمنشینے نیک جو لے مہماں

ناجنس یار سے فریاد ہے فریاد۔ اے مہماں تو نیک ہمنشین تلاش کر +

تا کہ خواہی خدمتے ابنائے جنس
در دہانِ اژدہا ہمچو جبس

اپنے ہمجنسوں سے تو خدمت کا خواستگار ہے۔ ان کی مثال ایسی ہے جیسے اژدہا کے منہ میں لکڑی +

اسی بارے میں مولنا شمس تبریزی فرمایا کرتے تھے۔ کہ مقبول مرید کی علامت یہ ہے۔ کہ ہرگز بیگانہ مرد کے پاس نہ بیٹھے۔ اور اگر بیگانہ کی صحبت میں بیٹھنے کا اتفاق ہو جائے۔ تو اس طرح بیٹھے جس طرح کہ منافق مسجد میں یا لڑکا مکتب میں۔ یا قیدی قید خانہ میں۔ یا پرندہ پنجرہ میں بیٹھتا ہے +

اے عزیز! جلدی کر۔ اور اپنے آپ کو خدا کے کسی ایسے پیارے کے پاس پہنچا۔ جو کہ دانا اور کامل ہو۔ تا کہ تجھے خواب غفلت کی بیماری سے نجات دے۔ مرشد کامل

کے بغیر خواب غفلت سے جاگنا محال ہے - رباعی

دلا بصحبت صاحبدلاں قربت شو	اے دل تو صاحبدلوں کا ہمنشین بن - تاکہ
کہ تا ترا ز وجود تو با خبر سازند	تجھے تیرے وجود سے واقف کریں +
چو کیمیائے نظر جانب تو اندازند	جب نظر کی کیمیا تیری طرف ڈالینگے - تو تیرے
مس وجود ترا در زماں چو زر سازند	وجود کے تانبے کو فوراً سونا بنادینگے +

چنانچہ فرماتے ہیں - الناس نیام فاذا ماتوا انتبہوا (آدمی سوتے ہیں جب مرتے ہیں تب جاگتے ہیں) فرد

جہاں خواب است پیش چشم بیدار	جاگتی آنکھ کے نزدیک جہان خواب کی
بخوابے دل نہ بندد مرد ہشیار	مانند ہے - ہشیار آدمی نیند میں دل نہیں لگاتا +

اگر تو بہادر آدمی ہے - تو اس نیند سے جاگ - اور اس معشوق کی طلب میں لگا رہو - اور اس کی محبت میں زار و نزار ہو جا - اور سب سے بیزار ہو جا - سب کے ساتھ بغیر اس کے نہ جا - اور جس قدر جائیگا اس سے اعلےٰ جائیگا - چونکہ اللہ تعالےٰ کی کنہ کا انتہا نہیں - پس طالب کی طلب کا بھی کوئی انتہا نہیں ہونا چاہئیے - اب میں پھر اصلی بات بیان کرتا ہوں - ذرا غور سے سن - جو خیالات خلق کو دیئے گئے ہیں پہلے ان پر غفلت چھوڑی گئی ہے - اور غفلت کے دور کرنے کے لئے طریقت کے مشائخ قدس اللہ سرہ نے سب ذکروں میں سے لا الٰہ الا اللہ کا ذکر اختیار کیا ہے تاکہ سالک دل کو بُرے خیالات سے ہٹالے - اور دل کی توجہ سے لا الٰہ الا اللہ کے کلمہ کو بار بار کہے - فرد

دل تازگی از حسن کلامت دارد	دل تیرے حسن کلام سے تازگی رکھتا
جاں زندگی از ذوق سلامت دارد	ہے - اور جان تیرے ذوق سلیم سے زندگی رکھتی ہے +

اور نفی کی طرف میں تمام پیدا شدہ چیزوں کے وجود کو نابودگی اور فنا کی نظر سے دیکھے - اور اثبات کی طرف میں معبود برحق کے وجود کو قدامت کی نظر سے دیکھے - اور اس کلمہ کے بار بار کہنے سے توحید کی صورت دل میں قرار پکڑے - اور

ما سوے اللہ کے تعلقات اور طبیعت کی آلائشیں سب دفع ہو جائیں۔ اور ہمیشہ کا مراقبہ اس کا پیشہ بن جائے۔ اور ہمیشہ کا مراقبہ یہ ہے۔ کہ دل میں خدا کی طرف دیکھتا رہے۔ جو کچھ ہے۔ یہی حضوری اور آگاہی ہے۔ حضوری اور آگاہی کی علامت پورا ادب ہے۔ اور قضا و قدر کے حکم کو ماننا۔ اور اس پر راضی ہونا ہے۔ فرد

در حضوری دوست ہر جانب نظر کردن خطاست	دوست کی حاضری میں ہر طرف دیکھنا خطا
یکزماں حاضر نشیں اے دل کہ جاناں حاضر است	میں داخل ہے۔ اے دل تو کچھ وقت حاضر ہو کر بیٹھ کہ معشوق حاضر ہے +

اے عزیز! اگر دل کی آنکھ اس بات پر ہو۔ کہ حق سبحانہٗ تعالےٰ حاضر ہے تو تمام مقصود حاصل ہو جاتے ہیں۔ اس مقام پر بزرگوں نے فرمایا ہے۔ بیت

شادیئے جاوید کن از دوست تو	تو اپنے دوست کے ہمراہ ہمیشہ کی
تا نگنجی ہمچو گل در پوست تو	خوشی کر۔ تاکہ تو پھول کی طرح جامے میں پھولا نہ سمائے +

اگر تو چاہتا ہے۔ کہ حضوری کی دولت حاصل کرے۔ تو لحظہ بہ لحظہ معبود کے ذکر سے تجھے خالی نہیں رہنا چاہیئے۔ چنانچہ ایک صاحب فرماتے ہیں۔ رباعی

ترا یک پند بس از ہر دو عالم	دونوں جہان سے تجھے یہی کافی نصیحت
کہ بر ناید زجانت بے خدا دم	ہے۔ کہ کوئی دم خدا کی یاد کے بغیر نہ لے +
اگر تو پاس داری پاس انفاس	اگر تو اس پاس انفاس کا خیال رکھیگا
بسلطانی رسانند تا زیں پاس	تو اس خیال کی بدولت تجھے بادشاہی ملے گی +

نقل ہے۔ کہ قیامت کے دن ہر ایک پکارے گا۔ میری جان۔ میری جان۔ بہشت کہیگا میرے رہنے والے۔ میرے رہنے والے۔ اور آگ پکارے گی میرا حق۔ میرا حق۔ اور بندہ پکارے گا میرا خدا میرا خدا۔ اور اللہ تعالےٰ پکارے گا۔ میرا بندہ۔ میرا بندہ۔ طریقت کے مشایخ فرماتے ہیں۔ کہ ذکر خدا کی راہ میں ایک مضبوط رکن ہے۔ ذکر کی دو قسمیں ہیں۔ ایک زبانی۔ دوسرا دلی۔ جب زبان

اور دل دونوں سے ذکر میں مشغول ہووے تو بہت کامل ہے۔ اور سلوک کی حالت میں وہ جلدی چلتا ہے۔ اور بہت ترقی حاصل کرتا ہے۔ رباعی

ذکر گنج است گنج پنہاں بہ
دار ایں گنج ذکر پنہاں بہ

ذکر خزانے کی طرح ہے خزانہ پوشیدہ بھی رکھنا بہتر ہے۔ اس ذکر کے خزانے کو پوشیدہ رکھنا بہتر ہے +

بر زباں گنگ شو ز لب خاموش
بیخبر داں دریں معاملہ گوش

زبان کو گونگا بنا اور لبوں سے خاموش رہ۔ اور اس معاملہ میں کانوں کو بے خبر جان +

کہتے ہیں۔ کہ شبلی رحمۃ اللہ علیہ ابتدائی حال میں رات کے وقت جنگل میں چلے جایا کرتے تھے۔ اور قمچیوں کی ایک مٹھی اپنے ہمراہ لے جایا کرتے۔ جب دل ذکر سے سست ہو جاتا۔ اور دل میں غفلت آجاتی۔ تو ایک قمچی اپنے بدن پر اس قدر مارتے۔ کہ وہ ٹوٹ جاتی۔ حتےٰ کہ اگر رات ختم ہونے سے پہلے سب قمچیاں اپنے بدن پر توڑ ڈالتے۔ اور اگر پھر ضرورت پڑتی۔ تو اپنے آپ کو دیوار پر دے مارتے۔ فرد

نا دیدہ رخت عمرے سودائے تو ورزیدم
فارغ ز تو چوں باشم اکنوں کہ رخت دیدم

تیرا چہرہ دیکھنے کے بغیر ہی میں ایک عرصہ تک تیرا سودائی رہا۔ اب جس حالت میں میں نے تیرا چہرہ دیکھ لیا ہے میں کس طرح تجھ سے فارغ بیٹھوں +

اے عزیز! جب تک تو سر بسر رنج نہیں ہو جائیگا۔ یعنی مصیبتیں برداشت نہ کرے گا۔ تجھے جام جم کی واقفیت نہیں ہو گی۔ اس بارے میں ایک صاحب فرماتے ہیں۔ نظم

کے بود در راہِ عشق آسودگی
سربسر درد است و خوں پالودگی
تا نسازی بر خود آسائش حرام
کے توانی زد براہِ عشق گام

عشق کی راہ میں آرام کب حاصل ہو سکتا ہے یہ سراسر درد اور خون جگر کھانا ہے + جبتک تو اپنے آپ پر آرام کو حرام نہ کریگا۔ تو کب عشق کی راہ طے کر سکتا ہے +

غیرِ ناکامی دریں رہ کام نیست
راہِ عشق است ایں رہِ حمام نیست

اس راہ میں ناکام رہنے کے سوا اور کوئی مقصود نہیں۔ یہ عشق کی راہ ہے یہ حمام کی راہ نہیں +

نیست جز تقوےٰ دریں رہ توشۂ
نان و حلوا را بنہ در گوشۂ

اس راہ میں تقوےٰ کے سوا اور کوئی سفری اسباب نہیں۔ نان اور حلوے کو کونے میں رکھدے +

نان و حلوا چیست جان و مال تو
باغ و داغ و حشمت و اقبال تو

نان اور حلوا کیا ہے یہ تیری جان تیرا مال اور تیرا باغ باغیچہ اور دبدبہ اور اقبال ہے +

نان و حلوا چیست فرزند و زنت
ہمچو غل افتادہ اندر گردنت

نان اور حلوا کیا ہے یہ تیرے بال بچے اور عورت ہیں جو تیری گردن میں طوق کی طرح پڑے ہیں +

نان و حلوا چیست ایں طولِ امل
ویں غرورِ نفس و علمِ بے عمل

نان اور حلوا کیا ہے یہ تیری لمبی چوڑی خواہش۔ اور نفس کا غرور اور بے عمل علم ہے +

نان و حلوا چیست گویم با تو فاش
ایں ہمہ سعی تو از بہرِ معاش

میں تجھے برملا کہتا ہوں کہ نان اور حلوا کیا ہے۔ یہ تمام کوششیں جو تو روزی کے واسطے کرتا ہے +

چند باشی بہرِ آں حلوا و ناں
زیرِ منت از فلان و از فلاں

اس حلوے اور نان کی خاطر تو کب تک فلاں فلاں کا احسان اُٹھائیگا +

برد ایں حلوا و ناں آرامِ تو
شست از لوحِ توکل نامِ تو

اس حلوے اور نان نے تیرا آرام کھو دیا۔ اور توکل کی تختی سے تیرا نام دھو دیا +

ہیچ بر گوشت نخوردست اے سقیم
ہست رزاق العلی رب الکریم

اے کنجوس کیا تو نے یہ کبھی نہیں سنا۔ کہ مہربان پروردگار رزق عنایت کرنیوالا ہے +

رو قناعت پیشہ کن در کُنجِ صبر
تا بہاے گنج اندر کُنجِ صبر

جا صبر کے گوشے میں قناعت کا پیشہ اختیار کر۔ تاکہ تجھے صبر کے کونہ میں خزانہ ملجائے +

اب پھر میں اپنے اصلی مدعا پر آتا ہوں۔ شیخ واسطی سے لوگوں نے ذکر کی حقیقت کے بارے میں پوچھا۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ باوجود سختی اور محنت کے خوف کے غلبہ کے مشاہدہ کے ساتھ غفلت کے میدان سے نکلنا ذکر ہے۔ شیخ ذوالنون مصری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ جو خدا کو اس طرح یاد کرتا ہے۔ جیسا کہ یاد کرنیکا حق ہے۔ تو اس کے ذکر کے سامنے باقی سب اشیا خاموش ہو جاتی ہیں۔ بلکہ اپنے آپ کو اور سب چیزوں کو محبت کے غلبہ کی وجہ سے چھوڑ دیتا ہے۔ پس اللہ تعالےٰ سب چیزوں سے اسے محفوظ رکھتا ہے۔ اور اس کی ذات کا عوض خود ہو جاتا ہے۔ کہ چنانچہ باقی باللہ اس کو کہتے ہیں۔ **فرد**

گر طالبِ مائی مطلب ہیچ مرادے
دریافتنِ ماست ترا جملہ مرادے

اگر تو ہمارا طالب ہے تو کسی مراد کی خواہش نہ کر۔ کیونکہ ہمارا پالینا ہی تیری سب مرادیں ہیں +

اسی بارے میں درویش عرض کرتا ہے۔ **قطعہ**

نہ جنت جویم و نے حور نے انہار میخواہم
بتو ارزانی اے زاہد ہمہ من یار میخواہم

نہ مجھے بہشت کی خواہش ہے نہ حور اور نہ نہروں کی۔ اے زاہد یہ سب تجھے ہی سلامت رہیں میں فقط یار کو ہی چاہتا ہوں +

شما آں مملکت فردوس را بارے بدست آرید
کہ من درویش عالی ہمتم دیدار میخواہم

تم ہی اس بہشتی سلطنت کو حاصل کرو۔ میں ایک عالی ہمت درویش ہوں اور دیدار چاہتا ہوں +

اے بھائی! صاحب دل اُسے کہتے ہیں۔ جو کسی حادثہ سے بھی دلگیر نہ ہو۔ اور کسی خوشی سے خوش نہ ہو۔ چنانچہ ایک صاحب فرماتے ہیں۔ **فرد**

دلے دارم کہ در وے غم نگنجد
چہ جائے غم کہ شادی ہم نگنجد

میرے پاس ایک ایسا دل ہے جس میں غم کی سمائی ہی نہیں۔ غم تو درکنار وہاں خوشی بھی نہیں سما سکتی +

یوم لا ینفع مال ولا بنون الا من اتی اللہ بقلب سلیم (اس دن نہ مال نفع دے گا اور نہ اولاد۔ لیکن وہ جو اللہ کے پاس سلامت دل لایا ہے) +

اے عزیز! صوفی وہ ہے۔ جس کا دل ابراہیم کی طرح سلامت ہو۔ اور اس کی تسلیم اسمٰعیل کی سی ہو۔ اور اس کا رنج والم داؤد کا سا ہو۔ اور اس کا فقر عیسٰی کے فقر کا سا ہو۔ اور اس کا صبر ایوب کے صبر کی طرح ہو۔ اور اس کا شوق موسٰی کے شوق کی مانند ہو +

اے عزیز جب تو نے اس بات کو سن لیا۔ تو بہتر ہے۔ کہ تو اِدھر اُدھر کی گفتگو کو چھوڑ دے۔ اور اپنے عزیز وقت کو ضائع نہ کرے۔ اور کوئی کام کرے جو تیرے کام آئے۔ چنانچہ ایک عزیز یوں فرماتا ہے۔ **نظم**

شبلی آندم کہ شد دریں رہ صید	جس وقت شبلی اس راہ میں شکار بنے۔ تو
بود روزے بنزد شیخ جنید	وہ ایک روز شیخ جنید کی خدمت میں گئے +
دیدہ ہالیش شدہ برخ چو دو جوئے	آپ کی دونوں آنکھیں چہرے پر دو ندیوں
یا مرادے و یا مرادے گو	کی طرح تھیں اور آپ پکارتے تھے اے
	میری مراد! اے میری مراد!!
پیر گفتش برو سخن مفروش	پیر نے انہیں فرمایا کہ جا باتیں نہ بنا۔
بر درِ او خموش باش خموش	اس کے دروازے پر خاموشی اختیار کر +
در راہِ او سخن فروشی نیست	اس کی راہ میں سخن فروشی نہیں۔ اس کی
در رہش بہتر از خموشی نیست	راہ میں خاموشی سے بہتر اور کچھ نہیں +
آں کسانیکہ بستۂ حال اند	جو لوگ حال میں وابستہ ہیں۔ انہوں نے
درگذشتہ ز قیل و از قال اند	قیل وقال کو چھوڑ دیا ہے +
در مناجات بے زباں ناں آ	مناجات کے وقت تو بے زبان بن جا۔ جو کچھ
ہر چہ خواہی بگو و لب مکشا	تو چاہتا ہے کہو اور لب تک نہ ہلا +
کار کن کار بگذر از گفتار	تو کام ہی کام کر اور باتوں کو چھوڑ دے
کاندریں راہ کار دارد کار	کیونکہ اس راہ میں کام ہی کام آئیگا +
مردِ معنی سخن ندارد دوست	جو معنی کا مرد ہے وہ باتوں کو اچھا
زانکہ معنی است مغز گفتن پوست	نہیں سمجھتا۔ اس واسطے کہ معنے بمنزلہ مغز
	ہے اور باتیں چھلکا ہیں +

کشود دل تہی ز پُر گوئی — زیادہ باتیں کرنے سے دل خالی ہو جاتا
پس تو خود را بخوں چرا شوئی — ہے۔پس تو کس واسطے اپنے آپکو خون سے دھوتا ہے +

جہاں کوئی ہو وہاں ایک ہی کافی ہے جسکی برکت سے توفیق الٰہی تیری مددگار رہو آمین رب العالمین +

مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لاالٰہ الا اللہ کے برگزیدہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی درگاہ کے آراستہ معزز باتیخان +

چونکہ محض اللہ تعالےٰ کی بے نہایت مہربانی سے آپ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی توفیق کے مظہر بنے ہیں۔اللہ تعالےٰ کی بے نہایت مہربانیوں سے یہ اُمید ہے۔کہ عنقریب ہی آپ ان تنصروا اللہ ینصرکم کی جزا سے مشرف ہونگے اور آپ کے ظاہری اور باطنی دشمن مغلوب ہو جائیں گے۔اور حقیقی مقصود کے سوا کسی اور طرف توجہ کرنے سے خلاصی پاکر حضوری اور آگاہی اور ہمیشہ کا لگاؤ آپ کے نصیب ہوگا +

وہ شخص بہت ہی نیک بخت ہے۔جو دل و جان سے اللہ تعالےٰ کے ساتھ محبت کرتا ہے۔اور ایسے شخص کے پاس ہزار بادشاہی ہے۔اگرچہ اسکے پاس رات کی روٹی بھی نہ ہو +

اے عزیز! دنیا کی سلطنت مستعار ہے۔اسے بقا نہیں۔اس لئے اس سے دل نہیں لگانا چاہئے۔چنانچہ ایک عزیز یوں کہتا ہے۔فرد

دل بر و بند کو نخواہد مرد — تو دل اس سے لگا جو فانی نہیں۔
آنکہ میرد بر وچہ دل بندی — اور جو فانی ہے اس سے تو کس واسطے دل لگاتا ہے +

حق سبحانہٗ تعالےٰ نے آدمی کو ایک دل عنایت فرمایا ہے۔ایک دل میں دو چیزوں کی دوستی نہیں رہ سکتی۔نظم

یک دل داری بس است یک دوست ترا
دل در پے این و آں نہ نیکو است ترا

چونکہ تیرا دل ایک ہے اس لئے تجھے ایک ہی دوست کافی ہے۔ اِدھر اُدھر دل لگانا تیرے لئے اچھا نہیں +

حدیثِ عشق میگوئی و دل با دیگراں بندی
دو تیغ آخر تو میدانی کجا در یک میاں گنجد

تو عشق کی باتیں بھی کرتا ہے اور دوسروں سے بھی دل لگاتا ہے۔ تجھے معلوم ہی ہے کہ دو تلواریں ایک میان میں نہیں سما سکیں +

از دل بروں کنم غمِ دنیا و آخرت
یا خانہ جائے رخت بود یا خیالِ دوست

میں دل سے دنیا اور آخرت کا غم نکال دونگا۔ اس واسطے کہ یا یہ گھر (دل) اسباب کی جگہ ہو سکتا ہے یا دوست کے خیال کا +

پس یہ غریب پوری تاکید سے اپنے دوستوں اور یاروں کو ترغیب دیتا ہے جاننا چاہیئے کہ آدمی کو اہل سنت اور جماعت کے مذہب کے احکام کے مطابق پاک مقصود کی تصحیح کرنے کی کوشش کرنی بھی لازم ہے۔ اور نیز فقہ کے احکام کا بجالانا بھی ضروری ہے۔ اس لئے نماز جو کہ دین کا ستون ہے۔ اسے خشوع اور خضوع کے ساتھ ادا کرنا چاہیئے۔ اور اس کے فرض واجب سنت مستحب کو بہت عمدہ طور سے بجالایا جائے۔ اور رکوع اور سجود میں اطمینان ضروری ہے۔ اور رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا چاہیئے۔ اور کھڑا ہونے کے بعد ایک تسبیح کی مقدار کے موافق دیر کرنی چاہیئے۔ حاصل کلام یہ کہ نماز کو بڑی کوشش سے ادا کرنا چاہیئے۔ اور ادا کرنے میں اپنے آپ کو سب خیالات سے دور رکھنا چاہیئے۔ اور دل کی حضوری سے حق سبحانہٗ تعالےٰ کو حاضر جاننا چاہیئے۔ اور بڑے ادب کے ساتھ سجدے کے مقام کی طرف دیکھنا چاہیئے۔ چنانچہ ایک عزیز یوں کہتا ہے۔ فرد

در حضورِ دوست ہر جانب نظر کردن خطا است
یکزماں حاضر نشیں اے دل کہ جاناں حاضر است

دوست کے حضور میں ہر طرف دیکھنا خطا میں داخل ہے۔ اے دل تو ایک لحظہ حاضر ہو کر بیٹھ کہ معشوق حاضر ہے +

مناسب ہے کہ انسان اپنے دل کو اللہ تعالےٰ کی یاد سے آباد رکھے۔ اللہ کے اسم کی تکرار سے دل کو تازہ رکھے۔ اور اس طرح رہے کہ ظاہر میں خلقت کے ساتھ

ہو اور باطن اللہ کے ساتھ۔ **فرد**

اندروں شو آشنا و از بروں بیگانہ باش
ایں چنیں زیبا روش کم مے بود اندر جہاں

اندر سے آشنا ہو اور باہر سے بیگانہ ہو۔ ایسا عمدہ طریقہ جہان میں بہت کم ہوتا ہے۔

سنا گیا ہے۔ کہ آپ نے بادشاہ کی ملازمت اختیار کر لی ہے۔ اگر ایسا ہے تو آپ کو بڑے ادب کے ساتھ بادشاہ کی خدمت بجالانی چاہیئے۔ چونکہ بادشاہ اخلاق الٰہی کا مظہر ہوتے ہیں۔ اس لئے حاجتوں کا اظہار وبال ہے۔ آپ حاجتوں کا اظہار ایسے طور پر کریں۔ جو بے ادبی میں داخل نہ ہو۔ اور بڑی توجہ سے کوشش کرنی چاہیئے۔ تاکہ اللہ تعالےٰ انہیں اپنی مہربانی اور عنایت سے شرعی امور میں ثابت قدم رکھے۔ اور ان کی نیکی اور عدل کی خوبی سے جہان باغ باغ ہو جائے۔ چنانچہ حدیث میں ہے۔ کہ الناس علیٰ دین ملوکھم (آدمی اپنے بادشاہ کے دین پر ہوتے ہیں) حالت کے مناسب سعدیؒ کے چند شعر ہیں۔ **اشعار**

منہ دل بریں دولتِ پنج روز
بہ دودِ دلِ خلق خود را مسوز

اس پنج روزہ حکومت پر دل نہ لگا۔ اور خلقت کے دلوں کی آہوں سے اپنے آپ کو نہ جلا +

نہ پیش از تو بیش از تو اندوختند
بہ بیداد کردن جہاں سوختند
چناں زی کہ ذکرت بہ تحسیں کنند
چو مردی نہ بر گور نفریں کنند

کیا تجھ سے پہلے لوگوں نے تجھ سے زیادہ دولت جمع نہیں کی۔ اور ظلم سے جہان کو نہیں جلا دیا + تو اس طرح زندگی بسر کر کہ تجھے نیکی سے یاد کریں۔ نہ اس طرح جب تو مر جائے تو تیری قبر پر لعنت کریں +

نیا بد بدے بد آئیں نہاد
کہ گویند لعنت براں کیں نہاد

کسی بُری رسم کی بنیاد نہیں ڈالنی چاہیئے کیونکہ لوگ کہیں گے کہ لعنت اس پر جس نے اس کی بنیاد ڈالی +

عروسی بود نوبت ماتمت
گرت نیک روزی بود خاتمت

تجھے مرتے وقت خوشی ہو گی۔ اگر تیرا خاتمہ بالخیر ہو +

انجام بخیر ہو۔ والسلام +

مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لاالٰہ الا اللہ کے برگزیدہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی درگاہ کے آراستہ شیخ جنید سلم اللہ تعالےٰ +

فقیر عثمان کی طرف سے واضح ہو۔ کہ یہ چند باریک باتیں ہیں۔ ان کو ذرا غور سے سن کر عمل میں لائیں۔ اور بیکار نہ رہیں۔ کیونکہ بیکاری میں شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے۔ آپ کو مناسب ہے۔ کہ اس شرم اور غم سے اپنے آپ کو نجات دیں۔ اور جان کو معشوق کی راہ میں قربان کر دیں۔ اس واسطے کہ جان پر کھیل جانے کے سوا مرتبہ حاصل نہیں ہوتا۔ **بیت**

جاں بجاناں دہ وگرنہ از تو بستاند اجل
خود تو منصف باش حافظ ایں نکو یا آں نکو

جان معشوق پر قربان کر دے نہیں تو اجل تجھ سے لے لیگی۔ اے حافظ تو خود ہی انصاف کر کہ یہ اچھی ہے یا وہ +

(یعنی خود جان دیدینی اچھی ہے یا اجل لیجائے)

اے عزیز! میں ذرا واضح طور پر بیان کرتا ہوں۔ غور سے سنو۔ اور یقین جانو کہ پیر و مرشد کی دوستی میں عین خدا کی دوستی ہے۔ چنانچہ ایک عزیز یوں کہتا ہے۔ **فرد**

گر تجلی ذات خواہی صورت انساں ببیں
ذات حق را آشکارا اندرو خنداں ببیں

اگر تو ذات الٰہی کی تجلی چاہتا ہے تو انسان کی صورت دیکھ۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کو اس میں ہنستا ہوا ظاہرا دیکھ +

اے بھائی! تو بہت کوشش کر۔ تاکہ تو انسان بنے۔ انسان ہونا بڑا بھاری کام ہے۔ کامل انسان وہ ہے۔ جس میں نفسانی خواہش کسی قسم کی باقی نہ رہی ہو۔ **بیت**

خلق اطفال اند جز ہستی خدا
نیست بالغ جز رہندہ از ہوا

خدا کی ہستی کے بغیر خلقت بچوں کی طرح ہے۔ اُس شخص کے سوا کوئی بالغ نہیں جو کہ حرص سے آزاد ہوا +

نقل۔ مجھے یاد ہے۔ کہ میرے ایک دوست خضر نامی نے جو کہ خود حاجی تھا۔ یوں بیان کیا۔ کہ میں قافلہ کے ہمراہ خانہ کعبہ کی زیارت کے لئے روانہ ہوا۔ قضا الٰہی سے قافلے کے چند آدمی قافلے سے جدا ہوئے۔ اور راستہ بھول گئے۔ جب رات ہونے آئی۔ اور انہیں کوئی آبادی کی جگہ نہ ملی۔ تو ایک درخت کے نیچے آئے۔ جب اُنہوں نے اوپر نگہ کی۔ تو دو پرندوں کو دیکھا۔ جو آپس میں اس طرح گفتگو کر رہے تھے۔ ایک دوسرے کو کہتا تھا۔ کہ آج آدمی کا گوشت کھانا چاہیئے۔ اِن آدمیوں میں ایک ایسا بھی تھا۔ جو جانوروں کی بولیوں سے واقف تھا۔ اس کے دل میں خیال آیا۔ کہ یہاں ہمارے سوا اور کون ہے۔ یہ جانور ہمارا ہی گوشت کھانا چاہتے ہیں۔ پرندے کے جواب میں اس نے کہا۔ اگر تم آدمی کا گوشت کھانا چاہتے ہو۔ تو ہم حاضر ہیں۔ ہمیں استعمال کرو۔ اس کے جواب میں پرندے نے کہا۔ کہ ہم تمہارا گوشت نہیں کھائیں گے۔ آؤ درخت پر چڑھ کر تماشا دیکھو۔ یہ چند ہی آدمی تھے۔ درخت پر چڑھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد کیا دیکھتے ہیں۔ کہ دو طرفوں سے گروہ در گروہ لشکر آئے۔ اور آپس میں لڑے۔ جب کئی ہزار آدمی مر چکے۔ تو جدھر سے آئے تھے۔ چل دیئے۔ پھر ان پرندوں نے ان کو کہا۔ کہ تم سے ایک جا کر آدمی کا گوشت لے آئے تاکہ ہم کھائیں۔ ان میں سے ایک درخت سے نیچے اُترا۔ اور ان مردوں کے پاس جا کر تھوڑا سا گوشت ان کے بدن سے کاٹ لایا۔ اور پرندوں کے سامنے رکھ دیا اُنہوں نے دیکھ کر کہا۔ کہ یہ آدمی کا گوشت نہیں۔ یہ مردار ہے۔ اس بات کو سن کر سب حیران ہو گئے۔ ابھی اسی حیرت ہی میں تھے۔ کہ ایک پرندے نے اپنا پر اس کو دیا اور کہا۔ کہ جب تو ان مردوں کے پاس جائے۔ تو اس کو اپنی آنکھ پر رکھ لینا۔ پھر جسے تو آدمی کی شکل میں دیکھے۔ اُس کا گوشت لانا۔ اس شخص نے ایسا ہی کیا۔ پھر وہ مردوں کے پاس گیا۔ اور اس پر کو آنکھ پر رکھ کر جب دیکھا۔ کسی کو بھی آدمی کی صورت نہ پایا۔ سب کو سور اور کتے اور درندوں کی شکل میں پایا۔ سب مردوں

کو غور سے دیکھا۔ کسی کو بھی آدمی کی صورت نہ پایا۔ اسی فکر میں حیران تھا۔ کہ اس کی نگاہ ایک ایسی لاش پر پڑی۔ جو مقتولوں سے دور پڑی تھی۔ اور بہت لاغر تھی۔ بڑی محنت سے اس کے بدن پر سے گوشت کاٹ کر پرندوں کو لا دیا۔ اور پرندوں نے کھایا۔ اور کہا۔ اب تو بے شک آدمی کا گوشت لایا ہے۔ جو شخص گوشت لایا تھا۔ وہ جانوروں کی بولیوں سے واقف تھا۔ اس نے پوچھا۔ کہ تمہیں یہ نظر کہاں سے ملی۔ پرندے نے کہا۔ کہ ہم نے ایک عارف باللہ کا گوشت کھایا تھا۔ اور اُس کی برکت سے یہ صفائی ہمارے نصیب ہوئی۔ اس سیاح نے پوچھا۔ کہ میں بھی آدمی ہوں یا نہیں۔ پرندے نے کہا۔ تو آدمی نہیں بنا۔ لیکن مرداروں کے زمرہ سے نکلکر ہرن بن گیا ہے +

اے عزیز! یقین جان کہ صورت پر کبھی اعتبار نہ کرنا۔ اعتبار ہمیشہ معنوں کا ہوتا ہے۔ جو کچھ اٹھارہ ہزار قسم کی مخلوقات میں ہے۔ سب کچھ انسان میں پایا جاتا ہے۔ آج دنیا میں جو صفت انسان کے اندر غالب ہوگی۔ کل قیامت کے دن اسی صورت میں اس کا حشر ہوگا۔ اگر دنیا میں شہوت کی صفت اس پر غالب ہوگی۔ تو اسے اس کا حشر سور کی صورت میں ہوگا۔ اور اگر غصہ کی صفت اس پر غالب ہوگی۔ تو چیتے کی صورت میں۔ علیٰ ہذا القیاس باقی بھی اسی طرح۔ **فرد**

آدمی زاد اگر بے ادب است آدم نیست	انسان کا بیٹا اگر بے ادب ہے تو وہ انسان
فرق در جسم بنی آدم وحیواں ادب است	نہیں۔ آدمی اور حیوان کے جسم میں فرق
	صرف ادب کا ہے +

جب تو نے ان باتوں کو جان لیا ہے۔ اب کام میں جلدی کر۔ اور کوتاہی نہ کر۔ شاید کہ تو انسان بن جائے۔ **فرد**

زمانِ خوش دلی دریاب دریاب	خوشی کا زمانہ حاصل کرے۔ کیونکہ سیپی میں
کہ دائم در صدف گوہر نباشد	ہمیشہ موتی نہیں رہتا +

اگر تو ہمیشہ کی دولت حاصل کرنی چاہتا ہے۔ اور انسان بننا چاہتا ہے۔ تو تجھے لازم ہے۔ کہ خدا کے دوستوں کی خدمت میں حاضر ہو۔ ہر وقت ان کی خدمت کے لیئے دل وجان سے کمر بستہ رہے۔ اور کسی قسم کی کوتاہی نہ کر۔ **فرد**

خدمت تو کنی گوئے زمیدان تو بری
ور تو نکنی ہر کہ کند او بہ برد

اگر خدمت تو کرے گا تو بازی تو جیت جائیگا۔ اور اگر تو نہ کرے گا تو جو کرے گا وہ جیت جائے گا +

فرد

مور مسکیں ہوسے داشت کہ در کعبہ رسد
دست او پائے کبوتر زد و ناگاہ رسید

بیچاری چیونٹی کو اس بات کی خواہش تھی کہ میں کعبے پہنچ جاؤں۔ اس نے کبوتر کا پاؤں پکڑا اور پہنچ گئی +

شاہ عبدالرزاق سے منقول ہے۔ کہ اِن کے ہاں ایک مرید صاحب ذوق تھا۔ اور آپ پر اس کو کمال اعتقاد تھا۔ شاہ عبدالرزاق قدس اللہ سرہ العزیز نے اس سے پوچھا۔ کہ تجھے ہم پر کس قدر اعتقاد ہے۔ اس نے عرض کی۔ میں جناب کو بمنزلہ خدا خیال کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ تو عین حق کیوں نہیں کہتا +

اے عزیز! جب تک تجھے پیر پر ایسا اعتبار نہ ہوگا۔ تیرا کام نہیں سنوریگا۔ یہ بات حال سے تعلق رکھتی ہے۔ قال میں درست نہیں آسکتی۔ **فرد**

بر حال کن تو کوشش و بگذر ازیں مقال
بر اشہدی تو خندہ زند اشہدی بلال

تو حال کی کوشش کر اور ان باتوں کو چھوڑ نہیں تو تیری اذاں پہ بلال کی اذاں ہنسی اُڑائے گی +

کیا اچھا کہا ہے جس نے کہا ہے۔ **بیت**

صہ۔ جاں بہ بازم در غمت ہرگز نیارم باور ے
جاں خود چہ باشد در بدن جاں تو جان دیگرے

اگر تیرے غم میں سو جان قربان کروں تو بھی مجھے یقین نہیں آتا۔ بدن میں جان کیا چیز ہوتی ہے تو جان کے لئے بمنزلہ ایک اور جان کے ہے +

حقا کہ رویت بنگرم روئے خدائے بنگرم
در مومنم در کافرم واللہ کزیں ہم برترے

واللہ کہ جب میں تیرا چہرہ دیکھتا ہوں گویا خدا کا چہرہ دیکھتا ہوں۔ خواہ میں مومن ہوں خواہ کافر مجھے خدا کی قسم کہ اس سے بھی عمدہ معلوم ہوتا ہے +

ایک اور صاحب فرماتے ہیں۔ **قطعہ**

در دیدہ تا خیالِ جمالت مصور است	جب تک آنکھ میں تیرے جمال کا خیال
ملک دو عالمم بعنایت مقرر است	پھرتا ہے۔ دو جہان کی ملکیت عنایت شدہ ہے +
تا نقش پیکرِ تو بہ چشمم شعاع برد	جب سے تیرے وجود کے نقش کی شعاع
اینک بدیدہ ام کہ زنورش مصور است	میری آنکھ میں پہنچی ہے۔ مینے دیکھ لیا ہے کہ اسکے نور سے بنی ہوئی ہے +

اے عزیز! جس میں کمال درجہ کی محبت ہے۔ وہ خود ہی محبوب ہے۔ جس کا نام عاشق ہے۔ جس کو یہ بات نصیب ہے۔ اُسے مبارک ہو۔ اے اللہ تعالےٰ تو اپنے دوستوں کی دوستی ہمارے دلوں میں زیادہ کر۔ آمین رب العالمین +

مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ۔ کے برگزیدہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی درگاہ کے آراستہ میرے پیارے بھائی **عبداللہ** خدا آپ کو دونوں جہان میں جزائے خیر عنایت فرمائے +

فقیر عثمان کی طرف سے واضح ہو۔ کہ آپ کام کریں۔ اور بیگانے نہ بنے رہیں۔ **بیت**

آنہا کہ بجز روئے تو جائے نگرانند	وہ لوگ جو تیرے چہرے کے سوا کسی اور
کوتہ نظرانند چہ کوتہ نظرانند	طرف دیکھتے ہیں۔ وہ کیسے ہی عجیب کوتہ نظر ہیں +

اے عزیز! مناسب ہے کہ تو ہر وقت لحظہ بہ لحظہ اپنے حال کے وقت کی کوشش میں لگا رہے۔ اس واسطے کہ یہ قیمتی عمر کس چیز میں تونے بسر کی۔ اور جان کے موتی کو کس کوڑی کے بدلے خرچ کر دیا۔ اور آخرت کے لئے توشہ

کس قدر تونے حاصل کیا۔ میں خیال کرتا ہوں۔ کہ تجھے عمر کی قیمت معلوم نہیں۔ **فرد**

بزر نخریدۂ جاں راازاں قیمت نمے دانی — تونے جان کو زر دیکر نہیں خرید ااس واسطے
کہ مردم قدر کم دانند متاع رایگانے را — تو اس کی قیمت سے واقف نہیں۔ کیونکہ لوگ
مفت حاصل شدہ اسباب کی قدر کم کرتے ہیں ❊

اگر تجھے جان کی قیمت معلوم ہوتی۔ تو تو دونوں جہان کا بادشاہ بن جاتا۔ اور اِدھر اُدھر کے جھگڑوں بکھیڑوں میں نہ اُلجھتا۔ اور دوست سے مل جاتا۔ لیکن کیا کریں اور کس سے کہیں ❊

اے عزیز! اس سے سب دوستان آلہی کا دل پرخون ہے۔ اور آنکھیں دریائے جیحون کی طرح۔ اور جگر جلا ہوا ہے۔ اور جان بھنی ہوئی ہے۔ نہ انہیں رات کو نیند نہ دن کو چین۔ زبان حال سے یہ رباعی پڑھتے ہیں۔ **قطعہ**

کاشکے ما در نہ زادی یہ بُدی — اگر مجھے ماں نہ جنتی تو کیا اچھا ہوتا۔ اور
جائے شیرم زہر دادی بہ بُدی — دودھ کی بجائے مجھے زہر دیتی تو کیا
ہی اچھا ہوتا ❊

آں زماں چوں دایۂ نافم برید — جب اُس وقت جبکہ میری ناف کو دایہ
کارد اندر حلق راندی بہ بُدی — نے کاٹا۔ اگر میرے گلے پر چھری پھیر دیتی
تو کیا ہی اچھا ہوتا ❊

جہاں پر مقربوں کی یہ حالت ہے۔ تو ہم تم کس گنتی میں ہیں۔ ہائے ہائے کرکے رونا چاہیئے۔ اور شرمندگی کے مارے سر نہیں اُٹھانا چاہیئے۔ اور ماتم زدہ دل کی طرح زندگی بسر کرنی چاہیئے۔ اور اسی مناجات کو اپنا ورد بنانا چاہیئے۔ **مناجات**

از درد بیقرارم فریادرس آلہی — میں درد کے مارے بیقرار ہوں اے خدا
کس نیست جز تو یارم فریادرس آلہی — میری فریاد کو پہنچ۔ تیرے سوا میرا کوئی یار اور
مددگار نہیں میری فریاد کو پہنچ ❊

شبہا بسے طپیدم غمہا بسے کشیدم — بہت سی راتیں میں تڑپا کیا اور بہت سے غم میں نے
اکنوں بجاں رسیدم فریادرس آلہی — برداشت کیئے۔ اب میں تنگ آگیا ہوں
اے خدا میری فریاد کو پہنچ ❊

تلخ است زندگانی زہرم شند جوانی تدبیر ہا تو دانی فریاد رس الٰہی	میری زندگی تلخ ہے اور میری جوانی زہر ہو گئی ہے۔ تو تدبیر جانتا ہے اے خدا میری فریاد سن +
دیدم بسے بلا ہا کردم بسے خطا ہا بر نفس خود جفا ہا فریاد رس الٰہی	میں نے بہت سی مصیبتیں سہیں اور بہت سی خطائیں کیں۔ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اے خدا میری فریاد سن +
مسکین و دردمندم سوزند چوں سپندم جز تو بدل کہ بندم فریاد رس الٰہی	میں عاجز دردمند ہوں اور کالے دانے کی طرح جلتا ہوں۔ تیرے سوا میں کس سے دل لگاؤں اے خدا میری فریاد سن +
نام شرف چہ دارم تشریف وہ ہزارم جز تو کسے ندارم فریاد رس الٰہی	جبکہ میرا نام شرف ہے تو مجھے ہزار ہا شرف عنایت کر۔ تیرے سوا میرا کوئی نہیں اے خدا میری فریاد سن +
گرچہ گناہ کردم لاتقنطو ست و دم خود را بتو سپردم فریاد رس الٰہی	اگرچہ میں نے گناہ کئے لیکن لاتقنطوا (نا امید نہ ہو) میرا ورد ہے۔ میں نے اپنے تئیں تیرے سپرد کیا اے خدا میری فریاد سن +

اے میرے عزیز! اگر تو مرد ہے تو بلند ہمت بن۔ بلند ہمت وہ شخص ہے۔ جو اپنی ساری کوشش اسی میں صرف کرتا ہے۔ اور جو چیز خدا کی یاد میں رکاوٹ پیدا کرتی ہے۔ اس سے دور رہتا ہے۔ اور فرصت کو غنیمت جانکر یاد الٰہی میں مشغول رہتا ہے۔ جو کچھ ہے عین یاد خدا ہے +

اے عزیز! تجھے لازم ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کو تمام چیزوں اور تمام محبوبوں سے ترجیح دیکر اسی کو اختیار کرے۔ تاکہ اللہ تعالےٰ بھی تجھے تمام چیزوں اور آدمیوں سے برگزیدہ بنائے۔ فرد

گر تو گفتِ خدائے خود بکنی آنچہ گوئی خدائے ہم بکند	اگر تو اپنے خدا کا حکم بجا لائیگا۔ تو جو کچھ تو کہیگا خدا بھی وہی کریگا +

اے عزیز! سب سے قطع تعلق کرکے دوست سے مل جا۔ اس واسطے ہر شخص کی

دوستی میں تجھ سے کچھ مطلب ہوگا۔ مگر اللہ تعالےٰ کی دوستی میں نہیں۔ اللہ تعالےٰ کی دوستی کی یہ نشانی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی یاد میں غرق رہے۔ اور اپنے آپ کو جلائے اور درد کے مارے آہیں لے۔ **بیت**

دل خون وجاں فگار وجگر ریش سینہ چاک	دل خون ہوگیا ہے اور جان زخمی اور جگر
ہم خود بگو کہ چوں بکشم آہ دردناک	زخمی اور سینہ چاک ہوگیا ہے۔ تو ہی بتا کہ میں دردناک آہ کس طرح لوں +

حکایت ایک بادشاہ نے کسی پیر کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ کہ شیخ صاحب میرے لئے دعا کیجئے۔ پیر نے فرمایا۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ اس واسطے کہ دل میں ایک ایسی چیز کا مقام ہے۔ جو اس سے بہت عزیز ہے۔ اور جس میں تیری یاد کی گنجایش نہیں۔ اس واسطے کہ میں ہمیشہ اپنے خدا کی یاد میں مشغول رہتا ہوں۔ اس نے عرض کی۔ کہ اگر آپ میرے لئے دعا نہیں کرتے۔ تو مشغولی کے وقت مجھے یاد رکھنا۔ اور میری عرض جناب الٰہی میں پہنچا دینا۔ انہوں نے فرمایا۔ اُس درگاہ میں میں اپنے تئیں بھول جاتا ہوں۔ میں دوسرے کو کس طرح یاد کروں۔ **رباعی**

سر رشتہ دوست اے برادر بکف آر	اے بھائی دوست کا دھاگا ہاتھ میں لے
ویں عمر گرامی بخسارت مگذار	اور اس قیمتی عمر کو نقصان میں بسر نہ کر دے +
دائم ہمہ جا باہمہ کس در ہمہ کار	ہر جگہ ہر شخص کے ساتھ ہر کام میں ہمیشہ
میدار نہفتہ چشم دل جانب یار	دل کی آنکھ یار کی طرف پوشیدہ طور پر لگائے رکھ +

اے دوست! جب تو نے ان باتوں سے واقفیت حاصل کر لی۔ اب میں ذرا واضح طور پر بیان کرتا ہوں۔ متوجہ ہو کر سن۔ جو کچھ اللہ تعالےٰ کے سوا ہے اس کو دل سے نکال دے +

اے عزیز! سعادت کا کمال یہی ہے۔ کہ تو اپنی ساری خواہشوں کو چھوڑ کر دوست کی خواہش اختیار کرے۔ اور حرص وہوا کو ترک کر کے قناعت کے گوشے میں آرام کر کے ان شعروں کو اپنا ورد بنا کر اور ان پر عمل کر کے اپنے نفس کو

شکست دے۔

مثنوی

از ہوا بگذر رہا کن کش مکش پاز دامانِ قناعت بر مکش	حرص و ہوا کو چھوڑ اور جھگڑوں بکھیڑوں سے در گذر کر۔ اور قناعت کے دامن سے پاؤں باہر نہ نکال +
گر نباشد جامۂ اطلس ترا کہنہ دلقِ ساتری تن بس ترا	اگر تیرے پاس اطلس کا لباس نہ ہو تو تجھے۔پھٹی پرانی گودڑی ہی کافی ہے +
ور نباشد مرکبے زریں مجام میتواں زد ہم بپائے خویش گام	اور اگر سنہری باگ ڈور والا گھوڑا نہ بھی ہو تو بھی اپنے پاؤں سے چل سکتے ہیں +
ور نباشد مرغ بریاں قند و مشک خوش بود دوغ و پیاز و نانِ خشک	اور اگر بھنا ہوا مرغ اور مٹھائی اور کستوری نہ بھی ہو۔ تو وہی پیاز اور خشک روٹی ہی عمدہ معلوم ہوتی ہے +
ور نباشد جامہ جائے زرنگار میتواں ہم بر د سر در کنج غار	اور اگر طلائی کپڑے نہ ہوں۔ تو غار کے کونے میں سر ڈھانپ سکتے ہیں +
ور نباشد فرش ابریشم طراز باحصیرِ کہنۂ مسجد بساز	اور اگر ریشم جیسا فرش نہ ہو۔ تو مسجد کی پرانی چٹائی سے گذارہ کر +
ور نباشد شانہ از بہرِ ریش شانہ بتواں کرد از انگشت خویش	اور اگر ڈاڑھی کے لئے کنگھی نہ ہو۔ تو اپنی انگلیوں کو ہی کنگھی کے طور پر استعمال کر سکتے ہیں +
ہر چہ باشد در جہاں باشد عوض در عوض گردد ترا حاصل غرض	جو کچھ جہان میں ہے ہر ایک کا عوض ہوتا ہے۔ اور اس عوض میں تیرا مطلب حاصل ہوتا ہے +
بے عوض دانی چہ باشد در جہاں عمر باشد عمر قدرِ آں بداں	کیا تجھے معلوم ہے کہ جہان میں کونسی چیز ہے جس کا عوض یعنی وہ عمر ہی ہے اس کی قدر کر +

اے عزیز! جب تو نے ان ابتدائی باتوں کو معلوم کر لیا۔ اب میں واضح طور پر بیان کرتا ہوں۔ متوجہ ہو کر سن۔ اگر تو ہمیشہ کی زندگی حاصل کرنی چاہتا ہے تو یہ ہمیشہ رہنے والی دولت یاد الٰہی کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔ جب یاد الٰہی دل میں پورے طور پر تسلط کر لیتی ہے۔ اور دل پر قابض ہو جاتی ہے۔ تو ایسی حالت ہو جاتی ہے۔ کہ خواہ تو چاہے یا نہ چاہے۔ وہ ذکر سے باز نہیں رہتا۔ اور دل پر کچھ ایسا اثر ہو جاتا ہے۔ کہ اُس کو ذکر کے سوا کسی اور چیز میں لذت ہی نہیں آتی ۔ یہ کمال سعادت ہے۔ اور اگر یہ اسے میسر نہ ہو۔ تو ذکر میں مشغول رہنا یا کسی بندۂ خدا سے جس پر کہ اعتقاد اور اعتبار کر سکتے ہیں۔ رابطہ پیدا کرنا ضروری ہے۔ تاکہ اپنی خواہشات کم ہو کر اس کی مراد حاصل ہو وے۔ اور اپنی خواہشوں کو اس کی خواہش میں گم کرنے سے وہ لگاؤ حاصل ہو جاتا ہے۔ اور آں حضرت کا شہود ہمیشہ کے لئے بغیر عقلی مزاحمت کے اسے حاصل ہوتا ہے۔ اس طریق میں مشغول ہونے سے پیشتر اس آیت فاعرض عن من تولا عن ذکرنا (پس اس چیز سے منہ پھیرے جو تجھے یاد الٰہی سے ہٹائے) پھر عمل کرنا عین سعادت ہے۔ اور ہر ایسی چیز سے جو کہ اہل اللہ کے مخالف ہو۔ کنارہ کشی کرنی چاہیئے۔ چونکہ حقیقی سعادت ماسوے اللہ سے روگردانی اور اللہ کی طرف رُخ کرنے کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس لئے ہمیشہ دل کی طرف دیکھتے رہنا چاہیئے۔ اگر دل کی توجہ غیر کی طرف ہو۔ تو اس سے مُنہ پھیر لینا چاہیئے۔ اور دل کی توجہ پورے طور پر خدا کی طرف کرنی چاہیئے۔ ضروری ہے۔ کہ اس کو موجودہ وقت میں حاصل کر لیا جائے۔ یہ دولت سچے نیاز۔ اور نیک عقیدے۔ اور عاجزی۔ اور اہل سنت وجماعت جس کو فرقہ ناجیہ (نجات پانے والا فرقہ) کہتے ہیں۔ کی تابعداری کے سوا حاصل نہیں ہو سکتی۔ خواہ اہل حق کسی قسم کے شغل میں ہو۔ استغفار کو اپنا شعار بنائے۔ تاکہ دین سلامت رہے۔ والسّلام

مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ کے برگزیدہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی درگاہ کے آراستہ۔ میرے پیارے بھائی **مرزا صادق** خدا تمہیں دین نبوی میں عزت عطا کرے۔ اور اپنے اولیاؤں کا درجہ عنایت فرماوے +

فقیر عثمان کی طرف سے واضح ہو۔ کہ جو کچھ بیان کرتا ہوں۔ اسے خوب غور اور توجہ سے سن کر اس پر عمل کریں۔ **فرد**

شرف خواہی بگرد مقبلاں گرد
کہ زود از مقبلاں مقبل شود مرد

اگر تو بزرگی چاہتا ہے تو مقبلوں کے پاس جا کیونکہ انسان مقبلوں کی صحبت سے جلدی مقبل ہو جاتا ہے +

اور حدیث میں بھی ہے۔ اصبحوا مع اللہ وان لم تصبحوا مع من اصحاب اللہ (تم اللہ کے ساتھ ہو۔ اور اگر نہیں ہو سکتے تو ان کے ساتھ ہو جو اللہ کے اصحاب ہیں) جو کچھ کہا گیا ہے۔ اس سے مراد اہل اللہ کی صحبت ہے۔ اور ان کا حال حضوری اور آگاہی ہے۔ یعنی خدا کو حاضر سمجھو۔ اور اس سے واقفیت حاصل کرو۔ اور اگر ایسا نہیں کر سکتے ہیں۔ تو ان شخصوں کی خدمت میں حاضر ہو۔ جو خدا میں حاضر ہیں یعنی ایسے گروہ کی خدمت میں حاضر رہو۔ اس واسطے کہ ہمیشہ خدا میں حاضر رہنا۔ اور خدا سے واقفیت رکھنا اس گروہ کی خاصیت ہے۔ اور اُس سے مراد بھی انہیں برگزیدیں کی صحبت ہے +

اے عزیز! یقین جان کہ کوئی نیک عمل اور کوئی مقبول ریاضت اگرچہ وہ عمل سب عملوں سے بہتر۔ اور وہ ریاضت سب ریاضتوں سے عمدہ ہو۔ اس گروہ کی صحبت کی برابری نہیں کر سکتی۔ اس واسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب کرام کا طریقہ بھی صحبت ہی تھا۔ اور یہ تمام کمال جو انہیں حاصل تھے۔ اور وہ تمام اوصاف جو ان میں پائے جاتے تھے۔ یہ سب صحبت کی برکت سے حاصل

تھے۔ اور اسی سبب سے یار غار بھی بنے +

اے عزیز! جو فائدہ ان کی صحبت شریف سے ایک گھڑی میں حاصل ہوتا ہے۔ وہ مدتوں تک نیک عمل کرنے سے بھی حاصل نہیں ہوتا۔ فرد

صحبتِ پیر بہ ز ہر عمل است | پیر کی صحبت ہر عمل سے بہتر ہے۔ پیر سے
ہر کہ با او نشست در عمل است | مل کر بیٹھنا ہر عمل میں شامل ہے +

دوسرے یہ کہ جن اعمال کا ذکر ہو چکا ہے۔ ان کے ذریعہ پیر کی صحبت کے بغیر مقصود حاصل نہیں ہو سکتا۔ فرد

بے پیر مرو کہ در خرابات | خواہ تو زمانہ کا سکندر بھی ہو تو بھی بغیر
ہر چند سکندر زمانے | پیر کے شراب خانہ میں نہ جا +

نظم

پیر باید راہ را تنہا مرو | راستے کے لئے پیر چاہیئے تو اکیلا نہ جا۔
از سر عمیا دریں دریا مرو | اندھا ہو کر اس دریا میں نہ جا +
ہر کہ شد در ظلِ صاحب دولتے | جو کسی صاحب دولت کے سایہ میں ہو
نبودش در راہ ہرگز خجلتے | رہتا ہے۔ وہ راہ میں ہرگز شرمندگی
نہیں اٹھاتا +

پیر مالابد راہ آید ترا | پیر تیرے لئے راہ کی ضروری چیز ہے۔
در ہمہ کارت پناہ آمد ترا | اس واسطے کہ ہر کام میں وہ تیری پناہ ہے +

اے عزیز! جب تو نے اس ابتدائی بات کو سمجھ لیا۔ اب میں ایک اور عمدہ بات بیان کرتا ہوں۔ ذرا متوجہ ہو کر سننا۔ وہ یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے دل ایک ہی عطا فرمایا ہے۔ اور ایک دل میں دو محبتیں نہیں رکھیں۔ فرد

یک دل داری بس است یکدوست ترا | چونکہ تیرے پاس ایک ہی دل ہے اس
دل در پئے این و آں نہ نیکو است ترا | واسطے تجھے ایک ہی دوست کافی ہے۔ اِدھر
اُدھر کی چیزوں میں دل لگانا تیرے لئے اچھا نہیں +

اے دوست! اگر تو مرد ہے۔ تو ایک دل ہو۔ اور ایک کی تلاش کر۔ اور ایک کو حاصل کر۔ اور ایک دروازہ کھٹکھٹا۔ اور ایک ہی صدر کے در پے رہ۔ اور ایک کد

ہی دیکھ۔ ایک طرف ہو۔ اور سب کو ایک جان۔ اور ایک کو سب خیال کر۔ دیکھ اور پہچان۔ اور اس پر یقین کر۔ جب یقین دوست ہوگیا۔ دوئی اُٹھ گئی۔ اور پردہ بھی جاتا رہا۔ تب تو واصل ہوگیا۔ اور جب تو واصل ہوگیا۔ خواہ کتنا ہی تو اپنی طرف دیکھے یا دوسروں کی طرف دیکھے۔ خدا کے سوا تجھے کچھ دکھائی نہ دیگا۔ ھو الاول والآخر والظاھر والباطن (وہی اول آخر۔ ظاہر اور باطن ہے)۔ قطعہ

آفتابے درہزاراں آبگینہ تافتہ
بس برنگِ ہر یکے تابے عیاں انداختہ

وہ ایک ہی آفتاب ہے جو ہزاروں شیشوں میں چمکا ہے۔ اور ہر ایک کے رنگ کے مطابق اس کی چمک دمک ہے +

جملہ یک نور است لیکن رنگہائے مختلف
اختلافِ درمیانِ این و آں انداختہ

اصل میں نور ایک ہی ہے لیکن اس کے رنگ مختلف ہیں۔ اس اور اُسکے درمیان اختلاف ڈال دیا ہے +

اے عزیز! جب تجھے یہ بات معلوم ہو چکی۔ تو اب تو پیر کا طالب بن۔ تاکہ تجھے اس حال سے جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ واقف کرے۔ کامل استاد کے بغیر عشق کی راہ کی باریک باتوں کو معلوم کرنا محال ہے۔ اگر تو شیر مرد ہے۔ تو ہشیار رہ۔ اور خواب غفلت سے جاگ اور کام کر۔ مثنوی

زراہِ چشم خونِ دل بریزاں
کہ خواہی گشت خاکِ خاکِ پیراں

آنکھوں کی راہ دل کا خون ٹپکا۔ کہ تو پیروں کی خاک کی خاک بن جائیگا +

بغفلت میگذاری زندگانی
دریغا گر چنیں غافل بمانی

تو غفلت میں زندگی بسر کر رہا ہے افسوس ہے اگر تو ایسا ہی غافل رہے +

ہزاراں دل بریں آتش کباب است
کرا پروائے ایں یکقطرہ آب است

اس آگ پر ہزاروں دل کباب ہو رہے ہیں۔ اس پانی کے ایک قطرے کی کس کو پرواہ ہے +

اگر تو چشم داری چشم کن باز
چو کردی چشم باز اندیشہ کن باز

اگر تو آنکھیں رکھتا ہے تو ان آنکھوں کو کھول اور جب آنکھ کھولی تو سوچ بچار کر +

بماں در جہاں ہر زماں با خدا
کہ مجنوں ز لیلےٰ نگردد جدا

جہان میں ہر وقت تو خدا کے ساتھ رہ۔ جس طرح کہ مجنوں لیلےٰ سے جدا نہیں رہتا +

تعلق خلایق ہمہ سہو کن	خلقت کے سارے تعلقات کو بھول جا۔
بجز عشق جاناں ہمہ محو کن	اور معشوق کے عشق کے سوا سب کو مٹا دے +
اگر دل سلامت بگردد ز غیر	اگر دل غیر سے بچ جائے۔ تو ہمیشہ سب
ہمیشہ ہمہ در کشاید ز خیر	دروازے نیکی کے ساتھ کھلتے ہیں +
حیاتی کہ داری غنیمت شمار	جو زندگی تجھے ملی ہے اُس کو غنیمت جان
چنیں روزہا روز فرصت شمار	اور ان دنوں کو فرصت کے دن خیال کر +
نہ آنجا تو مانی نہ ایامِ تو	وہاں پر نہ تو ہی رہیگا اور نہ تیرے دن
گر اینجا نگردند آرامِ تو	اگر وہ تیرے لئے دنیا میں آرام کا باعث نہ ہونگے +
در اینجا ترا ہرچہ دل بند تست	جو آج اس دنیا میں تیرا دل بند ہے
بفردا یقیں داں کہ دربند تست	تو یقین جان کہ کل قیامت کو وہ تیرے خیال میں ہوگا +
میالائے دل را کہ منظر خداست	دل کو آلودہ نہ کر اس واسطے کہ یہ خدا کا
بکن پاک خود را کہ مظہر خداست	منظر ہے۔ اور اپنے آپ کو پاک کر کہ یہ خدا کا مظہر ہے +
امانت سپردند در آدمی	آدمی میں امانت کو قضا و قدر نے سونپا ہے
ہمہ درد اُفتاد در آدمی	ہر قسم کے درد آدمی میں موجود کئے +
زہے بخت میموں کہ باشد زیار	وہ شخص بہت مبارک نصیبے والا ہے
در اینجا بجز عشق دیگر چہ کار	جو یار کے ہمراہ ہے۔ اس جگہ عشق کے سوا اور کام کیا ہے +
حیاتِ ابد با سعادت تراست	اگر تجھے خدا سے محبت ہے۔ تو نیک بختی کیساتھ
اگر با خدایت محبت تراست	ہمیشہ رہنے والی زندگی تجھے حاصل ہے +
مئے صرف وحدت ہر آنکس رسید	وحدت کی خالص شراب اُس شخص کو ملی۔
کہ خونِ جگر خود بہر دم کشید	جس نے ہر دم اپنا خون جگر پیا +

اے پروردگار! تو اپنی توفیق کو ہمارا رفیق بنا۔ آمین رب العالمین +

مکتوب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ کے برگزیدہ اور محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی درگاہ کے آراستہ میرے دینی بھائی اور یقینی دوست **باقی خان** خدا آپ کو سلامت رکھے اور اپنا شوق۔ ذوق اور محبت آپ کے دل میں زیادہ کرے +

فقیر عثمان کی طرف سے جو کہ معشوق کا پروانے کی طرح دیوانہ ہے۔ ظاہر ہو۔ کہ جو کچھ میں کہتا ہوں۔ اس کو غور سے سنیں۔ اور یقین جانیں۔ کہ دوستان الٰہی اور صالح مردوں کی بابت جو اس قدر باتیں لکھی گئی ہیں۔ یہ اس واسطے ہیں کہ کوئی شخص اس رحمت سے محروم نہ رہے۔ جو صالحین کا ذکر کرتے وقت نازل ہوتی ہے۔ **فرد**

از ہر چہ میرود سخن دوست خوشتر است پیغام آشنا بیقیں روح پرور است	دوست کی بات خواہ کسی سے سنی جاوے بھلی معلوم ہوتی ہے۔ دوست کا پیغام روح کو تازگی بخشنے والا دم ہے +

ایک اور صاحب فرماتے ہیں۔ **فرد**

فال از دہان دوست شنیدن چہ خوش بود یا از دہانِ آنکہ شنید از دہان دوست	دوست کے منہ سے بات سننی کیا ہی عمدہ ہوتی ہے۔ یا اُس شخص کے منہ سے جس نے کہ دوست کے منہ سے سُنی ہو +

اے عزیز! یقین جان جہاں پر دوستی کا ذکر ہوتا ہے۔ اس دوستی سے مراد حق تعالےٰ کی دوستی ہے۔ اور جہاں پر خوبی اور جمال کا ذکر ہے۔ وہ بھی اسی کا جہان کو آراستہ کرنے والا جمال ہے۔ ان اللہ جمیل ویحب الجمیل (بے شک اللہ تعالےٰ جمیل ہے اور جمیل کو دوست رکھتا ہے) +

اے دوست! اگر تجھے اس جمال کی خواہش اور محبت ہے تو جو کچھ تیرے پاس ہے۔ سب چھوڑ چھاڑ دے۔ **بیت**

اے صبا از من سلامے جانب جاناں بر
تحفہ دیگر ندارم پیش جاناناں بر

اے صبا معشوق کی طرف ہمارا سلام لیجا۔ میرے پاس اور کوئی تحفہ نہیں یہی معشوق کے پاس لیجا +

رباعی

اشتیاقے کہ بدیدار تو دارد دلِ من
دلِ من داند و من دانم و داند دلِ من

وہ شوق جو تیرے دیدار کے لئے میرے دل میں ہے۔ اسے میرا دل جانتا ہے یا میں جانتا ہوں اور میرا دل جانتا ہے +

تو ندانی کہ فراموش شوی از دلِ من
اندر آں روز کہ در خاک سپارند گلِ من

کیا تجھے معلوم نہیں کہ اس دن میرے دل سے فراموش ہوگا۔ جب مجھے مٹی کے نیچے دبا دیں گے +

اے دوست! چونکہ دوستی کا ذکر درمیان آگیا ہے۔ اس لئے دل چاہتا ہے۔ کہ دوستانِ الٰہی کی دوستی کا کچھ تذکرہ کروں۔ میں واضح طور پر بیان کرتا ہوں۔ آپ متوجہ ہو کر سنیں۔ وہ یہ ہے۔ کہ جب آپ اس کی دوستی کا اقرار کرتے ہیں۔ تو آپ کو لازم ہے۔ کہ اس کی رضا اختیار کریں۔ خواہ وہ کسی حالت میں رکھے۔ **بیت**

فراق و وصل چہ باشد رضائے او باید
رضائے او چہ بود آنچہ دوست فرماید

فراق اور وصل کیا چیز ہوتی ہے اس کی رضامندی چاہئے۔ اس کی رضا کیا ہے؟ یہ ہے کہ جو کچھ دوست فرمائے +

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ (اے محمدؐ! کہو کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو۔ اللہ تعالٰے تمہیں محبت کریگا) سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ جب تک انسان کی زندگی ہو۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور تابعداری میں رہے۔ اور ان کی محبت اور رغبت سے سیر نہ ہو جائے۔ بلکہ دن بدن ھل من مزید کی آواز اس کے وجود سے نکلے۔ یہاں تک کہ اس کی زندگی موت سے بدل جائے۔ **فرد**

تا دامنِ کفن نکشم زیر پائے خاک
باور مکن کہ دست زدر ماں بدارمت

جبتک میں خاک کے نیچے کفن کا دامن اوڑھ لونگا تبتک تو یہ خیال نہ کر لو کہ بس تیرا دامن چھوڑونگا

مپنداری کہ مہرت از دلِ عاشق برُوں رفتہ
چو میرد مبتلا میرد چو خیزد مبتلا خیزد

تو یہ خیال نہ کر کہ تیری محبت عاشق کے دل سے جاتی رہی ہے۔ بلکہ حال یہ ہے کہ جب وہ مریگا تو بھی تیرا مبتلا رہیگا اور جب اٹھیگا تو بھی تیرا مبتلا ہو گا +

کما یعشون تموتون وکما تموتون تحشرون (جس طرح تم زندگی بسر کرتے ہو۔ اسی طرح تم مروگے اور جیسا تم مروگے ویسا ہی تمہارا حشر ہو گا)۔ قطعہ

روز محشر کہ من از خواب گراں برخیزم
ہاچو تو کس بجمالت نگراں برخیزم

قیامت کے روز جب میں گہری نیند سے جاگونگا۔ تیرے جیسے آدمی کے جمال کو دیکھتا ہؤا اُٹھوں گا +

در مقامے کہ شہیدانِ غمت میطلبند
من بخوں غرقہ کفن نعرہ زناں برخیزم

جس مقام پر تیرے غم کے شہیدوں کو بلائیں گے۔ وہاں میں خون میں لتھڑا ہؤا کفن لیکر نعرہ مارتا ہؤا اُٹھوں گا +

چوں شدم خاک بخاکم گذرے کن چو صبا
تا بسویت ز زمیں رقص کناں برخیزم

جب میں خاک میں جاؤں تو میری خاک پر صبا کی طرح گذر کر۔ تاکہ میں زمین سے تیری طرف خوشی سے ناچتا ہؤا اُٹھوں +

ایک اور صاحب فرماتے ہیں۔ شعر

دوست آں بود کہ دوستی شاں بود بجائے
لو نسبت الجبال اذا انشقت السماءُ

دوست وہ ہوتا ہے کہ اس کی دوستی قائم رہے۔ خواہ پہاڑ کٹ جائیں جبکہ آسمان پھٹ جائیں +

آپ ہمارے ساتھی اور ہمارے دوست امحب ایسا ہونا چاہیئے۔ جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اُن کو خلیل بنایا۔ جب اللہ تعالےٰ نے ان کو خلیل پکارا۔ تو فرشتوں کو غیرت آئی۔ اور عرض کی۔ کہ اے ہمارے پروردگار اور اے ہمارے مالک کیا خاک کا ٹکڑا اس بات کے لائق ہے۔ کہ تو اسے خلیل بنائے جناب الٰہی سے حکم ہؤا۔ کہ مجھے معلوم ہے۔ کہ وہ خلیل ہونے کے لائق ہے۔ انی اعلم ما لا تعلمون (میں اسے اچھی طرح جانتا ہوں جو تمہیں معلوم نہیں)۔

فرشتوں نے عرض کی کہ خلیل ہونے کی کیا علامت ہے۔ حکم ہؤا۔ کہ جاؤ اور آزما کر دیکھ لو۔ دو آدمی ٹاٹ پہنے ہوئے درویشوں کی صورت میں ابراہیم علیہ السّلام کے پاس آئے۔ ابراہیم علیہ السلام کے پاس گھوڑوں۔ بکریوں اور بھیڑوں وغیرہ کے بہت سے گلے تھے۔ اور ہر گلے کے ہمراہ ایک ایک کُتا تھا۔ جس کی گردن میں ایک ہزار مثقال سونا تھا۔ ایک روز آپ جنگل میں گئے۔ اور اونچی جگہ کھڑے ہو کر بڑی خوشی اور آزادی سے چوپایوں کو دیکھ رہے تھے۔ کہ میکائیل اور جبرائیل علیہ السلام آئے۔ اور سلام کر کے آپ کے روبرو کھڑے ہو گئے۔ اور یہ تسبیح پڑھنی شروع کی۔ سبحان من اعظم ما انعمہ ومن قدیم ما اکرمہ ومن کریم ما احکمہ ومن حلیم ما ارحمہ (پاک ہے وہ ذات جس نے بڑا کیا اُس چیز کو جو مقدم کیا اُس کو اور اس قدیم سے جو مکرم کیا اس کو۔ اور اس کریم سے جو محکم رکھا اُس کو۔ اور اُس حلیم سے جو زیادہ رحیم کیا اُس کو) **فرد**

فال از زبان دوست شنیدن چہ خوش بُود	دوست کی زبانی بات سننا عمدہ ہوتی
یا از دہان آنکہ شنید از دہان دوست	ہے۔ یا ایسے شخص کی زبانی جس نے دوست کی زبان سے سنی ہو

جب اُنہوں نے یہ تسبیح پڑھی۔ تو ابراہیم علیہ السلام کا وجود مبارک کانپنے لگا۔ اور دل کو سرور حاصل ہؤا۔ آپ نے فرمایا تم کون ہو۔ جنہوں نے میرے دوست کا نام لیا۔ اُنہوں نے کہا۔ کہ ہم خدا کے بندے ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا۔ کہ جو کچھ تم نے کہا ہے۔ اُس کو دوبارہ کہو۔ اُنہوں نے کہا ہمارا ایک سوال ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کیا۔ اُنہوں نے کہا کہ ان کتوں کو زنجیریں کیوں پہنا رکھی ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ دنیا مردار ہے۔ اور مردار کتوں کو ہی مناسب ہے۔ پھر فرمایا۔ کہ میرے دوست کا نام لو۔ اُنہوں نے کہا۔ ہم درویش ہیں۔ ہمیں کچھ دو پھر کہیں گے۔ ابراہیم علیہ السّلام نے فرمایا۔ کہ جو کچھ میرے پاس ہے اس کا آدھا تمہارا ہو چکا۔ اُنہوں نے وہی تسبیح پڑھی۔ اور چپ ہو رہے۔ ابراہیم علیہ السلام نے پھر وہی فرمایا۔ اُنہوں نے بھی وہی جواب دیا۔ پھر آپ نے فرمایا۔ کہ

اب جو کچھ میرے پاس ہے وہ سب تمہاری ملکیت کی۔ پھر وہ تسبیح پڑھکر خاموش ہو گئے۔ پھر تیسری مرتبہ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ میرے دوست کا نام لو۔ اُنہوں نے کہا۔ کچھ دلواؤ تو کہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ میں اور میرے بال بچے تمہارے غلام ہو کر رہیں گے۔ اور تمہاری گلہ بانی کریں گے۔ یہ سنکر جبرائیل نے میکائیل کو کہا۔ کہ خدا تعالےٰ نے اس کو یونہی خلیل نہیں بنایا۔ (واقعی یہ خلیل ہونے کے لایق ہے) یہ کہکر نظر سے غائب ہو گئے۔ پھر فرشتوں نے بارگاہ آلہی میں دوبارہ عرض کی۔ کہ اے پروردگار! مال کیا حقیقت رکھتا ہے۔ داناؤں کے نزدیک یہ پُرخطر ہے۔ ابراہیم علیہ السلام کو یہ معلوم ہے۔ کہ اگر وہ اس مال کو تیرے راہ میں صرف کرے گا۔ تو تو اس کا عوض اسے عنایت فرمائیگا۔ جناب آلہی سے حکم ہؤا۔ کہ پھر تم کس چیز سے آزمائش کرنی چاہتے ہو۔ اُنہوں نے عرض کی کہ انسان کو اپنے بچے سے زیادہ اور کوئی چیز عزیز نہیں ہوتی۔ آپ حکم دیں۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام اپنے فرزندوں کو تجھ پر قربان کرے۔ اگر اُنہوں نے ایسا کیا۔ تو بیشک وہ خلیل ہونے کے لائق ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے خواب میں ابراہیم علیہ السّلام کو فرمایا۔ کہ بیٹے کی قربانی کر۔ ابرائیم علیہ السّلام نے جونہی خواب میں دیکھا۔ اپنے فرزند اسمٰعیل کو بلایا۔ پس فرشتوں نے جان لیا۔ اور بارگاہ آلہی میں عرض کی۔ کہ ہم کو معلوم ہو گیا۔ کہ ان کو یونہی خلیل نہیں کیا۔ بلکہ وہ اس لایق تھے +

آپ کو معلوم ہو۔ کہ حق تعالےٰ نے ابراہیم علیہ السّلام کو بدن عطا فرمایا۔ فرزند عنایت کئے اور مال دیا۔ آپ کے بدن کو نمرود کی آگ سے بچایا۔ آپ کے فرزندوں کو قربانی سے محفوظ رکھا۔ اور ان کی بجائے بہشت سے دو بکریاں بھیجدیں اور مال کو مہمان کی محبت کے واسطے دیا۔ اور آپ بھی کسی چیز کو راہ خدا میں دینے سے دریغ نہ فرماتے۔ اس واسطے آپ خلیل بنے۔ **بیت**

ہر چہ داری صرف کن در راہِ او
لن تنالوا البر حتیٰ تنفقوا

جو کچھ تیرے پاس ہے راہ خدا میں خرچ کردے۔ ہرگز نیکی کو نہ پاؤگے جب تک تم خرچ نہ کروگے +

حضرت شاہ ولایت امیر المومنین علی ابن ابی طالب فرماتے ہیں۔ کہ

جب میں نے اللہ تعالٰے کو پہچانا۔ اس کے بعد نہ کسی مخلوق کا شکر کیا اور نہ شکایت اس واسطے کہ جو کچھ مجھے ملتا میں اسے خدا کی طرف سے خیال کرتا +

اے عزیز! تو اپنے اختیار کی باگ اپنے دوست کے سپرد کر۔ اور اپنا اختیار بالکل چھوڑ دے۔ اور اس بیت کو ورد بنا کر اس پر عمل کر۔ **بیت**

سپردم بتو مایۂ خویش را — میں نے اپنا سرمایہ تیرے سپرد کیا۔ تو ہی
تو دانی حسابِ کم و بیش را — کمی بیشی کا حساب جانتا ہے +

ایک نیک مرد بیان کرتا ہے۔ کہ ایک مرتبہ مجھے مصر میں جانیکا اتفاق ہؤا۔ چونکہ مجھے بھوک زیادہ لگ رہی تھی۔ میں ایک مکان میں چلا گیا۔ جہاں دستر خوان پر شہر کی ہر قسم کی نعمتیں رکھی ہوئی تھیں۔ میں نے وہاں بیٹھکر کھانا کھایا۔ یہاں تک کہ میں سیر ہو گیا۔ جب کھانے سے ہاتھ ہٹایا۔ تو اندر سے ایک لونڈی ہاتھ میں پانی کا کوزہ اور تھال لئے ہوئے نکلی۔ اور میرے ہاتھوں پر پانی ڈالا۔ میں نے ہاتھ دھونے کے بعد دعائے خیر کی۔ لونڈی نے کہا۔ پھر دعا نہ کرنا ہمیں تیری دعا کی حاجت نہیں۔ میں نے پوچھا کیوں۔ اس نے کہا اس واسطے کہ دعا نیکی کا ثواب کھو دیتی ہے۔ اور ہم یہ نیکی محض اللہ کے واسطے کرتے ہیں۔ جوانمرد وہی ہے کہ جو نیکی کرے۔ اس کے بدلے کی امید نہ رکھے۔ اللہ تعالٰے جل شانہٗ فرماتے ہیں۔ انما نطعمکم لوجہ اللہ لا نرید منکم جزاءً ولا شکورا (بے شک ہم تمہیں اللہ کی خاطر کھلاتے ہیں۔ ہم تم سے عوض اور شکر نہیں چاہتے)

اے عزیز! جو کچھ آج کرو گے۔ کل اس کا عوض تمہیں ملیگا۔ اور جو کچھ تم کرو۔ خدا کے لئے کرو۔ نہ کہ بہشت کی آرزو اور دوزخ کے خوف کے لئے۔ یقین جانو کہ جو کچھ وہ دیتا دلاتا ہے۔ سب اسی کا ملک ہے۔ تم کون جو دخل دے سکو۔ اور بال بچوں کے غم میں جو تم گرفتار رہو۔ یہ تمہاری غلط فہمی ہے۔ واللہ تمہیں معلوم ہی نہیں۔ اگر معلوم ہوتا۔ تو اپنے آپ کو درمیان سے نکال دے۔ اور خدا میں مشغول ہو جائے۔ **فرد**

فرزند بندہ ایست خدا را تو غم مخور — فرزند بھی خدا کا بندہ ہے تو اس کا فکر نہ کر
تو کیستی کہ بہ ز خدا بندہ پروری — تو کون ہے جو خدا سے اچھا بندہ پرور ہے +

اے عزیز! جس میں کچھ شعور ہے۔ اس کو ایک بات ہی کافی ہے۔ میں اس غزل پر اسے ختم کرتا ہوں۔ **غزل**

ساقیا بادۂ صبوح رساں	اے ساقی تو صبح کی شراب کا پیالہ پہنچا۔
بیدلاں را غذائے روح رساں	عاشقوں کو روح کی غذا پہنچا +
بادہ پیما تا برقص آئیم	پیالہ بھر تاکہ ہم خوشی سے رقص کریں۔
واندریں رقص بر فتوح رساں	اور اس رقص میں ہمیں فتوحات عین عنایت کر +
ہست طوفاں صحبت ایں عالم	اس جہان کی صحبت طوفان کی طرح ہے۔
بکرم کشتیٔ چو نوحؑ رساں	مہربانی سے نوحؑ کی طرح کوئی کشتی عنایت کر +
وا زدمے عیسےٰ کہ مے باشد	اور جس طرح عیسےٰ کے دم سے مردہ میں
مردہ را جاں حیاتِ روح رساں	جان آ جاتی ہے۔ اسی طرح تو ہمارے روح کو زندگی عنایت کر +
ہست عثماں یکے از سگانِ درت	عثمان تیرے دروازے کا ایک کتا ہے
بوئیش از اصل یا فتوح رساں	اس کو اصل کی بو عنایت کر +

بحرمت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اور آپ کو نصیب ہو آمین رب العالمین +

مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ کے برگزیدہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی درگاہ کے آراستہ میرے دینی بھائی اور یقینی دوست نظام خدا آپ کو سلامت رکھے +

فقیر عثمان سے ظاہر ہو۔ کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اصحابی کو فرمایا۔ کہ آرزوؤں کے توڑنے والی کو زیادہ یاد کیا کرو۔ یاروں

نے التماس کی۔ یارسول اللہ آرزوؤں کے توڑنیوالی کیا ہے۔ آنحضرت نے فرمایا۔ موت +

اے عزیز! انسان کو یہی نصیحت کافی ہے +

اے عزیز! تو کچھ دیر تو خواب غفلت سے جاگ اور دوستان آلہی کا حال دیکھ۔ **مثنوی**

بیں کہ ہزاراں رُخ چوں آفتاب
ذرہ صفت گشت ہمہ در تراب
دیکھ کہ ہزاراں سورج جیسے چہرے۔ مٹی میں ذرہ کی طرح ہو گئے ہیں +

از رخ خوبانست کہ روید گلے
گیسوئے شاں است کہ شد سنبلے
یہ پھول جو اُگتے ہیں یہ معشوقوں کے چہرے ہیں۔ اور سنبل ان کی زلفیں ہیں +

ہست بسے چشم کہ در خواب خفت
از گلِ شاں نرگسِ رعنا شگفت
بہت سی ایسی آنکھیں ہیں جو خواب میں سوگئی ہیں۔ اوران کی مٹی سے بانکی نرگس پھولی ہے +

لالہ رخاں راکہ دریں خاک دید
غنچہ گل فاتحہ خود دمید
پھول کے غنچے نے جب کئی لالہ کے سے پھول والے چہرں کو اس خاک میں دیکھا تو چٹک کران کا فاتحہ کہا +

صبح دمِ سرد ازاں غم زند
باد صبا درہم و برہم زند
صبح اس غم کی وجہ سے سرد آہ لیتی ہے کہ باد صبا درہم برہم کر دیتی ہے +

بر فلک ایں دود کہ آخر خوش است
ماتم ہر سینہ پر آتش است
آسمان پر یہ دھواں جو عمدہ معلوم ہوتا ہے۔ یہ آگ سے بھرے ہوئے سینوں کے ماتم کی علامت ہے +

اے عزیز! یہ زندگی کے چند روز جو فرصت کے ہیں۔ ان میں قیامت کے دن کی رسوائی کے غم میں حسرت کے آنسو گرا۔ اور عجز و نیاز کو اپنا توشہ بنا۔ اور درد اور آہ کا ہدیہ لیکر آ۔ چنانچہ ایک عزیز فرماتا ہے۔ **فرد**

یک آہ از سینۂ افگار بر آید
ایک آہ جو زخمی سینہ سے نکلتی ہے۔

حقا کہ بکونین خریدار تواں بود — خدا کی قسم دونوں جہان میں وہ خریدار ہو سکتا ہے ؎

اسے عزیز! جب تو کچھ مدت اس طریق پر عمل کرے گا۔ امید ہے۔ کہ دعا کا تیر قبولیت کے نشانہ پر پہنچیگا۔ **بیت**

ہر کس کہ بدرگاہِ تو آید بہ نیاز — جو شخص تیری بارگاہ میں نیاز سے آئے
محروم ز درگاہِ تو کے گردد باز — وہ تیری درگاہ سے کب محروم ہو کر واپس جا سکتا ہے ؎

جب تجھے یہ بات معلوم ہو چکی۔ تو اب میں کچھ اور بیان کرتا ہوں۔ توجہ سے سنئے۔ وہ یہ ہے۔ کہ قیامت کے دن کو یاد کرو جبکہ بچارے گنہگار انسان کے ہاتھ میں اعمال نامہ دیا جائیگا کہ اسے پڑھ۔ جب وہ اِسے دیکھے گا تو کہیگا۔ فالھذا الکتاب لایغادر صغیرۃ الا احصیہا ووجن وا ما عملوا حاضرہ (یہ کیسی کتاب ہے۔ کہ نہ صغیر کو چھوڑا ہے نہ کبیر کو۔ مگر اس میں درج ہیں۔ اور جو کچھ کیا ہے سب اس میں دیکھ لیں گے) پس اس وقت اللہ تعالےٰ کی مہربانی اور بخشش درکار ہے۔ **فرد**

گر لطف یکمو ہم جئے ہم جئے — اگر بال بھر مہربانی ہوئی تو ہم گویا جی اُٹھے۔
ور عدل یک جو ہم موئے ہم موئے — اور اگر جو بھر عدل ہؤا تو گویا ہم مر گئے ؎

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث میں ہے۔ کہ اُس وقت اللہ تعالےٰ اپنے بندہ سے کہیگا۔ کہ اے بندے! کیا میں نے تجھے پیدا نہ کیا؟ کیا میں نے تجھے پرورش نہ کیا؟ کیا میں نے تجھے دیکھنے۔ بولنے اور سننے کی طاقت اور پکڑنے کے لئے ہاتھ۔ اور چلنے کے لئے پاؤں نہ دیئے؟ اور کیا دن رات میں نے تیری حفاظت نہ کی؟ اور کیا تجھے روزی نہ دی؟ اے میرے بندے! باوجود ان باتوں کے تو کس سے ملا رہا۔ اور یہ سب آسودگی کہاں سے لایا۔ تو ماں کے پیٹ سے با ایمان پیدا ہؤا۔ پھر یہ گناہ پر دلیری اور جرأت کس واسطے کی۔ اور مجھے کیوں رنجیدہ کیا۔ وہ بچارہ شرمندگی سے سر جھکائے ہوئے کہے گا۔

وائے خجالت! وائے ندامت! یا اے بارخدایا! مجھے دوزخ میں بھیج دے +

پس اے عزیز! اُس دن کی فکر آج ہی کرنی چاہیئے۔ تاکہ اُس دن خوشی ہو۔ **فرد**

ازاں تنہائی ملک وغریبی شد ہوس مارا
کہ روزے چند بشناسیم ماکس راوکس مارا

اس ملک کی تنہائی اور مسافرت میں یہ ہوس پیدا ہوئی۔ کہ چند روز ہم کسی کو پہچانیں اور کوئی ہم کو پہچانے +

پھر میں عشق کا ذکر کرتا ہوں۔ اور اِدھر اُدھر کی باتیں نہیں کرتا۔ **رباعی**

اے بلبلِ جاں مست زیادِ تو مرا
وے پایۂ غم پست زیادِ تو مرا

اے مخاطب تیری یاد سے میری جان کا بلبل مست ہے۔ اور تیری یاد سے میرے غم کا پایہ پست ہے +

لذاتِ جہاں راہمہ دریائے فگند
ذوقے کہ دہد دست زیادِ تو مرا

تیری یاد سے جو ذوق مجھے حاصل ہوتا ہے۔ وہ جہان کی ساری لذتوں کو حقیر کر دیتا ہے +

اے عزیز! حق سبحانہٗ تعالےٰ نے تجھے ایسی نعمت عطا کی ہے۔ جو حساب سے باہر ہے۔ اور لاانتہا نور ہے۔ جو تیرے وجود میں پیدا کیا ہے۔ تجھے مناسب ہے۔ کہ فرمانبرداری کی توفیق کی مدد سے محبت اور ذکر کی شمع جلائے۔ یہاں تک کہ تیرا ظاہر اور باطن روشن ہو جائے۔ اور یہ بھی لازم ہے۔ کہ اس حالت کو چند روز نامحرموں کی نظر سے پوشیدہ رکھے۔ اگرچہ وہ پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔ لیکن دین کے مردوں نے اپنے آپ کو پوشیدہ رکھا ہے۔ گو اللہ تعالےٰ نے ان کو ہر وقت ظاہر کیا ہے۔ دین کے مرد آفتاب سے روشن ہیں۔ اور چاند سے زیادہ چمکنے والے۔ چاند اور سورج کو کون ڈھانپ سکتا ہے۔ سلطان ابراہیم ادھم رحمۃ اللہ علیہ جو پوشیدہ آفتاب تھے۔ کسی منزل میں بھی چند روز نہ رہتے۔ اس واسطے کہ کہیں اُن کو کوئی پہچان نہ لے۔ خواجہ ابوالحسن بوزی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دفعہ مناجات میں عرض کی۔ الٰھی استرنی فی بلادک بین عبادک (یعنی اے میرے پروردگار مجھے اپنی ولایت میں اپنے بندوں سے پوشیدہ رکھ۔ تو آپ نے

فرمایا۔ اے بوالحسن لایستر عنی شئ یعنی (اے اباحسن مجھ سے کوئی چیز پوشیدہ نہ رہے گی ۔

اے عزیز! کستوری کو خواہ کتنا ہی چھپائے وہ چھپی نہیں رہتی۔ حضرت خواجہ اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ خاصانِ خدا کے قبلہ تھے۔ وہ پوشیدہ آفتاب اور نفس رحمان تھے۔ چنانچہ خواجہ ثقلین بارہا یمن کی طرف رخ کرکے فرماتے انی لاجد ی نفس الرحمٰن من جانب الیمن (بے شک میں نفس الرحمان کو یمن کی طرف سے پاتا ہوں) پس معلوم ہوا۔ کہ دوستوں کی خوشبو پوشیدہ نہیں رہتی۔ حدیث شریف میں آیا۔ کہ کل قیامت کے روز جناب باری تعالےٰ ستر ہزار فرشتوں کو اویس قرنی کی صورت میں پیدا کرے گا۔ تاکہ حضرت اویسؓ قرنی ان کے درمیان حشر میں آئیں۔ جب لوگ بارگاہ آلہی میں عرض کریں گے۔ کہ یہ کیا۔ تو حکم ہوگا۔ کہ اویس دنیا میں بھی پوشیدہ رہا ہے۔ اس کو ہمارے سوا کسی نے نہیں پہچانا۔ اس واسطے آج بھی یہی مناسب ہے۔ کہ ہمارے سوا اسے کوئی نہ پہچانے۔ ایسا بیان کرتے ہیں۔ کہ قیامت کے روز خواجہ عالم علیہ السلام اپنے محل سے اس طرح نکلینگے۔ کہ گویا کسی کی تلاش کرتے ہیں۔ بارگاہ آلہی سے سوال ہوگا۔ کہ آپ کس کو ڈھونڈتے ہیں۔ آپ عرض کریں گے۔ کہ اویسؓ کو۔ حکم ہوگا۔ کہ آپ نے دنیا میں نہیں دیکھا۔ اس لئے یہاں بھی نہیں دیکھ سکو گے پھر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم عرض کریں گے۔ کہ وہ کہاں ہیں۔ حکم ہوگا۔ کہ وہ صاحب اقتدار بادشاہ کے پاس خاص مقام میں ہیں ۔

اے عزیز! صدق صادقوں سے حاصل ہوتا ہے۔ اور عشق عاشقوں سے۔ رباعی

یک چند روز صحبتِ مردان کن اختیار
گلبانگ نیکیت ز سمک تا سما رود

ایک چند روز تو مردانِ خدا کی صحبت اختیار کر۔ پھر تیری نیکی کا شہرہ مچھلی سے لیکر آسمان تک پہنچ جائیگا ۔

نشنیدۂ کہ ہر کہ بکان نمک فتاد
یک چند روز بگذرد آں ہم نمک شود

کیا تو نے یہ نہیں سنا کہ جو چیز نمک کی کان میں پڑتی ہے۔ چند روز گذرنے کے بعد وہ ہی نمک ہو جاتی ہے ۔

چونکہ عشق کا تذکرہ ہو رہا تھا۔ اس لئے میں عشق کی بات پر ہی اس کا خاتمہ کرتا ہوں۔ نظم

گر دل بہ غمِ عشق گرفتار نباشد	اگر دل عشق کے غم میں مبتلا نہ ہو۔
پس جانِ منِ خستہ چنیں زار نباشد	تو مجھ زخمی کی جان ایسی زار و نزار کیوں ہو +
آنکس کہ چو صلاح رہِ عشق در آید	وہ شخص جو عشق کی راہ میں پڑتا ہے
اوّل قدم از صدق خبردار نباشد	وہ پہلے قدم پر ہی صدق سے واقف نہیں ہوتا +
جنت نروم تا رخِ زیبات نہ بینم	جتنک میں تیرا خوبصورت چہرہ نہ دیکھ لونگا
فردوس چہ کار آید گر یار نباشد	میں بہشت میں نہیں جاؤنگا۔ اس واسطے کہ اگر یار نہ ہو تو بہشت کس کام کی +
جنت نخرد عاشقِ دیدار بیک جو	دیدار کا طالب عاشق ایک جَو کے بدلے بھی
جنت کہ درو وعدۂ دیدار نباشد	بہشت نہیں خریدتا۔ ایسی بہشت کہ جس میں دیدار کا وعدہ نہ ہو +
جاں را سپرِ ناوکِ مژگانِ تو کردم	ہم نے اپنی جان کو تیری پلکوں کے تیر کے
تا غمزۂ خونخوارِ تو بیکار نباشد	لئے ڈھال بنا رکھا ہے۔ اس واسطے کہ تیرا خونخوار غمزہ بیکار نہ رہے +
خواہم کہ رخش بینم و از غمزہ بترسم	میں تو چاہتا ہوں کہ اس کا چہرہ دیکھوں لیکن غمزہ
گل نیک لطیف است اگر خار نباشد	سے مجھے ڈر لگتا ہے۔ اگر کانٹا نہ ہو تو پھول بہت عمدہ ہے +
سعدی ز ملامت نکشد پائے غرامت	سعدی ملامت کے مارے ارادے کا پاؤں
گر سر برود بہر تو دشوار نباشد	نہیں ہٹائیگا۔ اگر تیرے لئے سر بھی جاتا رہے تو بھی مشکل نہیں +

اللہ تعالےٰ سب دوستوں کو سیدھی راہ پر ثابت قدم رکھے۔ آمین رب العالمین +

مکتوبات

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

لاالہ الا اللہ کے برگزیدہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی درگاہ کے آراستہ سید السادات منبع الحسنات زبدہ عرفان اللہ مع متابعت حبیب اللہ شیخ الہ داد سلمہ اللہ تعالےٰ کو +

غریب عثمان کی طرف سے جو دوستوں کے پاؤں کی خاک ہے۔ظاہر ہو کہ اس بیچارے گنہگار کی گستاخی کو معاف فرمائیں۔اس واسطے کہ اُستاد کے فرزندوں کے بالمقابل گفتگو کرنا اور لکھنا ادب میں داخل نہیں۔لیکن چونکہ ان کی مہربانی۔عنایت اور اخلاص سے واقف ہوں۔اس لئے جان بوجھ کر جرأت کر کے لکھا گیا۔ خدا آپ کو دونوں جہان میں عزت عطا فرمائے۔اس فقیر کی عرض یہ ہے۔کہ اس بیچارہ کا ہوا و ہوس میں مبتلا ہونا حد سے گذر گیا ہے۔اور ان مصیبتوں سے رہائی دوستان حق کی توجہ کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔اللہ تعالےٰ حرمت نبی علیہ السلام سے یہ رہائی نصیب کرے۔اس واسطے کہ فقیر لوگ ہی دونوں جہاں کے بادشاہ اور کبریائی خزانہ کی میراث پانے والے ہیں۔اور یہ دولت اور سعادت اللہ تعالےٰ نے انہیں کو عطا فرمائی ہے۔بلکہ اور بھی زیادہ کرے۔ **قطعہ**

مقام سلطنت درویش دارد	سلطنت کا مرتبہ درویش کو حاصل ہے
زصد سلطاں فراغت بیش دارد	اور سَو بادشاہوں سے بڑھکر اسے فراغت حاصل ہے +
اگر درویش آرامد ازیں ملک	اگر درویش اس ملک سے آرام پائے
دوصد ملکے دگر در پیش دارد	تو دو سو اور ملک اس کے آگے اور رکھے ہیں +

اے عزیز! جب آپ فقر میں ثابت قدم رہیں گے۔تو دونوں جہاں سے رہائی پائیں گے۔اور دوستانِ حق کا یہ حال ہے۔کہ دن رات عبادت اور عبودیت میں

اپنا وقت صرف کرتے ہیں۔ اور یادِ الٰہی کے سوا اگر دونوں جہان ان کے سامنے لائے جائیں تو آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے۔ ان کی ہمت ماذاغ البصر وما طغیٰ (نہ آنکھ جھپکی اور نہ نافرمانی کی) ہے۔ مشائخ طریقت قدس اللہ سرہم نے فرمایا ہے۔ الفقیر لا یحتاج الی کل شیئ یعنی (فقیر اسے کہتے ہیں۔ جو تمام ضروریات سے فارغ ہو۔) اور سوائے باقی رہنے والے چہرے کے اسے کچھ مطلوب نہ ہو۔ چونکہ تمام دنیا اسی باقی رہنے والے چہرے کا آئینہ اور مظہر ہیں۔ اس واسطے ضرورت کے موافق سب کے محتاج ہوتے ہیں اور سب سے محبت کرتے ہیں۔ اور تمام موجودات سے اپنا ہی مقصود حاصل کرتے ہیں۔ اور بعضوں نے اس کلمہ کی تشریح اس طرح بیان کی ہے کہ فقیر اس شخص کو کہتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ کے سوا باقی سب چیزوں کی خواہش اور ضرورت اُس کے دل سے اُٹھ گئی ہو۔ اور اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی چیز اس کا مطلب اور مقصود نہ ہو۔ اور جذبوں کی کشش اور باطنی سوزش کے سبب تمام موجودات سے اس کا مطلب صرف ذات الٰہی ہو۔ فرد

در فراق روئے تو شبہا روم در نالہ ہا — تیرے فراق میں راتوں روتا رہتا ہوں
از برو ئے دیدنت ہر دم بہ بینم فالہا — تیرے دیدار کے لئے میں فال ڈالتا رہتا ہوں ۔

اَے عزیز! جب آپ کو یہ بات معلوم ہو چکی۔ تو اب آپ کو اللہ کا بندہ بننا چاہیئے۔ جیسا کہ اس کی بندگی کا حق ہے۔ فرد

بندہ او باش بادشاہی کن — تو اس کا بندہ (غلام) بن اور بادشاہی کر۔
آنِ او باش ہر چہ خواہی کن — تو اس کی ملکیت ہو اور جو کچھ تو چاہتا ہے کر ۔

آپ کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ بندگی دو چیزوں سے ٹھیک ہو سکتی ہے۔ میں واضح طور پر بیان کرتا ہوں۔ آپ توجہ سے سُنیں۔ پہلے یہ کہ بندہ وہ چیز یا کام کرے۔ جو خدا کو پسند ہو۔ اور دوسرے یہ کہ جو خدا کرے وہ بندہ پسند کرے۔ پہلی کو عبادت اور دوسری کو عبودیت کہتے ہیں۔ عبادت بندگی کرنے کا نام ہے۔ اور عبودیت بندہ ہونے کا۔ اور جو شخص ایک گھڑی اللہ تعالےٰ کی عبودیت بجالائے

وہ سال بھر کی عبادت سے اچھی ہے +

اے عزیز! محمد پارسا کی تحقیق کے مطابق بندہ ہونا خود ایک بڑا بھاری کام ہے۔ شیطان نے ستر ہزار سال بندگی تو کی لیکن ایک دم بھر اس سے عبودیت نہ ہو سکی۔ یقیناً بندہ وہ ہے۔ جو تمام خواہشوں اور ضروریات کو چھوڑ دے۔ تاکہ وہ درحقیقت خدا کا دوست شمار ہو۔ **قطعہ**

صورتِ ابلیس از تلبیس تست	تیرے مکر کے باعث شیطانی صورت
در تو ہر یک آرزو ابلیس تست	ہے۔ تجھ میں ہر ایک خواہش بمنزلہ تیرے شیطان کے ہے +
گر کنی از آرزوئے خود تمام	اگر تو اپنی ایک خواہش کو بھی پورا
در تو صد ابلیس زاید والسّلام	کرے گا۔ تو تجھ میں سو شیطان پیدا ہونگے۔ والسّلام +

حق سبحانہ، تعالےٰ ہمیں آپ کو اور سب بندوں کو خواہشوں کی قید سے رہائی عنایت فرماوے۔ آمین رب العالمین +

مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ کے برگزیدہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ کے آراستہ میاں **شاہ محمد** خدا آپ کو سلامت رکھے۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت کے کمال میں آپ کو زندہ رکھے +

فقیر عثمان پر تقصیر بے تدبیر کی طرف سے جو کچھ عرض کیا جاتا ہے۔ اس کو عین شفقت سے مطالعہ فرماویں۔ اور اس فقیر کی تقصیروں کو اپنے قدیمی لطف سے معاف فرمائیں۔ اور خاص وقت میں مدد عنایت فرما کر اس کے حق میں دعا کریں۔ امید ہے۔ کہ آپ کی مبارک توجہ سے ایمان سلامت لے جاؤں۔ اس واسطے کہ دوستان الٰہی کی بات قبول ہو جاتی ہے۔ **فرد**

ہست مرداں را چو قدرت از الہ — مردانِ خدا کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے
تیر جستہ باز گرداند ز راہ — یہ قدرت حاصل ہے۔ کہ چھٹے ہوئے تیر کو
راہ میں سے واپس لا سکتے ہیں +

نقل ہے۔ کہ ایک شخص کعبہ کی زیارت کے ارادے سے گھر سے نکلا اور چند دینار جو بوجہ حلال حاصل کئے ہوئے تھے۔ بطور توشہ لئے۔ جب اپنی جگہ سے نکلا تو سلطان بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے سامنے سے آکر پوچھا۔ کہ تو کہاں جاتا ہے۔ اُس نے جواب دیا۔ کہ میں خانہ کعبہ کا ارادہ رکھتا ہوں۔ تاکہ وہاں جا کر طواف کروں۔ آں جناب نے پوچھا۔ کہ تیرے پاس سفر خرچ کیا ہے؟ جو کچھ اس کے پاس تھا۔ اس نے عرض کیا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ یہ مجھے دیدے۔ اور میرے گرد تین مرتبہ پھر اس نے ایسا ہی کیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ جا تو نے کعبے کا طواف کر لیا۔ اور تیرا مطلب حاصل ہوگیا۔ **رباعی**

دریاب دل خراب کہ دل حج اکبر است — نور نجیدہ دل کو تسلی کر کیونکہ یہی بڑا حج
باگورِ مردگاں بزیارت چہ میروی — ہے۔ تو مردوں کی قبر کی زیارت کیلئے
کیوں جاتا ہے +

دل را خراب کردہ چہ نیکو بود مرام — دل کو خراب کر کے کیا نیکی حاصل ہو سکتی
دل عرش عاشق است بکعبہ چہ میروی — ہے۔ دل ہی خدا کا عرش ہے تو کعبے
کیوں جاتا ہے +

اے عزیز! اللہ تعالےٰ کے دوستوں سے دوستی رکھنا ہی خدا کی دوستی ہے پس ان کی دلجوئی عین سعادت ہے۔ بڑی کوشش اس بات کی کرنی چاہیئے۔ کہ کسی طرح ان کا دل ہاتھ میں لایا جائے۔ **مثنوی**

در راہِ خدا دو کعبہ آمد منزل — خدا کی راہ میں دو کعبے منزل ہیں۔ ایک
یک کعبۂ صورت است و یک کعبۂ دل — صورت کا کعبہ اور دوسرا دل کا کعبہ +
تا بتوانی زیارتِ دلہا کُن — جہاں تک تجھ سے ہو سکے تو دلوں کی
کافزوں ز ہزار کعبہ آمد دل — زیارت کر۔ اس واسطے کہ دل ہزار
کعبوں سے اچھا ہے +

دل بدست آور کہ حج اکبر است — تو دل ہاتھ میں لا کہ بڑا حج یہی ہے۔
از ہزاراں کعبہ یکدل بہتر است — ہزاروں کعبوں سے ایک دل بہتر ہے +

مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ کہ میرے مرشد رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کی طرف جانے والی راہیں تعداد میں جہان کے ذروں کے برابر ہیں۔ لیکن سب سے نزدیک راہ دل کا ہاتھ میں لانا ہے +

اے عزیز! جس طرح پر دل کا ہاتھ میں لانا فائدہ مند ہے۔ اسی طرح دل کا دکھانا نقصان دہ ہے۔ جہاں تک ہو سکے دل آزاری سے کنارہ کرو۔ چنانچہ حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ **بیت**

مباش در پئے آزار ہر چہ خواہی کن — تو کسی کو دکھ دینے کے درپے نہ ہو اور جو
کہ در شریعتِ ما غیر ازیں گناہے نیست — کچھ تو چاہتا ہے کر۔ اس واسطے ہماری شرع میں اسکے سوا اور کوئی گناہ نہیں +

لوگوں کو خاص کر ان دوستوں کی دل آزاری سے پرہیز کرنی چاہیئے۔ جو اولیاء اللہ ہیں۔ تاکہ وہ ہلاک اور رسوا نہ ہوں۔ چنانچہ مولانا روم فرماتے ہیں۔ **فرد**

تا دلِ مرد خدا نامد بدرد — جب تک کسی مرد خدا کا دل رنجیدہ نہ
ہیچ قومے را خدا رسوا نکرد — ہوا۔ تب تک کسی قوم کو خدا نے رسوا نہیں کیا +

اے عزیز! جب آپ کو یہ بات معلوم ہو چکی۔ اب میں واضح طور پر بیان کرتا ہوں۔ آپ غور سے سنیں +

حکایت۔ ایک دن بخارا شہر میں اسمٰعیل نامی ایک شخص نے قبلہ السالکین و برہان المحققین مولانا ابراہیم قدس اللہ سرہٗ پر طعنہ کیا اور آپ کی نسبت شکایت کی۔ اتفاقاً وہ بیمار ہو گیا۔ اور قریب المرگ ہو گیا۔ تب اس بے اعتقاد کو معلوم ہو گیا۔ کہ میں نے جو اولیاء اللہ پر طعن کیا ہے۔ اور ان کی شکایت کی ہے۔ یہ بیجا کام کیا ہے۔ وہ شیخ شیر علیؒ (جو کہ خواجہ صاحب کے فرزند ارجمند تھے اور اسی شہر میں رہتے تھے) کے پاؤں پڑا۔ اور اپنی تقصیر کا عذر کیا۔ کہ آپ اپنے جد بزرگوار سے میرا قصور معاف فرما دیں۔ شیخ شیر علیؒ نے فرمایا۔ کہ مردانِ خدا

نے تیرے حق میں تیر پھینکا ہے۔ جس کا کچھ علاج نہیں ہو سکتا۔ تو تین دن تک بھی زندہ نہ رہیگا۔ چنانچہ وہ شخص دوسرے دن فوت ہو گیا +

اے عزیز! آپ کو لازم ہے۔ کہ دوستانِ حق کی دوستی کو اختیار کرے۔ تاکہ دینی اور دنیاوی آفتوں اور مصیبتوں سے بچے رہیں۔ اور ہمیشہ ان کی محبت کے طالب رہیں۔ تاکہ ان کی محبت کے اثر سے آپ مرد خدا بن جائیں۔ رباعی

خواہی کہ دریں زمانہ مردے گردی
واندر رہ دینِ صاحب دردے گردی

اگر تو چاہتا ہے کہ اس زمانہ میں مرد خدا بن جائے۔ اور دین کی راہ میں صاحب درد بنے +

روز و شباں بگردِ مرداں میگرد
مردے گردی چو گرد مردے گردی

تو دن رات مردانِ خدا کے گرد پھر۔ اس واسطے کہ جب تو کسی مرد خدا کے گرد پھرے گا تو بھی مرد بن جائیگا +

اسی بارے میں ایک اور صاحب فرماتے ہیں۔ نظم

صد ہزاراں چتر شاہی چشم شاں
سرنگوں کردہ است اے بدگماں

لاکھوں بادشاہی چتر دل کو ان کے غصے نے جھکا دیا ہے اے برے گمراہ +

خشم مرداں خشک گرداند سحاب
خشم دل ہا کرد عالم را خراب

مردانِ خدا کی ناراضگی بادل کو خشک کر دیتی ہے۔ اور کئی دلوں کی ناراضگی نے جہان کو خراب کر دیا ہے +

گاہ چشم آیند اما گاہ جود
پیش شاں صد گنج یک حبہ نمود

کبھی ناراض ہوتے ہیں اور کبھی مہربان ان کے نزدیک سو خزانے ایک دمڑی کے برابر ہیں +

ہر کرا از جود خود بنواختند
گر گدائے بود شاہے ساختند

جس شخص کی انہوں نے اپنی مہربانی سے نوازش کی۔ اگر وہ بھیک مانگنے والا تھا تو اسے بادشاہ بنا دیا +

دستِ شاں مفتاح گنج رحمت است
تا کرا ایں گنجہا آید بدست

انکا ہاتھ رحمت کے خزانے کی کنجی ہے۔ وہ کون ہے جسے یہ خزانے ہاتھ لگیں +

اس حال کے مناسب مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ نظم

همنشینی مقبلان چوں کیمیا است
چوں نظر شاں کیمیائی خود کجا است

خدا کے مقبول مردوں کے ساتھ مل کر بیٹھنا ہی کیمیا ہے۔ ان کی نظر جیسی کیمیا ہی کہاں ہے ✤

نار خنداں باغ را خنداں کند
صحبتِ مردانت از مرداں کند

سرخ پھول باغ کی رونق کو دوبالا کرتے ہیں۔ مردانِ خدا کی صحبت تجھے بھی مردِ خدا بنا دے گی ✤

گر تو سنگِ خارۂ مرمر شوی
چوں بصاحبدل رسی گوہر شوی

خواہ تو سخت پتھر ہے تو بھی سنگ مرمر ہو جائیگا۔ اور جب کسی صاحبدل کی صحبت میں پہنچ جائیگا تو موتی بن جائیگا ✤

مہر پاکاں درمیانِ جاں فشاں
دل مدہ الا بمہرِ مہ وشاں

پاک لوگوں کی محبت تو جان میں پیدا کر دل نہ دے مگر چاند جیسے چہرے والوں کی محبت میں ✤

لازم ہے۔ کہ آپ ان کو طعن کرنے اور ان کی شکایت سے زبان کو ہٹائے رکھیں تاکہ بے نصیب نہ رہ جائیں۔ اور ہلاک نہ ہو جائیں۔ نظم

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنۂ پاکاں کند

جب خدا کو کسی کی پردہ دری منظور ہوتی ہے۔ تو اس کی رغبت پاک لوگوں پر طعن کرنے کی طرف کر دیتا ہے ✤

چوں خدا خواہد کہ پوشد عیب کس
کم زند در عیب مقبل ہا نفس

جب خدا کو کسی کی پردہ پوشی منظور ہوتی ہے۔ تو وہ شخص مقبلانِ الٰہی کے عیبوں کا ذکر نہیں کرتا ✤

عیب کم کن بندۂ اللہ را
متہم کم کن بدزدے شاہ را

اللہ کے بندوں کی عیب جوئی نہ کر۔ اور بادشاہ کو چوری کی تہمت نہ لگا ✤

یقین جانو کہ جو شخص اہل حق کے بارے میں طعن کرتے ہیں۔ اور ان سے منکر ہیں۔ وہ شیطان ہیں۔ ان سے دور ہی رہنا چاہئے۔ اگر ان سے دور

نہ رہیں گے۔ تو تباہی میں مبتلا ہوں گے۔ اور دل سیاہ ہو جائے گا۔ اور انہیں میں شمار ہوں گے۔ **قطعہ**

پسرِ نوحؑ با بداں بنشست
خاندانِ نبوتش گم شد

حضرت نوحؑ علیہ السلام کا بیٹا بدوں کی صحبت میں بیٹھا۔ اِس لئے اُس نے نبوت کے خاندان کو کھو دیا +

سگِ اصحاب کہف روزِ چند
پئے نیکاں گرفت مردم شد

اصحاب کہف کا کُتّا چند روز۔ نیک لوگوں صحبت میں رہا اس لئے آدمی بن گیا +

اگر کوئی سمجھدار ہے۔ تو اِسے ایک بات ہی کافی ہے +

مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ کے برگزیدہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی درگاہ کے آراستہ پیارے بھائی **برہان** خدا تمہیں زمانہ بھر کی مصیبتوں سے سلامت رکھے۔ آمین رب العالمین +

فقیر عثمان کی طرف سے واضح ہو۔ کہ دل میں سوائے عبادت اور عبودیت کے کسی اور چیز کا خیال نہ کریں۔ چنانچہ ایک صاحب فرماتے ہیں۔ **بیت**

درختِ دوستی بنشاں کہ کامِ دل بہ بار آرد
نہالِ دشمنی برکن کہ رنج بے شمار آرد

تو دوستی کا درخت لگا جس سے دل کے متمنو کا پھل حاصل ہو۔ اور دشمنی کے پودے کو اکھیڑ پھینک اس واسطے کہ اس سے بے شمار تکلیفیں پیش آتی ہیں +

ایک اور صاحب فرماتے ہیں۔ **قطعہ**

باحسان خاطرِ مردم شود شاد
بتقوئے خانۂ دیں گردد آباد

احسان کرنے سے لوگوں کے دل خوش ہو جاتے ہیں۔ اور پرہیزگاری سے دین کا گھر آباد ہوتا ہے +

بسوئے ایں صفتہا گر شتابی — اگر تو ان صفتوں کو اختیار کرے گا۔ تو
رضائے حق و خالق ہر دو یابی — تجھے خدا اور خلق خدا دونوں کی رضامندی
حاصل ہو جائے گی +

اے عزیز! جب آپ کو یہ ابتدائی بات معلوم ہو چکی۔ اب میں اسے واضح طور پر بیان کرتا ہوں۔ توجہ سے سن وہ یہ ہے۔ کہ آپ ہر وقت بڑی عاجزی کے ساتھ اور دلی رقت سے اپنے مدعا میں مشغول رہا کریں۔ اس واسطے کہ عبارت کا مغز بھی دعا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے فادعونی استجب لکم (پس تم میرے آگے دعا کرو میں قبول کروں گا) +

حکایت۔ ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے ایک عورت کو دیکھا جو خانہ کعبہ کا طواف کر رہی تھی۔ اور کہہ رہی تھی۔ کہ اے پروردگار تو نے فرمایا ہے۔ ادعونی استجب لکم یعنی (تم مجھے بلاؤ تاکہ میں تمہیں قبول کرلوں) اب چالیس سال کا عرصہ ہونے کو آیا۔ کہ میں دعا کر رہی ہوں۔ کیا وجہ ہے کہ قبول نہیں ہوتی۔ غیب سے آواز آئی۔ کہ مجھے تیری دعا پسند آتی ہے اس واسطے میں قبول نہیں کرتا +

حکایت۔ ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ میں حج کو جا رہا تھا۔ کہ جنگل میں ایک شخص کو دیکھا۔ جس کا چہرہ ڈھانپا ہوا تھا۔ میں نے اس کو قسم دیکر کہا۔ کہ خدا کے واسطے مجھے اپنا دیدار دے۔ جب اس نے پردہ اُٹھایا۔ تو کیا دیکھتا ہوں۔ کہ وہ ایک نہایت ہی حسین عورت ہے۔ اس نے کہا اے فضول! تو نے جو قسم دی تو نے مجھے کیا کریگا؟ میں نے کہا کہ میں نیک لوگوں سے محبت رکھتا ہوں۔ اُس نے کہا۔ اگر تو خدا کا دوست ہوتا۔ تو دوسروں کی دوستی میں مشغول نہ ہوتا۔ میں نے اس کے جواب میں کہا۔ کہ میں تجھ سے خدا کے بدلے محبت نہیں کرتا۔ بلکہ اس لئے کہ تیرے وسیلے سے خدا کا قرب حاصل ہو جائے۔ اس نے جواب دیا۔ اے ذوالنون! پس تیرے اور بت پرستوں کے درمیان کوئی فرق نہیں۔ کہ وہ بھی کہا کرتے ہیں۔ لیقربونا الی اللہ زلفا (یعنی ہم بتوں کو نہیں پوجتے مگر اس واسطے کہ ہمیں خدا کے نزدیک کر دیں) ذوالنون علیہ الرحمۃ

فرماتے ہیں۔ کہ مجھے اس جواب سے بڑا تعجب ہوا۔ اور حیران ہو کر اس کی طرف دیکھتا رہا۔ ابھی یہی باتیں ہو رہی تھیں۔ کہ قافلے والوں نے شور مچایا۔ کہ بد لوگ لوٹنے کے لئے آگئے۔ سب قافلے والے روتے تھے۔ اور وہ ہنستی تھی۔ میں نے کہا یہ کیا ہنسنے کا موقع ہے۔ اس نے جواب دیا۔ میں اس واسطے ہنستی ہوں۔ کہ تم مخلوق سے ڈرتے ہو۔ جو تم جیسا ہے۔ کس واسطے تم خدا سے نہیں ڈرتے۔ کہ وہ تمہیں اس آفتِ ناگہانی سے بچائے۔ یہ کہکر اس نے آسمان کی طرف منہ کیا۔ اور دعا کی۔ کہ اے آسمانوں کو بغیر ستونوں کے قایم کرنے والے! اور اے موجودات کو کُن کے کہنے سے پیدا کرنے والے!! اس محبت کے صدقے جو مجھے تیرے ساتھ ہے۔ اِن آدمیوں کو دشمنوں سے بچا۔ ابھی یہ دعا ختم نہ ہونے پائی تھی کہ دور ہی سے آواز آئی۔ کہ وہ کون ہے جس نے خدا کی درگاہ میں دعا کی ہے۔ جس کے سبب ہم نے تمہیں لوٹنے سے ہاتھ اُٹھالیا۔ اب تم بے کھٹکے رہو۔ اب ہمیں تم سے کچھ واسطہ نہیں۔ اتنا کہکر واپس چلے گئے۔ اس عورت نے پھر آسمان کی طرف منہ کر کے چند غزلیں پڑھیں۔ جن کا ترجمہ فارسی زبان میں حسب حال درج ذیل ہوتا ہے۔ **قطعہ**

ہر کہ تولّا بدرِ حق کند توسنِ افلاک بود رام او	جو شخص اللہ تعالےٰ کے دروازہ کی محبت رکھتا ہے۔ آسمان کا گھوڑا اس کا مطیع ہوتا ہے +
گرچہ شود جملہ جہان دشمنش کژ نکند موئے ز اندامِ او	اگرچہ سارا جہان ہی اس کا دشمن ہو۔ تو بھی اس کے وجود سے ایک بال بیکا نہیں کر سکتا +

اس کے بعد کہا۔ اے ذوالنون! کیا تجھے معلوم ہے۔ کہ ہوا کو کیوں مطیع کیا۔ میں نے کہا مجھے معلوم نہیں۔ اس نے کہا اس واسطے کہ میں نے اپنی خواہش کو چھوڑ دیا ہے۔ اور ان سے منہ پھیر لیا ہے۔ اتنا کہکر آنکھ سے غایب ہو گئی۔ **فرد**

چوں زِ دل حرصِ ہوا بر داشتی بعد ازاں میداں کہ حق را یافتی	جب تو نے دل کی خواہشات کو نکال دیا۔ تو جان لے کہ اسکے بعد تو نے خدا کو پالیا +

اے عزیز! یہ چند روز زندگی کے جاتی ہیں۔ ان کو غنیمت خیال کر کے جلدی جلدی کام کر لو۔ اور بیکار نہ رہو۔ سب عمدہ کام خدا کی یاد ہے۔ **رباعی**

ذکر کن ذکر تا ترا جان است	جبتک تجھ میں جان ہے تو یاد الٰہی میں مصروف رہ
پاکئے دل ز ذکر یزدان است	اس واسطے کہ یاد الٰہی دل کی پاکیزگی ہے +
چونتو فانی شوی ز ذکر بذکر	جب تک تو ذکر سے ذکر میں فنا ہو جائے۔ یہی
ذکر خفیہ کہ گفتہ اند آن است	ذکر ہے جس کو ذکر خفیہ کہتے ہیں +

یہ ذکر حاصل نہیں ہوتا۔ مگر کامل مرشد سے اور کامل مرشد بہت کمیاب ہے اور اگر ہے۔ تو کسی کو معلوم نہیں ہوتا۔ مگر اس شخص کو کہ اللہ تعالےٰ کو اسے راہ راست پر لانا منظور ہو۔ من یھدی اللہ فھو مھتدی (جس کو اللہ تعالےٰ ہدایت کرتا ہے پس وہ ہدایت پانے والا ہے) چونکہ آپ کا ارادہ سچا ہے۔ اس لئے انشاء اللہ بہت کشائش حاصل ہوگی۔ یہ فقیر بھی آپ کو ہمیشہ یاد رکھتا ہے۔ امید رکھو کہ جلدی مطلب حاصل کر لوگے۔ اے پروردگار سب دوستوں کا مقصود پورا کر۔ آمین رب العالمین +

مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ کے برگزیدہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی درگاہ کے آراستہ خالص دوست **باقی بیگ** خدا آپ کو سلامت رکھے +

فقیر عثمان کی طرف سے واضح ہو۔ کہ اے عزیز! لازم ہے۔ کہ آپ دل و جان سے بالکل خدا کی یاد میں مشغول رہیں۔ اور جو چیز خدا میں مشغول ہونے سے رکاوٹ پیدا کرے۔ اس سے کنارہ کریں جس نے کہا ہے عمدہ کہا ہے۔ **فرد**

قومے غم دیں دارند قومے غم دنیا	بعض لوگ دین کا غم کرتے ہیں اور بعض دنیا
بعد از غم رویش غم بیہودہ خورند	کا۔ اس کے چہرے کے غم کے سوا بیہودہ کسی اور چیز کا غم کرتے ہیں +

آپ کے ہر ایک خط میں یہی لکھا ہوا ہوتا ہے۔ کہ میں ہر وقت اپنے قبلہ

کی یاد میں رہتا ہوں۔ **قطعہ**

بوسہ بر خاک زنم بیلے بود
در بدر بوسہ دہم بیلے بود

اگر میں خاک پر بوسہ دیتا ہوں تو بھی بیلے کا خیال ہوتا ہے۔ اور در بدر جو بوسہ دیتا ہوں تو بھی بیلے کا خیال رہتا ہے +

اے عزیز! دونوں طرفوں کو معلوم ہے +

چوں ہمہ از یاد تو مولے بود
ہمچو مجنونت ہمہ بیلے بود

جب تیری یاد کے سبب سب چیزیں تجھے خدا معلوم ہوتی ہیں۔ تو مجنوں کی طرح سب کچھ تجھے بیلے دکھائی دے گا +

اس طرف سے بھی یہی خیال کریں۔ کہ مجھے آپ کے دیدار کی از حد خواہش ہے اور اس میں کسی قسم کا شک نہ کریں۔ **بیت**

اے بتو میلے دلم ہر نفسے بیشتر
خوبئے تو ہر زماں بیشتر از بیشتر

اے کہ تیری محبت میرے دل میں دم بدم بادہ ہوتی ہے۔ ہر وقت تیری خوبی پہلے سے زیادہ ہوتی ہے +

اے دوست! جہان پر المرء مع من احب کا معاملہ ہے۔ وہاں ظاہر ہے دوری کا کیا اعتبار ہے۔ لیکن وہ مشتاق جو ھل من مزید کی راہ میں ہو۔ اس کا ارادہ چہرے کو دیکھنے کا ہوتا ہے۔ اور ہر وقت رب ارنی کہتا ہے۔ اور اسے صبر و قرار نہیں ہوتا۔ **فرد**

قرار و صبر ز حافظ طمع مدار اے دوست
قرار چیست صبر کدام خواب کجا

اے دوست تو حافظ سے صبر و قرار کی امید نہ رکھ۔ قرار کیا۔ صبر کون اور نیند کہاں +

اے میری جان! جو کچھ ہے یہی محبت ہے۔ اگر محبت نہ ہو تو سینکڑوں عبادتیں اور بندگیاں بے لذت اور بے مزہ اور بے نمک ہوتی ہیں۔ **بیت**

چوے اندوہ عشق اے یار محرم
بسا خوشتر ز شادیئے دو عالم

اے بھید کے واقف یار عشق کا جو ذرہ غم ہے دونوں جہان کی خوشی سے کہیں بڑھکر ہے +

مقصود یہ ہے۔ کہ حق سبحانہ تعالےٰ اپنے شوق اور محبت سے دن بدن مالا مال کرے۔ **ابیات**

نشان عشق واشک وصبر باید — عشق۔ آنسو اور صبر کا نشان چاہئے۔ پھول
گل ارچہ تازہ باشد ابر باید — اگرچہ تازہ ہو پھر بھی بادل کی ضرورت ہوتی ہے +
خوشئ عاشقاں از اشک وصبر است — عاشقوں کی خوشی رونے اور صبر کرنے میں ہے
ہمہ سبزیئ بستاں ہا ز ابر است — جیساکہ باغوں کی سرسبزی بادلوں پر موقوف ہے +

ان جان پر کھیل جانے والے عاشقوں کی نشانی جو واصل حق ہیں۔ یہ ہے۔ کہ انہیں اللہ تعالے کے سوا کسی اور چیز کی خواہش نہیں اور نہ کسی سے تعلق اور وہ اِدھر اُدھر کی چیزوں کی پرواہ تک نہیں کرتے۔ بلکہ تکلیف کو عین آرام خیال کرتے ہیں۔ اور جان دینے کے واسطے پروانہ کی طرح اُڑتے پھرتے ہیں۔ انہیں لوگوں کو صاحب ہمت کہتے ہیں۔ کیا ہی اچھا کہا ہے جس نے کہا ہے۔ فرد

ہشدار کہ حاصل ہمہ یک سخن است — خبردار ہو کہ سب چیزوں سے یہی ایک بات
روئے از ہمہ تافتن وبیار آوردن — حاصل ہوتی ہے۔ کہ سب سے منہ پھیر کر یار کی طرف رُخ پھیرنا +

اے عزیز! یقین جانو۔ کہ دوستانِ خدا کی طرف ہی رُخ کرنا خدا کی طرف رُخ کرنا ہے۔ جب تو نے کسی خدا کے دوست کو پالیا۔ تو مقصود کو پہنچ گیا۔ یہ اس کے نصیب ہوتا ہے۔ جسے اللہ تعالے عطا فرماوے۔ چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔ جو شخص خلاف شرع ہو وہ فقیر نہیں ہوتا آپ کو لازم ہے۔ کہ جاہل فقیر سے کنارہ کریں۔ اگر نہ کریں گے۔ تو آپ بھی جاہل بن جاؤ گے۔ نظم

ایں فقیراں را کہ بینی بے خبر — ان فقیروں کو جو بے خبر دیکھتا ہے۔ یہ خود پرست
خود پرستانند ازیں ہا درگذر — ہیں انہیں چھوڑ دے +
خرقہ خود دام لقمہ ساختند — اپنی گودڑی کو اُنہوں نے روٹی کا پھندا
بہرِ لقمہ دین و دنیا باختند — بنا رکھا ہے۔ اور روٹی کی خاطر دین اور دنیا برباد کر دی ہے +
دور ازیں صورت پرستانِ گدا — ان صورت پرست بھینگ منگتوں سے دور رہو
گر بمعنی بایدت مردِ خدا — اور اگر حقیقت میں تجھے کوئی مرد خدا درکار ہے تو

دامن یک بندۂ آزاد گیر — تو ایک آزاد مرد کا دامن پکڑ۔ اور یہ نصیحت
ایں نصیحت از حسینی یاد گیر — حسینی کی یاد رکھ *

اے عزیز! کیا تجھے معلوم ہے۔ کہ فقیر کسے کہتے ہیں۔ ذرا غور سے سننا میں بیان کرتا ہوں۔ فقیر وہ شخص ہے۔ جس نے کارخانہ الٰہی میں اپنے وجود کو خرچ کر دیا ہو۔ اور اللہ تعالےٰ جل شانہٗ نے اس پیدائیشی وجود کے عوض اسے حقیقی وجود عطا فرمایا ہو۔ اس حالت میں جو کچھ اس پر گذرتا ہے۔ وہ اس کی طرف منسوب نہیں ہوتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کل ورثۃ (ہر چیز ورثہ ہے) جب طالب کو فنافی اللہ کا مقام حاصل ہو جائے۔ تو اس کے بعد بقا باللہ کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔ اس وقت جو کچھ اس کی زبان یا اس کے ہاتھ سے ہوتا ہے۔ وہ اس کی طرف سے نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کی زبان اللہ تعالےٰ کی زبان ہوتی ہے۔ اور اس کا فعل اللہ تعالےٰ کا فعل ہوتا ہے۔ یہ مشہور قصہ ہے۔ کہ جب جنگ احد اور بدر میں حکم الٰہی ہوا۔ کہ اے محمدؐ ایک مٹھی بھر خاک کافروں کی طرف پھینک تو جونہی آنحضرتؐ نے خاک کی مٹھی ان کی طرف پھینکی وہ شکست کھا گئے۔ اور اندھے ہو گئے۔ آنجناب کے دل میں کوئی خیال آیا۔ جناب الٰہی سے حکم ہوا۔ وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی (اور نہیں پھینکا تو نے جب تو نے پھینکا لیکن اللہ تعالےٰ نے پھینکا) *

اے عزیز! جو اپنی حقیقت سے باخبر ہے۔ وہ انسان ہے۔ اور جو اپنی حقیقت سے بے خبر ہے۔ وہ حیوان ہے۔ **بیت**

ایں حقیقت را نیابد ہیچ خام — کوئی خام آدمی اس حقیقت کو نہیں پا سکتا۔
ایں سخن کوتاہ باید والسلام — یہ بات کم کر دینی چاہیئے۔ اور سلام *

جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ ولقد ذرأنا لجہنم کثیراً من الجن والانس لہم قلوب لا یفقہون بہا ولہم اعین لا یبصرون بہا ولہم اذان لا یسمعون بہا اولٰئک کالانعام بل ہم اضل اولٰئک ہم الغافلون (اور چھوڑا ہم نے دوزخ کے لئے بہت سے جنوں اور انسانوں کو۔ کہ وہ اپنے دلوں سے نہیں سمجھے اور ان کی آنکھیں ہیں اور نہیں

دیکھتے۔ اور ان کے کان ہیں اور نہیں سنتے۔ یہ لوگ ڈھور ڈانگروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں۔ اور وہی لوگ غافل ہیں) حق سبحانہ تعالے حرمت نبی سے دوستوں کو خواب غفلت سے محفوظ رکھے +

مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لاالہ الا اللہ کے برگزیدہ اور محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی درگاہ کے آراستہ پیارے بھائی محمدؐ ذاکر خدا تمہیں سلامت رکھے۔ اور زمانہ کی مصیبتوں سے بچے رہو +

فقیر عثمان کی طرف سے واضح ہو۔ کہ وقت کو غنیمت سمجھو۔ **فرد**

زمانے خوش دلی دریاب دریاب	کچھ وقت خوش دلی کو حاصل کرے۔
کہ دائم در صدف گوہر نباشد	کیونکہ ہمیشہ سیپی میں موتی نہیں رہتا +

اے عزیز! وقت کو پہچاننے والے بنو۔ اور اسے ضایع نہ کرو۔ تمہیں واضح رہے۔ کہ دن اور رات میں سے چنا ہوا وقت سحری کا وقت ہے۔ جس وقت کہ گرما گرم آنسو پلکوں سے دامن پر گرتے ہیں۔ اور سرد آہ سینہ سے لبوں تک جوش مارتی ہے۔ اور نفس کی تابعداری سے رخ پھیر کر حقیقی معبود کی اطاعت کی طرف رُخ کیا جاتا ہے۔ اور اپنے عملوں کی کوتاہی سے شرمندہ ہوتا ہے۔ وہ شخص بہت ہی خوش نصیب ہے جو اس وقت کا مالک ہو سکے۔ اور اس وقت کی برکت سے سارا دن اور ساری رات اس طرح بسر کرتے ہیں۔ جس طرح انہوں نے وقت سحر بسر کیا ہے۔ **ابیات**

شب تاریک دوستانِ خدا	دوستان الٰہی کی تاریک رات۔ چمکنے والے
مے بتابد چو روز رخشندہ	دن کی طرح چمکتی ہے +
ایں سعادت بزورِ بازو نیست	یہ نیکبختی بازو کے زور سے حاصل نہیں ہو سکتی
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ	جبتک کہ بخشنے والا خدا نہ بخشے +

نیم شب کہ ہمہ مست خواب خوش باشند	آدھی رات کو جبکہ سب گہری نیند سوتے
من وخیال تو یا نالہ ہائے درد آلود	ہیں۔ اس وقت میں اور تیرا خیال پر درد
	آہ وزاری سے سوتے ہیں ✣

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جب رات دو پہر گذر جاتی ہے۔ تو تمام خلقت تو خواب غفلت میں ہوتی ہے۔ مگر زندہ دل ہشیار رہوتے ہیں اور عاشقان آلہی شوق آلہی سے بے قرار اور دلفگار رہوتے ہیں۔ اور آنکھوں سے آنسو بہاتے ہیں۔ اور دوست کی محبت کے مارے جاگتے رہتے ہیں۔ اور نیاز کے مقام میں پرکار کی طرح سرگرداں رہتے ہیں۔ اُس وقت رحمت آلہی کا دریا سمندر کی طرح جوش میں آتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کا جمال دنیاوی آسمان پر نزول فرماتا ہے۔ اور پاکیزہ اور عمدہ خطاب سے تاریکی میں مارے مارے پھرنے والوں کو مہربانی اور کوشش کی آواز سناتا ہے۔ کہ اے جدا ہوئے ہوئے خاکیو! اور اے مغرور غافلو! ہم نے رحمت کے دروازے کھولے ہیں۔ کوئی ہے جو رو پکار کر زبانِ حال اور صدق سے اپنی حاجت ہم سے طلب کرے تاکہ ہم اس کی حاجت کو پورا کریں۔ **ابیات**

چوں بگریانم بجوشد رحمتم	جب میں رلاتا ہوں تو میری رحمت جوش
آں خروشندہ بتوشد رحمتم	مارتی ہے۔ اور میری رحمت اس واسطے
	تجھے للکارتی ہے ✣
رحمتم موقوف آں خوش گریہ ہاست	میری رحمت ان عمدہ آہ وزاریوں پر موقوف
چوں گریست ازبحرِ رحمت موج خواست	ہے۔ جب وہ روتا ہے تو رحمت کے دریا
	سے لہر اُٹھتی ہے ✣
یک آہ کہ ازسینۂ افگار بر آید	ایک آہ جو کہ زخمی سینہ سے نکلتی ہے۔
حقا کہ بکونین خریدار تواں بود	خدا کی قسم کہ دونوں جہان کو خرید سکتی ہے ✣

نقل ہے۔ کہ بارگاہ آلہی کے ایک مقرب درویش نے کہا۔ کہ ایک رات میں بارگاہ آلہی میں داخل ہؤا۔ تو حکم ہؤا۔ کہ ہماری بارگاہ میں تو کیا تحفہ لایا ہے۔ میرے دل میں چند عملوں کا خیال آیا۔ اتنے میں مجھے جھڑکی ملی۔ کہ اے مسکین کبریائی دروازہ

میں اس قسم کے سرمائے بے شمار ہیں۔ جو کچھ تو نے خیال کیا ہے وہ غلط ہے۔ اس درگاہ کا تحفہ سرد آہ ہے۔ اور اس بارگاہ کا ہدیہ زرد رخسارہ۔ اور اس راہ کا توشہ پُر درد دل اس واسطے کہ فرشتوں کے ذکروں کی دُلہنیں یہاں بہت ہیں۔ اور کروبیوں کے نچھاوروں کی نفیس چیزیں بے شمار ہیں۔ ہماری عنایت کا شربت جدائی کے جنگل کے پیاسوں کی جستجو میں ہے۔ اور ہماری حمایت کا مرہم نیاز کے زخمیوں کی تلاش میں۔ **بیت**

حزن بدست آر کہ یار نکوست — غم حاصل کر کیونکہ وہ اچھا دوست ہے۔ وہ دل

دل کہ حزیں گشت خدا یار اوست — جو غمناک ہوا اس کا یار خدا ہے +

شاید تو نے یہ نہیں سنا۔ کہ حضرت محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کبھی غم سے خالی نہ رہے۔ **فرد**

عاشقاں را نصیب در معشوق — معشوق کے بارے میں عاشقوں کو۔ سوائے

جز خرابی و جاں گدازی نیست — خرابی اور جاں گدازی کے اور کچھ نصیب نہیں ہوتا +

اے عزیز! ہر زمانے میں ایک ایسا غمناک ہوتا ہے۔ کہ تمام جہان اس کی پناہ چاہتا ہے۔ اس راہ میں جو کچھ ہے۔ وہ درد اور غم ہی ہے۔ اور یہ خاص دوستان الٰہی کے نصیب ہوتا ہے۔ ایک درویش سے منقول ہے۔ کہ وہ کہتا تھا۔ "اگر حق سبحانہٗ تعالےٰ مجھے درد کا عوض دینا چاہے۔ تو میں درد کا عوض درد ہی لوں گا"۔ چنانچہ حضرت محبوب ربانی میر سید علی ہمدانی فرماتے ہیں۔ **ابیات**

تا بادیۂ درد پایاں نبری — جب تک تو درد کے جنگل کو طے نہ کرے گا۔ کسی

از ہیچ طرف راہ بدرماں نبری — طرف سے بھی علاج کی راہ نہ پائے گا +

تا بر سرِ کام خویش گامے نہ نہی — جبتک تو اپنی خواہش کے سر پہ پاؤں نہ رکھیگا

بوئے ز نسیم زلفِ جاناں نبری — (خواہشات کو نہ چھوڑیگا) تب تک معشوق کی زلف کی نسیم کو نہیں سونگھیگا +

کفر کافر را و دیں دیندار را — کفر کافر کو سلامت رہے اور دین دیندار کو۔

ذرہ دردت دلِ عطار را — اور عطار کو تیرے درد کا ذرہ ہی عنایت ہے +

اے عزیز! زمین اور آسمان سیپی کی طرح ہیں۔ اور اس سیپی میں لاثانی

موتی یہی درد ہے۔ **رباعی**

عاشقے را درد باید اے برادر درد کو	اے بھائی عاشق کو درد ہونا چاہئے وہ
بر سرِ کوئے محبت مرد باید مرد کو	درد کہاں۔ محبت کے کوچہ میں مرد ہونا چاہیئے وہ مرد کہاں +
چند ازیں ذکرِ فسردہ چند ازیں وردِ دراز	یہ مرجھائے دل ذکر اور لمبے چوڑے ورد
نالہائے آتشین و چہرہ ہائے زرد کو	کب تک۔ اور آگ جیسی آہ و زاری اور زرد چہرہ کہاں +

عاشقانِ آلہی کے دل سے درد و اندوہ کبھی زایل نہیں ہوا۔ اور تمام اہل اللہ اس بات پر قایل ہیں۔ کہ جوش و خروش اُس وقت تک رہتا ہے۔ کہ موت کا پیالہ نہ چکھا جائے۔ چنانچہ خواجہ حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ **فرد**

تا دامنِ کفن نکشتم زیرِ پائے خاک	جبتک کفن کا دامن خاک تلے نہ جائیگا۔ یہ
باور مکن کہ دست زدامن بدارمت	یقین نہ کر کہ میں تیرے دامن سے ہاتھ ہٹالونگا +

جس شخص کو ذرہ بھر درد آلہی نصیب ہے۔ وہ مردوں کے درمیان مردِ خدا ہے درد کی نعمت ہر ایک کو نصیب نہیں ہوتی۔ بلکہ ہزاروں میں سے کسی ایک کو نصیب ہوتی ہے۔ جو اس کی قدر و قیمت جانتا ہے۔ **رباعی**

خلق از برائے درد دوا آرزو کنند	خلقت درد کیلئے دوا کی خواہش کرتی ہے
ما ترکِ صد دوا بکنیم از برائے درد	اور ہم درد کی خاطر سو دوا کو ترک کرتے ہیں +
یک ذرہ درد را بدو عالم نمے دہم	ایک ذرہ بھر درد کو میں دونوں جہان کے
زیرا کہ نیست ملک دو عالم بہائے درد	بدلے نہیں دیتا۔ اس واسطے کہ دونوں جہان کی ملکیت بھی درد کا عوض نہیں +

اے عزیز! جب تجھے یہ ابتدائی بات معلوم ہو چکی۔ اب میں ذرا واضح طور پر بیان کرتا ہوں غور سے سنیں۔ نقل ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے لوگوں نے پوچھا۔ کہ محبت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا "محبت اس بات کا نام ہے کہ جو اوصافِ حمیدہ دل میں ہیں۔ انہیں دل سے کرے۔ اور اپنی طاعت کا کچھ گمان نہ کرے۔ بلکہ ہمیشہ شرمندہ اور شرمسار رہے۔ اور جو کچھ کہ دوست کرے اس پر راضی اور خوش

رہے۔ اس واسطے کہ جو شخص کسی کو دوست رکھتا ہے۔ اور اس سے خوش ہوتا ہے لازم ہے۔ کہ وہ اس کا مطیع اور فرمانبردار رہے۔" عبادت کا خلاصہ بھی یہی فرمانبرداری ہے۔ اور حکم کا ماننا اور اس پر راضی رہنا۔ چنانچہ ایک صاحب فرماتے ہیں۔ بیت

ما قلم در کشیدیم اختیار خویش را ۔ ہم نے اپنے اختیار پر قلم پھیر دی (چھوڑ دیا) اختیار وہی ہے جو درویش کو اللہ تعالےٰ نصیب کرے +
اختیار آن است کہ قسمت کند درویش را

اِس کے بعد جو کچھ رضائے الٰہی ہو اسے منظور کرے۔ اور اگر اس کے علاوہ کچھ کرے تو وہ ٹھیک نہیں سارے دوست اگر تو دوست کی رضا مندی میں ہے تو تجھے آنکھوں کا نور ہی کافی نعمت ہے۔ وہ شخص خوش نصیب ہے۔ جو دوستان الٰہی رضی اللہ عنہا کے زمرہ میں ہو۔ یہ فیض الٰہی ہے جسے چاہے عنایت کرے۔ جس کو حاصل ہے اسے مبارک ہو +

مکتوب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لاالٰہ الااللہ کے برگزیدہ اور محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ کے آراستہ خالص دوست۔ وفادار یار۔ بھیدوں سے واقف مرزا **باقی بیگ** خدا آپ کو زمانہ کی آفتوں سے سلامت رکھے۔ اور اللہ تعالےٰ ہر وقت اپنی محبت زیادہ نصیب کرے +

عاجز اور پر تقصیر بے تدبیر کام سے درماندہ اور بیکاری پر وقت گذارنے والے عثمان کی طرف سے جو کچھ اپنے درد اور غم اور خون جگر کھانے کی نسبت لکھا جاتا ہے۔ شاید کہ آپ کے قبولیت والی نظر میں پہنچکر غم دیکھی ہوئی آنکھ کا درد پسند خاطر ہو۔ اور آپ کی دعا سے خراب دل آباد ہو جائے +

اَے عزیز! اللہ تعالےٰ کے دوستوں نے کس قدر مصیبتیں اٹھائی ہیں۔ اور سارے جہان کے پائمال بنے ہیں۔ تب کہیں دوست کو حاصل کیا ہے۔ جو شخص

یہ لاف مارتا ہے۔ کہ میں خدا رسیدہ ہو گیا ہوں اور ابھی خدا رسیدہ نہیں ہوا۔ اور جو خیال کرتا ہے۔ کہ میں محرم ہو گیا ہوں وہ نامحرم ہے۔ **بیت**

ہر کہ او از خویشتن آگاہ شد	جو شخص اپنے آپ سے واقف ہو گیا اسکی ڈاڑھی
ریش او دستارِ خانِ راہ شد	راہ کے خان کی دستار (پگڑی) بن گئی +

اے میرے عزیز! اس راہ میں سوائے خون جگر پینے اور جان پر کھیلنے اور دن رات آہ وزاری میں بسر کرنے اور آنکھوں سے آنسو بہانے کے اور کوئی چارہ نہیں۔ چنانچہ حضرت شمس الدین قدس اللہ سرہٗ فرماتے ہیں۔ **غزل**

سبحان اللہ شگرف کارے غمِ تو	سبحان اللہ تیرا غم کھانا کیا ہی عمدہ کام ہے
بر خستہ دلاں عظیم بارے غمِ تو	زخمی دلوں کیلئے تیرا غم بڑا بھاری بوجھ ہے +
گفتی کہ غمِ منت ترا مجنوں کرد	تو نے کہا کہ میرے غم نے تجھے مجنوں بنا دیا
آرے غمِ تو غمِ تو آرے غمِ تو	بیشک تیرے غم نے تیرے غم نے ہاں تیرے غم نے +
از دیدۂ سنگ خوں چکاند غمِ تو	تیرا غم پتھر کی آنکھوں سے بھی خوں ٹپکاتا ہے۔
بیگانہ و آشنا چہ داند غمِ تو	بیگانہ اور آشنا تیرے غم کو کیا جانے +
دم در کشم و جملہ غمت نوش کنم	میں چپکے سے تیرا غم پی لیتا ہوں۔ تاکہ تیرا
تا از پسِ من بکس نماند غمِ تو	غم میرے بعد کسی کے لئے نہ رہ جائے +

اے عزیز! الیقین جانیو۔ کہ دوست کے جمال کا لقا حاصل کرنے والے عاشقوں کا سرمایہ سوائے اس کے اور کچھ نہیں۔ کہ وہ درد فراق سے آہ وزاری کریں۔ اور انہیں درد اور جلن ہو۔ اور کوئی ہدیہ اس کے سوائے نہیں۔ کہ وہ نامراد بنیں۔ اور جان کھپائیں۔ چنانچہ ایک صاحب یوں گریہ وزاری فرماتے ہیں۔ **نظم**

گر بقدرِ سوزشِ من چشمِ من بگریستی	اگر میری آنکھ میری جلن کے موافق روتی۔
جاں درونِ تن چو شمع اندر لگن بگریستی	تو جان بدن میں اس طرح پگھلتی جیسا کہ شمع لگن میں +
جامِ دل پر خوں لبالب کاش بتوانستمے	کاش میں دل کا جام خون سے لبالب
چوں صراحی درمیانِ انجمن بگریستی	کر سکتا۔ اور صراحی کی طرح مجلس میں روتا +

از دلِ پر درد و از سوز فراقِ یار خویش نوحہ ہا کردے کہ بر من مرد و زن بگریستی	پر درد دل اور اپنے دوست کی جدائی اور جلن سے۔ اس قسم کی آہ وزاری کرتا کہ میری حالت پر لوگ روتے ✢
نوحہ من گر شنیدے حورِ رضواں در بہشت ارغنوں نالیدن و دُرِّ عدن بگریستی	اگر میری آہ وزاری بہشتی حوریں سن لیں۔ تو رونے کے باجے سے (آنکھوں سے) عدن کے موتی (آنسو) روئیں ✢
شعلۂ آہم اگر بر کوہ و صحرا یافتے سنگِ خارا بر دلِ پُر درد من بگریستی	میری آہ کا شعلہ اگر پہاڑ اور جنگل پر چمکتا تو سخت پتھر کو بھی میرے درد بھرے دل پر رونا آتا ✢

اے عزیز! واضح رہے۔ کہ جو شخص دوست کی رضا کے بغیر دوسری طرف کا خیال کرتا ہے۔ اور اپنا مطلب اور مقصود دوسرے کے پاس بیان کرتا ہے۔ وہ آخر کار پشیمانی اُٹھاتا ہے۔ اور غم کھاتا ہے۔ لیکن جو عجیب وغریب اور لطیف نصیحت اس واقع کے ضمن میں درج ہے۔ وہ میں واضح طور پر بیان کرتا ہوں۔ دل دیکر سنو۔ وہ یہ ہے۔ کہ تین برگزیدہ پیغمبروں نے تین چیزیں تین آدمیوں کے سپرد کیں۔ اور تین حالتیں اُن کے پیش آئیں۔ اول حضرت مُوسٰی علیہ السلام نے جبکہ وہ میقات گئے۔ تو اُمت کو اپنے بھائی ہارون کے سپرد کیا۔ جب واپس آئے۔ تو دیکھا ان کی امت بچھڑے کی پرستش میں مصروف ہے۔ دوم حضرت سلیمان علیہ السلام نے انگوٹھی اپنی لونڈی کے سپرد کی۔ تو دیو نے لیکر دریا میں پھینکدی۔ سوم حضرت یعقوب علیہ السلام نے یوسف علیہ السلام کو بھائیوں کے سپرد کیا۔ تو یوسف علیہ السلام قید کے کنوئیں میں مبتلا ہوئے ✢

اے عزیز! لازم ہے کہ ہر کام میں خدا کی طرف رجوع کیا جائے۔ اور جو مصیبت اور دکھ درد پیش آئے اس کے آگے بیان کیا جائے۔ اور ہمیشہ اس کے جہان کو آراستہ کرنے والے جمال کی طرف دیکھتے رہنا چاہیئے۔ اور اگر ہزار مصیبت اور رنج و تکلیف پیش آئے۔ خاموش ہو رہنا چاہیئے۔ اور کسی کے آگے بیان نہیں کرنا چاہیئے اور یہ لطیفہ پڑھنا چاہیئے۔ **لطیفہ**

خورم آندم کہ یار ما برسد	وہ دم بہت ہی مبارک ہے جبکہ یار ملے
دلِ مجروح را دوا برسد	اور زخمی دل کی دوا ملے +
منتظر دیدہ راہ را بیند	منتظر آنکھیں راہ کی طرف دیکھتی ہیں۔ کہ
تا کہ ایں خستہ را شفا برسد	کب اس زخمی کو شفا حاصل ہوتی ہے +
چشم من آنزماں شود روشن	میری آنکھ اُس وقت روشن ہوگی جبکہ اسکے
کہ ز نورِ رخش صفا برسد	چہرے کی نور کی روشنی پہنچے گی +
دوست را طالبانِ بسیار اند	دوست کے طالب بہت ہیں۔ مجھے یہ
برمن ایں دولت از کجا برسد	دولت کب ملیگی +
منعماں را چو نعمت است نصیب	نعمت نعمت والوں کو نصیب ہے، میری قسمت
قسمِ من محنت و بلا برسد	مصیبت اور محنت ملجائے گی +

اے میری جان! غم کی قیمت وہی جانتا ہے۔ کہ جس کی ہوش کے کان کھلے ہیں۔ اور جو شخص اندھا اور بہرہ ہے۔ اسے اس کی گفتگو سے حیرانی آتی ہے۔ **بیت**

ہر کہ اللہ دوست دارد روز شب گریاں بود	جو شخص اللہ تعالےٰ کو دوست رکھتا ہے
یا بیاباں یا بمسجد یا بگورستاں بود	وہ دن رات اللہ ہی اللہ پکارتا ہے۔ خواہ وہ جنگل میں ہو یا مسجد میں یا قبرستان میں +

اندوہ اور غم اور آہ وزاری اور درد اور ماتم سچے عاشقوں اور پکے دوستوں کا سرمایہ ہے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اذا احب عبدً اجعل قلبہ نا یحتۃً (جب اللہ تعالےٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے۔ تو اس کے دل کو رونے والا بناتا ہے) **بیت**

چو من سرمایۂ جز غم ندارم	جب میرا سرمایہ غم ہی ہے۔ تو میں
چرا ہر لحظہ صد ماتم ندارم	کیوں ہر دم سو ماتم نہ کروں +

اے عزیز! عالی کلمات کا ذوق اُن صاحب جلن اور پیاسے دل والوں کو معلوم ہے۔ جو ہر وقت زہر کے پیالے بھر بھر کر پیتے ہیں۔ اور لا یموت ولا یحییٰ (نہ مرتا ہے نہ زندہ رہتا ہے) کی ضرب سے ہر دم جوش و خروش میں ہیں ابیات

دل کہ خون وجاں فگار وجگر ریش وسینہ چاک
ہم خود بگو کہ چون نکنم آہ وگریہ دردناک

جبکہ میرا دل خون اور جان زخمی اور جگر پارہ پارہ اور سینہ چاک ہے۔ تو خود ہی انصاف کر کہ میں کس طرح دردناک آہ وزاری نہ کروں +

بیمار پرسیم بکن اے یار مہربان
کافتادہ ام زہجرِ تو بر بسترِ ہلاک

اے مہربان دوست تو میری بیمار پرسی کر کیونکہ میں تیری جدائی کے باعث بستر مرگ پر پڑا ہوں +

گفتی کہ جامی از غمِ عشقِ تو مُرد گفت
گفتا چو او ہزار بمیرد مرا چہ باگ

جب تو نے کہا کہ جامی تیرے عشق کے غم کے سبب مرگیا ہے۔ تو اس نے کہا کہ خواہ اُس جیسے ہزار مرجائیں مجھے کیا ڈر +

اور موتوا قبل ان تموتوا (مرجاؤ پہلے اُس سے کہ تم مرو) کا شربت اُنہوں نے چکھا ہے۔ اور ان کے جگر میں نار اللہ الموقدۃ التی تطلع علی الافئدۃ (اللہ کی جلائی ہوئی آگ ہے۔ جو منہ پر ظاہر ہوتی ہے) کی آگ ہر وقت بھڑکتی ہے اور ہر گھڑی دلی درد سے جان کو جلانیوالی آہ وزاری کرتے ہیں۔ اور ہر نظر میں یقینی آنکھ سے مشاہدہ کرتے ہیں۔ اور سنریہم ایاتنا فی الافاق وفی انفسہم افلا تبصرون (اور عنقریب ہی ہم دکھائیں گے ان کو اپنی نشانیاں جہان میں اور ان کی جانوں میں ہے کیا تم میں دیکھنے) کا بھید ان پر کھلجاتا ہے۔ اور ان شعروں کے معنوں کی آگ ان کے دلوں میں بھڑک اُٹھتی ہے۔ نظم

ماچنیں تشنگانِ آبِ زلال
ہمہ عالم گرفتہ مالامال

ہم میٹھے پانی کے پیاسے ہی رہے۔ حالانکہ تمام جہان مالامال ہوگیا ہے +

غرق آبیم وآب مے طلبیم
در وصالیم بے خبر ز وصال

ہم پانی میں ڈوبے ہوئے ہیں اور پانی ہی مانگتے ہیں۔ اور عین وصال میں ہمیں وصال کی خبر ہی نہیں +

گنج در آستین میکردیم
گرد عالم زبہر یک مثقال

خزانہ ہماری آستین میں ہے۔ اور ہم ایک مثقال کے لئے جہان کے گرد پھرتے ہیں +

آفتاب اندرونِ خانۂ ما — آفتاب ہمارے گھر کے اندر موجود ہے۔

در بدر میر ویم ذرہ مثال — اور ہم ذرہ کی طرح دربدر مارے مارے پھرتے ہیں +

چند گردیم بے خبر ز جہاں — ہم کبتک جہان سے واقف رہینگے۔ اور

چند باشیم اسیرِ وہم وخیال — کبتک وہم وخیال میں پھنسے رہینگے +

ساقیا! از لبت بدہ جامے — اے ساقی اپنے لبوں کا ایک جام بھر دے جو

کز نہادم چو در گرفت ملال — میرے وجود سے رنج وملال نکال دے +

سرورِ کائنات اور خلاصۂ موجودات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انما انا بشرٌ مثلکم یوحیٰ الیّ (سوائے اس کے نہیں کہ میں بھی تمہارے جیسا انسان ہوں۔ میری طرف حکم آتا ہے) کے بموجب جب اپنے آپ کو بشریت کی قید میں پایا۔ تو بارگاہ الٰہی میں عرض کی۔ یا لیت رب محمد لم یخلق محمدؐ (کاشکے محمدؐ کا پروردگار محمدؐ کو پیدا نہ کرتا)۔ رباعی

کاشکے مادر نزادی بہ بدے — کاش اگر مجھے ماں نہ جنتی تو بہتر تھا۔ اور بجائے

جائے شیرم زہر دادی بہ بدے — دودھ کے مجھے زہر دیتی تو اچھا ہوتا +

آنزماں چوں دایۂ نافم برید — جس وقت میری ناف دایہ نے کاٹی۔ اگر

جائے نافم سر بریدی بہ بدے — میری ناف کی بجائے سر کاٹ دیتی تو کیا ہی اچھا ہوتا +

فرد

کاش کہ بودے مانبودے — کاش کہ ہماری ہستی نہ ہوتی۔ کیونکہ

کز بودنِ ماست کار باطل — ہمارے ہونے سے کام بگڑا ہے +

جس کو عقل سے ذرا بھی مس ہے اسے یہی نکتہ کافی ہے +

مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ کے برگزیدہ اور محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی درگاہ کے آراستہ میرے دینی بھائی اور یقینی دوست مرزا **باقی خان** خدا آپکو سلامت رکھے +

فقیر عثمان کی طرف سے واضح ہو۔ کہ دل میں سوائے دوستی کی بات کے اور کوئی خیال نہ جمائیں۔ اور دل و جان سے اس کی مہر اور محبت میں مشغول رہیں۔ ابیات

بر لوحِ دل ز کلکِ محبت وفائے دوست	قضا و قدر نے دل کی تختی پر محبت کے
خطے نوشتہ اند کہ نتواں ستردنش	قلم سے دوست کی وفاداری کا ایک ایسا خط لکھا ہے کہ جس کو چھیل نہیں سکتے +
فال از دہانِ دوست شنیدن چہ خوش بود	دوست کی زبانی بات سننی کیا ہی عمدہ
یا از دہانِ آنکہ شنید از دہان دوست	ہوتی ہے۔ یا اس شخص کی زبانی جس نے دوست کی زبانی سنی ہو +

اے عزیز! کمال دوستی کی علامت یہ ہے کہ جب دل کی طرف نگاہ کرے اسے حق کا ملازم پائے۔ اور دم بدم اور گھڑی بہ گھڑی شوق الٰہی زیادہ ہوتا جائے فرد

منظرِ دوست چوں شود نزدیک	دوست کی صورت جب نزدیک ہوتی جاتی
آتشِ عشق تیز تر گردد	ہے۔ تو عشق کی آگ زیادہ تر تیز ہوتی جاتی ہے +

پس یہاں سے معلوم ہوا۔ کہ عاشق کو ہرگز قرار نہیں ہوتا۔ اور اسے سیری حاصل نہیں ہوتی۔ اور نیند اس کی آنکھوں سے نکل جاتی ہے۔ اور پروانے کی طرح جہان کو آراستہ کرنے والے جمال کے گرد اگرد ناچتا پھرتا ہے۔ یہاں تک موت کے شربت کا پیالہ پی لیتا ہے۔ اس کا نام باقی رہ جاتا ہے اور نہ نشان۔ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ **بیت**

اے مرغِ سحر عشق ز پروانہ بیاموز	اے صبح کے پرند عشق پروانہ سے سیکھ۔
کاں سوختہ را جاں شد و آواز نیامد	کہ اس جلے ہوئے کی جان گئی لیکن آواز تک نہ نکلی +

اگرچہ ظاہر میں یہ موت ہے۔ لیکن حقیقت میں یہ عین زندگی ہے۔ چنانچہ حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ **فرد**

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بہ عشق	وہ شخص ہرگز نہیں مرتا جس کا دل عشق نے زندہ کیا ہے
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما	ہماری ہمیشگی جہان کے دفتر پر لکھی ہوئی ہے +

عاشقانِ الٰہی اس موت کو ہزار آرزو کے ساتھ جان کے بدلے خریدتے ہیں۔ کیونکہ انہیں یقیناً معلوم ہے۔ کہ موت ایک پُل ہے۔ جو دوست کو دوست سے ملاتا ہے اور یہ کہ جب تک اس پل پر سے نہ گزریں گے دوست تک نہیں پہنچینگے۔ **فرد**

زاہداں از مرگ مہلت خواستند	زاہد لوگ موت سے مہلت چاہتے ہیں لیکن
عاشقاں گویند نے نے زود باش	عاشق کہتے ہیں کہ نہیں نہیں جلدی ہو

اے دوست! جب تک عشق کمال کو نہ پہنچ جائے۔ دوست کا جمال حاصل کرنا محال ہے۔ **فرد**

خسروا گر عاشقی سر زمیاں دُور کن	اے خسرو اگر عاشق ہے تو سر کو درمیان
ہر کہ دریں رہ رفت سر بہ سلامت نبرد	سے دور کر۔ اس واسطے کہ جو شخص عشق کی راہ چلا وہ سر سلامت نہیں لے جاتا +

اے عزیز! اگر تجھے یہ خواہش ہے۔ کہ میں محبت کا کمال حاصل کروں۔ تو محبت کا ایک ذرہ اس طرح حاصل کر کہ کسی طرح وہ تیری ذاتی صفت ہو جائے۔ حتا کہ وہی صفت قبر میں بھی تیرے ہمراہ جائے۔ **فرد**

در گور برم از سرِ گیسوئے تو تارے	میں قبر میں تیرے گیسو کا ایک تار لیتا
تا سایہ کند بر سرِ من روز قیامت	جاؤں گا۔ اس واسطے کہ قیامت کے دن وہ میرے سر پر سایہ کرے +

اے عزیز! جس قدر عاشق محبت اور الفت کا پیالہ پے در پے پیتے ہیں اتنی قدر ان کی محبت کی آگ بھڑکتی ہے۔ اس واسطے کہ جمال الٰہی کی کوئی انتہا نہیں۔ اس لئے ان کی طلب کی بھی کوئی حد نہیں۔ یہی سبب ہے کہ ان کو آرام اور قرار نہیں ہوتا اس کی یہ وجہ ہے۔ کہ جب تک لقا حاصل نہ ہو جائے۔ ان کو آرام اور قرار بیقراری ہی اور ان کا آرام بے آرامی۔ **ابیات**

تعالیٰ اللہ زہے دریائے پر شور	سبحان اللہ کیا ہی پر شور سمندر ہے کہ اس
کہ از وے تشنہ آرد تشنگی زور	سے پیاسے کی پیاس اور بھی بھڑک اٹھتی ہے +
گر از وے تشنہ صد جرعہ نوشد	پیاسا خواہ اس سے سو گھونٹ پی لے۔ پھر بھی
برائے جرعہ دیگر مے خروشد	ایک اور گھونٹ حاصل کرنے کیلئے شور مچاتا ہے +

ازاں بدردِ دگر ہر زماں گرفتارم
کہ شیوہ ہائے ترا باہم آشنائی نیست

میں اس سبب سے ہر وقت ایک نئے ہی درد میں مبتلا رہتا ہوں۔ کہ تیری طرز ایک دوسرے کیساتھ نہیں ملتی +

اور ولیوں اور نبیوں میں سے کسی کو بھی اس پیاس سے سیری حاصل نہیں ہوتی۔ اور ہر ایک نے بے نہایتی کی طلب میں کوشش کی ہے۔ اور سب چیزوں کو معشوق کی راہ میں ہار دیا ہے۔ اور اس اُس کی پرواہ نہیں کی۔ اور سر کو بجائے پاؤں کے ڈالا ہے۔ اور پرخون دل کے ساتھ آنکھوں سے خون کے آنسو بہا کر ان چند بتوں کو اپنا اوڑھنا بنایا ہے۔

نظم

بجز در الٰہی ندیدم درے
بجز سر فقیراں ندیدم سرے

خدا کے دروازے کے سوا میں نے اور کوئی دروازہ نہیں دیکھا۔ اور فقیروں کے سوا اور کوئی سر نہیں دیکھا +

توانگر اسیر است توانگر اسیر
بہر حال درویش باشد امیر

دولتمند قیدی ہے دولتمند قیدی ہے۔ لیکن درویش ہر حالت میں امیر ہے +

بروں شو ز غم گفتمت زینہار
کہ مردم بہ شب غم ندارد قرار

میں نے تجھے کہدیا ہے کہ تو اس غم کو چھوڑ دے۔ جسکے سبب لوگ رات کو قرار نہیں لیتے +

چہ افتادہ سوئے مولٰے گریز
اگر عقل داری ازینجا گریز

تو کیوں گر پڑا ہے اپنے مولٰے کی طرف دوڑ اگر تجھے عقل ہے تو یہاں سے بھاگ +

بسا یار کردم بدیدم جفا
کہ از غیر ہرگز ندیدم وفا

میں نے بتوں سے محبت کی لیکن ظلم برداشت کیا۔ اور غیر سے میں نے ہرگز وفا نہیں دیکھی +

خبر کرد مجنوں بنزدیک یار
کہ عاشق ہمیشہ بود بے قرار

مجنوں نے اپنے دوست کو اس بات کی خبر کی۔ کہ عاشق ہمیشہ بیقرار رہتا ہے +

ہمہ وقت عاشق بمولٰے بود
ز ادنٰے گذشتہ بہ اعلٰے رود

جو ہر وقت خدا کا عاشق ہوتا ہے۔ وہ ادنٰے حالت سے گزر کر اعلٰے کیطرف جاتا ہے +

ترا عشق باید کہ با حق بود — تجھے عشق آلہی ہونا چاہئے۔اس واسطے کہ
کہ عاشق بمعشوق مطلق بود — عاشق معشوق مطلق کا ہوتا ہے +
بجز عشق جاناں چہ زیبا بود — آلہی عشق کے سوا کسی اور کا عشق مناسب
بجز جاں دریں راہ کہ شیدا بود — نہیں۔جان کے سوا اور کیا چیز اس راہ
میں مفتون ہوتی ہے +

جو چوگان عشقش بدست آوری — جب تو اس کے عشق کا بلہ ہاتھ میں لیگا
تو گوئے سعادت زمیداں بری — تو نیک بختی کی گیند میدان سے نکال
لے جائے گا +

بماں درجہاں ہر زماں با خدا — تو جہان میں ہر وقت خدا کے ساتھ رہ۔
کہ مجنوں ز لیلے نگردد جدا — کیونکہ مجنوں لیلے سے کبھی جدا نہیں ہوتا +
تعلق خلائق ہمہ سہو کن — دنیاوی تعلقات سب بھول جا۔اور
بجز عشق جاناں ہمہ محو کن — معشوق کے عشق کے سوا سب خیالات چھوڑ دے
اگر دل سلامت نگردد ز غیر — اگر دل غیر سے بچا رہے۔تو ہمیشہ سب نیکی
ہمیشہ ہمہ در کشاید ز خیر — کے دروازے کھلے رہتے ہیں +

اے عزیز! سمجھ درکار ہے۔تیری طلب حق کی طلب ہے۔اور تیرا عشق عشق آلہی ہے۔**بیت**

در بشر روپوش آمد آفتاب — انسان میں آفتاب چھپا ہوا ہے۔اس
فہم کن واللہ اعلم بالصواب — بات کو سمجھ اللہ بہتر جانتا ہے +

اُس شخص پر سلام ہو۔جس نے سیدھی راہ کی تابعداری کی +

مکتوب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا الہ الا اللہ کے برگزیدہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ کے آراستہ پیارے بھائی **جلال خاں** خدا آپ کو زمانہ کی مصیبتوں سے بچائے +

فقیر عثمان کی طرف سے سلام کے بعد ظاہر ہو کہ چونکہ آپ کو اللہ تعالےٰ نے دوستان الٰہی کی محبت کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ خدا کرے وہ دن بدن ترقی پکڑے۔ قطعہ

ہر کہ خواہد ہمنشینی با خدا	جو شخص خدا کی ہمنشینی چاہتا ہے۔ اسے کہہ
گو نشین در حضورِ اولیاء	تو اولیاء اللہ کے حضور میں بیٹھ ✦
چوں شدی دور از حضور اولیا	جب تو اولیا کے حضور سے دور ہو گیا۔
در طریقت گشتۂ دور از خدا	تو طریقت میں تو خدا سے دور ہو گیا ✦

اے عزیز! جب آپ کو یہ ابتدائی بات معلوم ہو چکی۔ اب میں ذرا اسے واضح طور پر بیان کرتا ہوں۔ توجہ سے سننا۔ آپ کو مناسب ہے۔ کہ دوستانِ الٰہی کے وصال سے بھی واقفیت حاصل کرو۔ ان کی حالت یہ ہے۔ کہ وہ ہمیشہ حضوری اور آگاہی میں رہتے ہیں۔ اور کسی وقت اور کسی گھڑی اور کسی دم بھی وہ اس حال سے فارغ نہیں ہوتے۔ اور کسی وقت بھی درد اور رنج ان کے دل سے دور نہیں ہوتا چنانچہ ایک صاحب فرماتے ہیں۔ قطعہ

نخشبی از مزاج بیرون است	اے نخشبی یہ مزاج سے باہر ہے۔ دل کا غم
غمِ دل جز چراغ دل نبود	دل کیلئے بمنزلہ چراغ کے ہوتا ہے ✦
دلِ فارغ نشانِ بیکاریست	خالی دل بیکاری کی علامت ہے عاشق
عاشقاں را فراغ دل نبود	کا دل کبھی خالی نہیں رہتا ✦

اور درد اور اندوہ جو کہ عاشقوں کے لئے بمنزلہ سرمائے کے ہے۔ اور محبوبوں کی زیب وزینت ہے ✦

آپ کو لازم ہے۔ کہ اسی آراستگی سے اپنے آپ کی زیب وزینت کریں۔ اور اگر یہ زیب وزینت نہ کر سکو گے۔ تو محبوبوں کی مجلس میں اگر جاؤ گے بھی تو عزت نہ پاؤ گے۔ اے میرے پیارے! یہ دولت حاصل نہیں ہوتی۔ مگر دوستوں کی ہمنشینی اور ان کی خدمت کرنے سے۔ آپ کو مناسب ہے۔ کہ دل وجان سے فقیر دل کے ہمنشین بنے رہو۔ اور اگر نہ پہنچ سکیں۔ تو دوستانِ الٰہی کی دوستی اور محبت دل سے نہ بھلاویں چنانچہ بزرگانِ دین فرماتے ہیں۔ من احب قوماً فھو منھم (جس نے کسی قوم سے محبت کی پس وہ انہیں میں سے ہے) ✦

اے عزیز! اگر آپ چاہتے ہیں۔ کہ سلامت رہیں۔ تو دو چیزوں پر ہمیشہ عمل کرنا۔ اول توکل۔ دوم تسلیم۔ جب ان دونوں پر آپ کا عملدرآمد ہوگا۔ تو آپ بازی جیت جائیں گے۔ ابیات

سالہا تو سنگ بودی دل خراش	تو کئی سالوں تک دل چھیلنے والا پتھر رہا۔
یک دو روزے آزموں را خاک باش	تو ایک دو روز کے آزمائش کرنیوالے کی خدمت کر۔
گر تو سنگِ خارۂ مرمر شوی	اگر تو سخت پتھر ہے تو سنگ مرمر ہو جائیگا۔
چوں بصاحبدل رسی گوہر شوی	جب تو کسی صاحبدل کے پاس جائیگا تو موتی بن جائے گا +

قرآن مجید کے صدقے توفیق الٰہی آپ کی رفیق ہو +

مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ کے برگزیدہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی درگاہ کے آراستہ بندگانِ حضرت ظل الٰہی شاہنشاہ **شاہجہان** بادشاہ غازی ہمیشہ ہو ملک اس کا اور باقی رکھے اللہ تعالےٰ اس کو۔ ہمیشہ حق سبحانہٗ تعالےٰ کے فضل ورحمت اور حمایت میں نصر من اللہ وفتح قریب عنقریب روزی ہو۔ آمین رب العالمین۔ چونکہ محض عنایت الٰہی سے آپ دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی مددگاری کی توفیق کے مظہر ہوئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کی بے نہایت مہربانیوں سے یہ امید ہے۔ کہ عنقریب ہی ان تنصروا اللہ ینصرکم کی جزا سے آپ مشرف ہونگے اور ظاہری اور باطنی دشمن مغلوب ہو جائیں گے۔ اور مقصود حقیقی کے سوا غیر کی طرف توجہ کرنے سے نجات پاکر حضور اقدس کی طرف ہمیشہ آپ کا خیال لگا رہیگا۔ نیاز کے بعد اس فقیر کی التماس یہ ہے کہ چونکہ بادشاہ اخلاق الٰہی کا مظہر ہیں۔ اس لئے امید ہے۔ کہ شہروں کے محاصلات کے امور کے قوانین۔ عدل اور انصاف اس طور پر سرانجام ہوں گے۔ کہ کوئی شخص کسی پر ظلم وتعدی نہ کر سکیگا۔ اور انعام کے فیض سے عام طور پر سخاوت اور احسان

کا دریا اس طرح موج زن ہو گا۔ کہ تمام مسلمان مرد اور عورتیں آمدنی اور روزی سے بے فکر ہو کر دل جمعی سے اصلی مقصد کا قصد کریں گے۔ اور حقیقت میں بندگی کے وظائف ادا کرنے ہیں شہود کے وصف سے مشرف ہوں۔ جیسا کہ ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ الاحسان ان تعبد اللہ کانك تراہ (احسان اس بات کا نام ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی اس طرح عبادت کرے کہ گویا تو اسے دیکھتا ہے) تاکہ ان معنوں کی صفات کے ظہور کی برکت سے ان رحمۃ اللہ قریب من المحسنین (بے شک اللہ تعالےٰ کی رحمت نیکی کرنے والوں کے نزدیک ہے) کے آثار ذات اقدس پر پَر تو ڈالیں۔ پھر یقین ہے۔ کہ آپ مردان خدا رضی اللہ عنہم ورضو عنہ کے میدان سے نیک بختی کی گیندے جائیں گے۔ **ابیات**

باحساں خاطرِ مردم شود شاد — احسان کرنے سے لوگوں کے دل خوش
بتقویٰ خانۂ دیں گردد آباد — ہوتے ہیں۔ اور پرہیزگاری سے دین کا گھر آباد ہوتا ہے +

بسوئے ایں صفتہا گر شتابی — اگر تو ان صفات کی طرف جلدی کرے گا
رضائے خلق و خالق ہر دو یابی — تو خدا اور خلقت دونوں کی رضامندی تجھے حاصل ہوگی +

امید ہے کہ دونوں جہان کی سعادت حاصل کرنے کے لئے آپ اور تمام مسلمان اس کو قبول کریں گے۔ **بیت**

بر آوردنِ کام اُمیدوار — کسی امیدوار کا کام پورا کرنا۔ ہزار قیدی
بہ از قید بندی شکستن ہزار — کی قید چھڑانے سے بہتر ہے +

چونکہ حق سبحانہٗ تعالےٰ بادشاہوں کو عدل اور انصاف کی بابت زیادہ پرسش کرے گا۔ اس لئے آپ کو مناسب ہے۔ کہ اس کام کو اپنا حصہ بنالیں۔ اور جو کچھ اہل اللہ کے برخلاف ہے۔ اُس سے منہ پھیرلیں۔ تاکہ آپ کی نیکنامی اور خوبی سے تمام جہان باغ بن جائے۔ چنانچہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ الناس علیٰ دین ملوکہم (لوگ اپنے بادشاہ کے دین پر ہوتے ہیں) اللہ تعالےٰ توفیق عنایت کرے۔ آمین رب العالمین +

مکتوب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ کے برگزیدہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی درگاہ کے آراستہ بھائی **شیر خان** کو +

فقیر عثمان کی طرف سے واضح ہو۔ کہ جو کچھ میں بیان کرتا ہوں۔ اس کو جان و دل سے شکر کام میں جلدی کریں۔ کہ سب کاموں سے افضل پروردگار کا شکر بجا لانا ہے۔ **بیت**

کے توانم شکر کردن درخورِ نعمائے تو | میں تیری نعمتوں کے لائق کب شکر بجا لا
شکرِ نعمتہائے تو چند انکہ نعمتہائے تو | سکتا ہوں۔ کیونکہ تیری نعمتوں کے شکر
اتنے ہی ہیں جتنی کہ تیری نعمتیں +

اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ **لئن شکرتم لازیدنکم ولئن کفرتم ان عذابی لشدید** (اگر تم شکر کرو گے تو میں نعمت کو زیادہ کروں گا اور اگر تم کفرانِ نعمت کرو گے تو بے شک میرا عذاب البتہ سخت ہے) اور ایک اور مقام پر فرماتا ہے۔ یا ایھا الناس اعبدو ربکم الذی خلقکم (اے لوگو! اپنے اس پروردگار کی پرستش کرو جس نے تمہیں پیدا کیا) یعنی وہ پروردگار جس نے نیست سے ہست کیا۔ اور تم پر اس قدر احسان کئے۔ جو شمار نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ پہلے تمہیں عدم سے وجود میں لایا۔ اور نو مہینے تک ماں کے پیٹ میں تمہیں محفوظ رکھا۔ اور اسی جگہ روزی پہنچاتا رہا۔ اس کے بعد ماں کے شکم سے تمہیں دنیا میں لایا۔ اور تمہیں مرد اور مسلمان بنایا۔ اور پھر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک تمہارے نصیب کیا۔ اور ولقد کرمنا بنی آدم کے خطاب سے مشرف کیا۔ اور یحبھم ویحبونہ کی عزت سے معزز بنایا۔ اور فاذکرونی اذکرکم کی نعمت عطا فرمائی۔ اور ادعونی استجب لکم کی حقیقت سے کمال نوازش فرمائی اگر اس کی تمام مہربانیوں اور احسانوں کو بیان کروں اور لکھوں تو سو جلدیں سیاہ

کرنی پڑیں۔ اور پھر بھی سو میں سے ایک نہ لکھی جائے۔ حق سبحانہٗ تعالےٰ فرماتے ہیں۔ کہ یہ نعمتیں ہم نے انسان کی خواہش کے بغیر اسے عطا فرمائیں۔ اگر وہ خواہش کرے۔ تو میں اس طرح کی اس پر مہربانی اور عنایت کروں۔ جو نہ لکھی جا سکے۔ اور نہ شمار ہو سکے +

اَے عزیز! جب تجھے یہ ابتدائی باتیں معلوم ہو چکیں۔ تو تجھے لازم ہے۔ کہ کام میں جلدی کرے۔ اور کوتاہی نہ کرے۔ اور سب سے عمدہ کام عجز و نیاز ہے۔ اور دوسرے درجہ پر کم آزاری اور بردباری۔ **بیت**

کم آزاری گزین و بردباری	کم ستانے اور تحمل کو اختیار کر۔ کیونکہ
کزیں نزدیک تر راہے نداری	اس سے زیادہ تر دیک راستہ اور کوئی نہیں +

جسے یہ حاصل ہے اُسے مبارک ہو۔ **بیت**

حکیمانے کہ دور اندیش بودند	وہ حکیم جو دور اندیش گذرے ہیں۔ وہ خلقت
دوائے خلق و درد خویش بودند	کیلئے بمنزلہ دوا کے تھے اور اپنے لئے بمنزلہ درد کے +

ایک اور صاحب فرماتے ہیں۔ **رباعی**

با درد بساز چوں دوائے تو منم	تو درد سے موافقت کر جبکہ میں تیری دوا
با کس منگر چو آشنائے تو منم	ہوں۔ اور تو کسی کی طرف نہ دیکھ جبکہ میں تیرا آشنا ہوں +
گر بر سرِ کوئے عشق من کشتہ شوی	اگر میرے عشق کے کوچے میں مارا جائے
شکرانہ بدہ کہ خوں بہائے تو منم	تو شکر بجا لا کیونکہ میں تیرا خون بہا ہوں +

اَے میری جان! چونکہ اللہ تعالےٰ کی نعمتیں بے شمار ہیں۔ تجھے بھی لازم ہے۔ کہ تیری طلب بھی بیشمار ہو۔ اگر تو مرد ہے۔ تو سب سے قطع تعلق کر کے دوست سے مل جا۔ **فرد**

خلل پذیر بود ہر بنا کہ مے بینی	ہر ایک بنیاد جو تو دیکھتا ہے خلل پذیر
مگر بنائے محبت کہ خالی از خلل است	ہے۔ مگر محبت کی بنا خلل پذیر نہیں کیونکہ وہ خلل سے خالی ہے +

اور خلق میں رہنا اور خلقت سے ورنہ پڑے رہنا نالائقوں کا کام ہے۔ نہ کہ عقلمندوں کا۔ قطعہ

آشنائیِ خلق دردِ سر است | خلقت کی آشنائی سر کا درد ہے۔ تو ان سے
منقطع باش تا ندانندت | قطع تعلق کر تاکہ وہ تجھے نہ جانیں +
ور شوی گوشہ گیر چوں ابرو | اور اگر تو ابرو کی طرح گوشہ گیر ہو جائیگا۔
بر سرِ دیدہ ہا بنشانندت | تو خلقت تجھے آنکھوں پر بٹھائے گی +

اے عزیز! اس دنیا میں جو کچھ تیرے پاس ہے۔ اللہ کی راہ میں صرف کردے۔ اور محبت اور غم اختیار کر۔ تاکہ تو اپنے آپ کو وحدت کے دریا میں ڈالے۔ بیت

نورِ منی اے آدمی خود را چرا دور افگنی | اے آدمی تو میرا نور ہے تو اپنے آپ کو مجھ سے
گر بامنت داری یقیں من باتوام تو بامنی | کیوں دور ہٹاتا ہے اگر تجھے مجھ پر یقین ہے
| تو میں تیرے ساتھ ہوں اور تو میرے ساتھ +

غزل

براہ عاشقی غم یار باید | عاشقی کے راہ میں غم کو دوست بنانا چاہئے
رُخِ زرد و تنِ بیمار باید | اور زرد چہرہ اور بیمار بدن والا ہونا چاہئے +
قناعت کُنج و خاموشی توکل | قناعت تنہائی خاموشی اور خدا پر بھروسہ کرنا
بذکر و فکر شب بیدار باید | اور ذکر اور فکر میں رات کو جاگتے رہنا چاہئے +
نباید جز تولّا غیر او را | سوائے محبت کے اسے کوئی اور کام نہ ہو۔
ز دردِ و سوز نالہ زار باید | اور درد اور جلن سے آہ و زاری کرنی چاہئے +
بباید توشۂ ایں راہ زاری | اس راہ کا توشہ آہ و زاری چاہئے۔ اور
دگر تسلیم جاں لاچار باید | جان یار کے سپرد کرنی چاہئے +
بیاور باز عثماں ہرچہ داری | اے عثمان جو کچھ تیرے پاس ہے۔ لا فقر
بفقر و فاقہ مونس یار باید | اور فاقہ کا ہمدم اور دوست ہونا چاہئے +

اے عزیز! اگر تو شیر مرد ہے۔ تو سب سے قطع تعلق کر کے دوست سے مل۔ جب تو دوست سے ملجائیگا تو جو کچھ دنیا اور آخرت میں ہے سب تیری ہی ملکیت ہوگا۔ اور تو دونوں جہان کا بادشاہ بن جائیگا۔ خواہ تیرے پاس رات کی روٹی بھی موجود نہ ہو۔ پھر

بھی غم نہ کر۔ **رباعی**

خواہی کہ زدامِ نفس و شیطاں برہی ہاں تا دلِ خود بدستِ شیطاں ندہی	اگر تو نفس اور شیطان کے جال سے خلاصی چاہتا ہے۔ تو خبردار اپنا دل شیطان کے ہاتھ نہ دینا +
تا چند خوری غم کہ چہ سازم چہ کنم ہر کار بدو باز گذاری برہی	تو کب تک اس بات کا غم کھائیگا کہ کیا بناؤں اور کیا کروں۔ ہر ایک کام خدا کے سپرد کر دیگا تو خلاصی پائیگا +

حکایت کہتے ہیں کہ ہارون الرشید کی یہ عادت تھی۔ کہ ہر سال عید الضحیٰ کے دن اپنی لونڈیوں اور غلاموں کو جمع کرتا۔ اور ہر قسم کا زر و مال ان کے سامنے رکھکر کہتا۔ کہ جو جسے مطلوب ہو اس پر ہاتھ رکھے۔ وہ اسے دی جائے گی۔ ہر ایک نے حسب عادت کسی نہ کسی چیز پر ہاتھ رکھا۔ لیکن ایک لونڈی نے آکر ہارون الرشید پر ہاتھ رکھ دیا۔ اس نے کہا تو نے ایسا کیوں کیا۔ اس نے جواب دیا۔ کہ کیا آپ نے نہیں فرمایا تھا۔ کہ جو جس چیز پر ہاتھ رکھے گا وہ اس کی ملکیت شمار ہو گی۔ اب چونکہ میں آپ کو چاہتی ہوں۔ اس لئے میں نے آپ پر ہاتھ رکھا۔ ہارون الرشید نے کہا کہ میں اور میرا سارا مال تیری ملکیت ہے۔ یہ کہکر اُس کو آزاد کیا۔ اور تمام لونڈیاں او غلام اس کے حکم کے تابع کئے۔ پس اسی طرح جب مومن بندہ دنیا اور آخرت کو چھوڑ کر خدا کو اختیار کرتا ہے۔ تو دنیا اور عاقبت سب اسی کا ہو جاتا ہے۔ من لہ المولیٰ فلہ الکل (جس کا خدا اس کا سب کوئی) اگر تجھے عقل ہے۔ تو اشارہ ہی کافی ہے۔ **نظم**

گر طالبِ مائی مطلب ہیچ مرادے دریافتنِ ماست ترا جملہ مرادے	اگر تو ہمارا طالب ہے تو کوئی مراد طلب نہ کر۔ اس واسطے کہ ہمیں پا لینے میں تیری سب مرادیں بر آئیں گی +
گوئے دولت آں سعادتمند برد کو بپائے دلبرِ خود جاں سپرد	وہ نیک بخت بازی جیت گیا۔ جس نے اپنی جان اپنے دلبر کے پاؤں کے سپرد کی +

گر ہمے خواہی کہ بفروزی چو روز
ہستئ خود پیش یار خود بسوز

اگر تو چاہتا ہے کہ تو روز روشن کی طرح چمکے
تو اپنی ہستی اپنے یار کے آگے جلادے +

گر ہمے خواہی حیاتِ عیش خوش
گاؤ نفسِ خویش را اول بکش

اگر تو زندگی اور عمدہ عیش چاہتا ہے۔ تو
اپنے گاؤ نفس کو پہلے ہلاک کردے +

در جوانی کن نثارِ دوست جاں
رو عوانٌ بین ذالک را بخواں

تو جوانی میں دوست پر جان قربان کر۔
جا عوانٌ بین ذالک (میانہ سال
ہے) کو پڑھ +

پیر چوں گشتی گراں جانی مکن
گوسفندِ پیر قربانی مکن

جب تو بوڑھا ہوگیا ہے تو گراں جانی نہ کر
بوڑھے بکرے کی قربانی دے +

شد ہمے برباد ایامِ شباب
بہرِ دیں یک ذرہ ننمودی شتاب

جوانی کے دن یونہی برباد ہو گئے۔ اور دین
کے واسطے تو نے ذرہ بھی جلدی نہ کی +

عمر از پنجاہ گذشت و یک سجود
کت بکار آید نکردی اے یہود

تیری عمر پچاس سال سے بڑھ گئی اور تو نے
ایک سجدہ بھی نہیں کیا اے یہودی تاکہ تیرے کام آتا +

حالیا اے عندلیبِ کہنہ سال
ساز کن افغان و یک چندے بنال

اے بوڑھے بلبل اب بھی شور کا سامان
کر اور کچھ مدت رولے +

تا کہ دانستی زیانت راز سود
توبہ ات نسیہ گناہت نقد بود

اگر تو اپنے نفع اور نقصان میں تمیز کرلیتا۔ تو
تیری توبہ تیرے گناہوں کی مٹانیوالی ہے +

غرق دریائے گنہ ہے تا بکے
در معاصی روسیاہے تا بکے

تو گناہوں کے دریا میں کب تک ڈوبا
رہیگا۔ اور گناہوں میں منہ کالا کب تک
بنا رہیگا +

جد تو آدم بہشتش جائے بود
قدسیاں کردند پیشِ او سجود
یک گنہ چوں کرد گفتندش تمام
مذنبی مذنبی بیروں خرام

تیرے جد بزرگوار آدم کی جگہ بہشت تھی۔
اور فرشتوں نے اسکے آگے سجدہ کیا تھا +
جب اس سے ایک گناہ سرزد ہوا تو سب
اسے کہنے لگے۔ کہ گنہگار! گنہگار!! باہر
چلتا پھرتا نظر آ +

توطمع داری کہ باچندیں گناہ
داخلِ جنت شوی اے روسیاہ

اے روسیاہ تو باوجود اس قدر گنا ہوں کے یہ طمع رکھتا ہے۔ کہ بہشت میں داخل ہوگا۔

اللہ تعالےٰ قرآن شریف کی برکت سے ہمجنسوں کو نیکی کی توفیق عطا فرماوے۔

مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ کے برگزیدہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی درگاہ کے آراستہ **باقی بیگ** خدا آپ کو سلامت رکھے۔ اور ہر حال میں آپ کو باقی رکھے۔

فقیر عثمان کی طرف سے واضح ہو۔ **فرد**

حدیثِ آرزومندی بصد دفتر نمے گنجد
چگونہ شرح مشتاقی بیک طومار بنویسم

جبکہ آرزومندی کی بات سو دفتر میں بھی نہیں سما سکتی۔ تو پھر میں کس طرح مشتاقی کی شرح ایک طول طویل خط میں لکھ سکتا ہوں۔

اے عزیز آپ کو لازم ہے۔ کہ اپنی ساری توجہ خدا کی طرف رکھیں۔ اور اپنے آپ کو اس کے سپرد کردیں جس میں اس کی رضامندی ہو۔ اور اس کام کے سوا کسی اور کام میں مشغول نہ ہوں۔

اے عزیز! اہل اللہ کا اتفاق اس بات پر ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی راہ نہ آسمان میں ہے اور نہ زمین میں۔ نہ مشرق میں۔ نہ مغرب میں۔ نہ عرش میں نہ کرسی میں نہ لوح میں۔ نہ قلم میں۔ اللہ تعالےٰ کی راہ تیرے اندر ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ خود قرآن میں خبر دیتا ہے۔ وفی انفسکم افلا تبصرون (اور وہ تمہاری جانوں میں ہے۔ پس کیا تم نہیں دیکھتے) **قطعہ**

اے آنکہ ہمیشہ درجہاں مے پوئی
ایں سعی تراچہ سود چوں ہر سوئی

اے وہ کہ تو ہمیشہ جہان میں اِدھر اُدھر مارا مارا پھرتا ہے۔ یہ تیری کوشش کس کام کی جبکہ تو ہر طرف دوڑتا ہے۔

چیزے کہ تو جویائی نشانِ او ئی	جس چیز کو تو ڈھونڈتا ہے تو ہی اس کا
با تست ہے تو جائے دیگر جوئی	نشان ہے - وہ تیرے پاس ہے اور تو اسے کسی اور جگہ تلاش کرتا ہے +

ایک اور صاحب فرماتے ہیں - **رباعی**

این نسخہ نامۂ الٰہی کہ توئی	یہ نامہ الٰہی کا نسخہ تو ہی ہے - اور اے
وے آئینہ جمالِ شاہی کہ توئی	بادشاہی جمال کا آئینہ تو ہی ہے +
بیروں ز تو نیست ہر چہ در عالم ہست	کوئی چیز جہان میں تجھ سے باہر نہیں یعنی جو
از خود بطلب ہر آنچہ خواہی کہ توئی	کچھ جہان میں ہے وہ سب تجھ میں پایا جاتا ہے جو کچھ تو چاہتا ہے اپنے آپ سے طلب کر کیونکہ خود تو ہی ہے +

یہ باتیں محض گفتگو سے حاصل نہیں ہوتیں - بلکہ خدا کے دوستوں کی ہمنشینی اور ان کی خدمت کرنے سے حاصل ہوتی ہیں +

اے عزیز! جب آپ کو یہ ابتدائی باتیں معلوم ہو چکی ہیں - اب میں واضح طور پر بیان کرتا ہوں - ذرا غور سے سننا - وہ یہ ہے - کہ جو شخص دوستوں کے لقار[1] کو دوست رکھتا ہے - وہ گویا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لقار کو دوست رکھتا ہے جب آپ کو خدا کے دوستوں نے قبول کر لیا - تو یقین جانو کہ آپ خدا کے مقبول ہو گئے جو ایک کا مقبول وہ سب کا مقبول - پس سب سے بڑھکر کوشش اس بات کی کریں - کہ ایک دل کے مقبول بن جائیں - کیونکہ جو ایک کا مقبول وہ سب کا مقبول - پس یہاں سے صاف ظاہر ہے - کہ دوستان خدا کی دوستی عین خدا کی دوستی ہے +

بیان کرتے ہیں - کہ حضرت خواجہ سلطان ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ ایک روز مراقبہ میں تھے - خواب نے غلبہ کیا - تو عالمِ ملکوت میں کیا دیکھتے ہیں - کہ فرشتے اکٹھے ہوئے ہیں - اور ان کے ہاتھ میں قلم اور کاغذ ہے - اور خدا کے دوستوں کے نام لکھ رہے ہیں - جب حضرت خواجہ نے دیکھا - تو کہا انہی میں میرا نام بھی درج کر لو اس کے جواب میں فرشتوں نے کہا - کہ تو اللہ تعالیٰ کے دوستوں میں سے نہیں -

[1] لقا - دیکھنا - دیدار +

یہ سنکر سلطان ابراہیم نے کچھ دیر ٹھیر کر یہ کہا۔ کہ اگرچہ میں ان میں سے نہیں ہوں۔ لیکن ان کے دوستی رکھنے والوں سے ہوں۔ جب فرشتوں نے سلطان ابراہیم سے یہ بات سنی۔ تو بارگاہ الٰہی میں حاضر ہو کر عرض کی۔ بارگاہ الٰہی سے حکم ہؤا۔ کہ اے فرشتو! دفتر میں سب سے پہلے سلطان ابراہیم کا نام لکھو۔ کہ یہ میرے دوستوں کا دوست دار ہے +

اے عزیز! اگر آپ چاہتے ہیں۔ کہ خدا کے دوست بن جائیں۔ تو دل و جان سے آپ ان سے محبت کریں۔ جیسا کہ ایک صاحب فرماتے ہیں۔ **بیت**

با دوستاں نشین و ہمہ دوستی گزیں — تو خدا کے دوستوں سے مل بیٹھ اور سب سے
ہر کس کہ نیست دوست بیک دم مشو قریں — دوستی اختیار کر۔ اور جو شخص خدا کا دوست نہیں
اس کے ساتھ تو ایک لحظہ بھی نہ بیٹھ +

اے عزیز! رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اِنَّ اللہَ نظرۃٍ ینظر الی الفقراءِ فی کل یوم خمس مرۃٍ فیغفر لھم بکل نظرۃٍ۔ بے شک اللہ تعالیٰ ایک خاص رحمت کی نظر سے فقیروں کی طرف ہر روز پانچ مرتبہ دیکھتا ہے۔ اور ہر مرتبہ ان کو بخشتا ہے۔ **بیت**

ہر کہ او سر بر آستانہ نہد — جو شخص اللہ تعالیٰ کی دہلیز پر سر رکھتا ہے
پائے بر تارکِ زمانہ نہد — وہ زمانے کے سر پر پاؤں رکھتا ہے +

اگر آپ چاہتے ہیں۔ کہ آپ بھی خدا کے دوستوں میں شمار ہوں۔ تو چار چیزوں پر ہمیشہ عملدر آمد کرنا۔ اوّل پرہیزگاری۔ دوم قناعت۔ سوم صبر۔ چہارم مطلوب کی کوشش۔ اور یہ چیزیں حاصل نہیں ہوتیں۔ مگر درویشوں کی صحبت اور ان کی خدمت سے۔ چنانچہ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ **نظم**

کار درویشی ورائے فہم تست — درویشی کا کام تیری سمجھ سے باہر ہے۔
سوئے درویشاں تو منگر سست — تو درویشوں کی طرف بری بھلی نگاہ سے نہ دیکھ +

آنچناں کز فقر مے ترسند خلق — لوگ فقر سے اس طرح ڈرتے ہیں۔ گویا کہ وہ
زیر آب شور رفتہ تا بحلق — حلق تک نمکین پانی میں ڈوبے ہوئے ہیں +

گر نترسیدی ازاں فقر آفریں
گنجہا شاں کشف گشتے در زمیں

اگر تو اس فقر سے ڈرے تو تجھ پر آفرین ہے۔ اور ان کو خزانے زمین میں دکھائی دیتے ✦

دیو مے ترساندت ہر دم زفقر
ہمچو کبکش صید کن نرہ صقر

شیطان تجھے ہر دم فقر سے ڈراتا ہے تو اس کو اس طرح شکار کرے جیسا کہ نر باز چکور کا شکار کرتا ہے ✦

باز سلطان عزیزی کامگار
ننگ باشد گر کند کبکش شکار

مقصود مند غالب بادشاہ کے باز کیلئے جائے شرم ہے۔ کہ چکور اُسے شکار کرے ✦

خضر کشتی را برائے آں شکست
تا تواند کشتی از فجار است

خضر نے کشتی کو اس واسطے توڑ ڈالا تھا۔ کہ ظالموں کے ہاتھ سے کشتی بچائے ✦

چوں شکستہ میرہد شکستہ شو
امن در فقر است اندر فقر رو

چونکہ ٹوٹا ہؤا خلاصی پاتا ہے اس لئے تو بھی ٹوٹا ہؤا بن۔ امن فقر میں حاصل ہوتا ہے اس لئے فقر اختیار کر ✦

چونکہ شاہے دست یابد بر شہے
بکشدش یا باز دارد در چہے

چونکہ ایک بادشاہ جب دوسرے بادشاہ پر قابو پاتا ہے۔ تو یا اسے مار ڈالتا ہے یا کنوئیں میں بند کر دیتا ہے ✦

در بیابد خستۂ افتادہ را
مرہمش سازد شہ و بدہد عطا

اور جب کسی گرے پڑے زخمی کو دیکھتا ہے۔ تو بادشاہ اس کے لئے مرہم بناتا ہے اور اس پر بخشش کرتا ہے ✦

راہزن ہرگز گدائے را نزد
گرگ گرگ مردہ را ہرگز نزد

لٹیرا کبھی کسی بھیک مانگنے والے پر حملہ نہیں کرتا۔ اور بھیڑیا مردہ بھیڑیئے کو ہرگز نہیں کاٹتا ✦

از غزائے ہند پیش آں امام
در غنیمت اوفتادش یک غلام

ہند کی لڑائی میں اس امام کو۔ لوٹ میں ایک غلام ہاتھ آیا ✦

پس خلیفہ کرد بر تختش نشاند

پس اسے خلیفہ بنایا اور تخت پر بٹھایا۔

برسپہ بگزیدش و فرزند خواند	اور سپاہ پر اُس کو ترجیح دیکر اس کو فرزند کہا +
حاصل آں کودک بر آں تخت نصا شستہ پہلوئے قبائے شہریا	مختصر یہ کہ وہ لڑکا اس نصارہ کے تخت پر۔ بادشاہ کی قبا کا دامن پکڑ کر +
گریہ کردے اشک میراندے نسوز گفت شہ اور اکہ اے فیروزہ روز	وہ روتا اور دلی جلن سے آنسو بہاتا۔ اس کو بادشاہ نے کہا اے مبارک نصیبے والے +
از چہ کردِ دولتت خوش ناگوار ذوق املاکِ قرینِ شہریار	کس سبب سے تجھے یہ شاہی دبدبہ۔ اور بادشاہی ملکیت کی نزدیکی کا مزا ناگوار معلوم ہوتا ہے +
گفت کودک گریہ ام زاں است زار کہ مرا مادر دراں شہر و دیار	لڑکے نے کہا میں اس واسطے روتا ہوں۔ کہ اُس ولایت اور شہر میں مجھ کو ماں +
از توام تہدید کردے ہر زماں بہ بینمت در دستِ محمود ارسلاں	تیری طرف سے مجھے ہر دم خوف دلاتی تھی۔ کہ میں تجھے محمود ارسلاں کے قبضے میں دیکھوں +
پس پدر مر مادرم را در جواب جنگ کردے کہ ایں چہ خشم است و خطاب	پس میرا باپ میری ماں کے ساتھ جواب میں۔ لڑتا تھا کہ یہ کیسا غصہ اور جھڑکی ہے +
مے نیابی ہیچ نفرینے دگر زیں تبر نفریں مہلک ہلہل تر	تجھے اور کوئی ملامت کرنی نہیں آتی۔ اس سے زیادہ بُری ہلاک کرنیوالی ملامت کوئی نہیں +
سخت بے رحمی و بس سنگیں دلی کہ بصد شمشیر او را قاتلی	اور بہت بے رحم اور از حد سنگدل ہے۔ کہ تو اس کو سو تلوار سے مارتی ہے +
من ز گفتِ ہر دو حیراں گشتمے در دلم پیدا شدے رنج و غمے	میں دونوں کے کہنے سے حیران ہوتا تھا۔ اور میرے دل میں رنج اور غم پیدا ہوتا تھا +
فارغ از انعام از تعظیم تو من ہمے ترسیدمے از بیم تو	مجھے تیرے انعام اور اکرام کی خبر نہ تھی۔ بلکہ ہر وقت میں تیرے خوف سے ڈرتا تھا +

تا چہ دوزخ خواست محمود اے عجب
کہ مثل گشتہ است در ویل و کرب

تا کہ میں دیکھوں کہ محمود کیسا بدخصلت ہے۔ کہ سختی اور تنگی دینے میں ضرب المثل ہوگیا ہے +

مادرم کو تا بہ بیند ایں زماں
مر مرا بر تخت اے شاہِ جہاں

میری ماں اب کہاں ہے کہ مجھے اس وقت تخت پر بیٹھے ہوئے دیکھے +

فقر آں محمودِ تست اے بے سعت
طبع زو دائم ہمے ترساندت

اے ناکوشش کرنے والے تیرا وہ محمود فقر ہے۔ جس سے طبع ہر وقت تجھے ڈراتی ہے +

گر بدانی طبع ایں محمود زاد
خوش بگوئی عاقبت محمود باد
چوں شکارِ فقر گردی تو یقیں
ہمچو کودک اشکباری یوم دیں

اگر تجھے اس محمود کے بیٹے کی خصلت معلوم ہو۔ تو تو خوش ہو کر کہے کہ عاقبت نیک ہو +
جب تو فقر کا شکار ہوگیا تو یقیناً اسی لڑکے کی طرح قیامت کے دن رویگا +

گرچہ اندر پرورش تن مادر است
لیک از صد دشمنِ دشمن تر است

اگرچہ بدن کی پرورش میں ماں کی طرح مصروف ہے۔ لیکن تیرے لئے سو دشمن کا دشمن ہے +

جہد کن تا نورِ تو رخشاں شود
تا سلوک و خدمتت آساں شود

تو اس بات کی کوشش کر کہ تیرا نور چمکے۔ تاکہ تجھ پر سلوک اور خدمت بزرگان آسان ہوجاوے +

از تو جہد و از خدا جہدِ توفیق
جہد توفیق تو ہست ہر دو رفیق

تجھے کوشش کرنی لازم ہے اور خدا سے کوشش کرنے کی توفیق طلب کرنا۔ کوشش اور توفیق دونوں باہم ایک دوسرے کے ساتھی ہیں +

مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لاالہ الااللہ کے برگزیدہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی درگاہ کے آراستہ میرے دینی بھائی حمزہ خدا آپ کو سلامت رکھے +

دعاگو عثمان کی طرف سے واضح ہو۔ کہ اے عزیز! سب کاموں سے بہتر کام خدا کی یاد ہے۔ تجھے لازم ہے۔ کہ کسی دم اور کسی لحظہ بھی خدا کی یاد سے غافل نہ رہے۔ اور اللہ تعالےٰ کو حاضر وناظر خیال کرے۔ اس طرح کہ جو کچھ میں کرتا ہوں وہ دیکھتا ہے اُس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ رباعی

تاجنبش ذرہ در ہوا مے بینم
درکار صوامعال خطا مے بینم

خبردار مجھے ہوا میں ذرہ کی حرکت دکھائی دیتی ہے۔ اور عابدوں کے کام میں مجھے خطا معلوم ہوتی ہے +

درصومعہ ومیکدہ ہر آنجا کہ روی
اے بندہ بہوش باش من مے بینم

عبادت گاہ اور شراب خانے میں جس جگہ تو جائے۔ اے بندے ہشیار رہ کہ میں تجھے دیکھتا ہوں +

جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے۔ مایکون من نجوےٰ ثلٰثۃ الا ھو رابعھم ولا خمسۃ الا ھو سادسھم ولا ادنیٰ من ذالک ولا اکثر الا ھو معھم (یعنی کہیں نہیں ہوتا مشورہ تین کا جہاں وہ نہیں ان میں چوتھا۔ اور نہ پانچ کا جہاں وہ نہیں ان میں چھٹا اور نہ اس کے کم اور نہ زیادہ جہاں وہ نہیں ان کے ساتھ) پس یہاں سے اصلی بات معلوم کر۔ اور غفلت کو اپنے نزدیک نہ آنے دے۔ بیت

خداوند جہاں پیوستہ ناظر
توچوں خرگوش بندی دیدۂ سر

جہان کا مالک ہمیشہ دیکھتا ہے۔ اور تو خرگوش کی طرح آنکھیں بند کئے ہوئے ہے

اے عزیز یہ انصاف کی شرط نہیں۔ کہ صاحب تو تجھے دیکھے۔ اور تو غیروں

کی طرف دیکھے +

قطعہ

بہر نظرِ توسوئے من نظر کن	ہر دیکھنے میں تو میری طرف دیکھ۔ اے
ایا طالب از اغیار حذر کن	طالب غیروں سے ڈر +
ہمہ کس دوست یک یک چیز دارد	ہر شخص کسی نہ کسی چیز کو دوست رکھتا ہے
تو با من دوستی خوبتر کن	تو میرے ساتھ عمدہ دوستی پیدا کر +

آے عزیز! جو کچھ ہے اسی کے ساتھ ہے۔ اور سب اسی کی ملکیت ہے۔ بلکہ سب کچھ وہی ہے۔ تجھے لازم ہے۔ کہ دل و جان سے اس کی طرف جانے کی کوشش کرے۔ خواہ وہ کسی حالت میں رکھے تو غم نہ کرے۔ تاکہ تو درحقیقت اس کا بندہ ہو جاوے بادشاہ کا غلام رعیت کا بادشاہ ہے۔ من کان للہ کان اللہ لہٗ (جو خدا کا ہو رہتا ہے خدا اس کا ہو رہتا ہے)۔

نظم

اے دوست بمن گریز خود را بلہ کن	اے دوست تو میری طرف دوڑ آ اور اپنے
گر شاہ جہاں نگردی از ما گلہ کن	آپ کو چھوڑ دے۔ پھر اگر تو جہان کا بادشاہ نہ ہو جائے تو ہمارا گلہ کر +
رو گردِ جہاں بگرد و پا آبلہ کن	جا جہان کے گرد پھر اور پاؤں میں آبلے
گر ہمچو من یابی مار آبلہ کن	ڈال۔ اگر تو میرے جیسا پالے تو مجھے چھوڑ دے +
یک صبح باخلاص بیا بردرِ ما	اخلاص کیساتھ ایک صبح ہمارے دروازے پر آ
چوں کار تو بر نیاید از ما گلہ کن	پھر اگر تیرا کام نہ بنے تو ہمارا گلہ کر +

اور نیز یہ بھی فرماتا ہے۔

رباعی

تو خاصۂ ما باش کہ ما نیز ترائیم	تو ہمارا خاص دوست بن کہ ہم بھی تیرے
در ہر دو جہاں مقصد مقصود توائیم	ہی دوست ہیں۔ دونوں جہان میں تیرا مقصود اور مطلوب ہم ہی ہیں +
گر یک قدم از سوئے طلب کوئے من آئی	اگر تو میری طلب کے واسطے ایک قدم میری
ماصد قدم از راہِ کرم سوئے تو آئیم	طرف آئے۔ تو میں ازروئے عنایت سو قدم تیری طرف آؤں گا +

اے عزیز! یقیناً جان لے کہ زندگی دوست کی یاد کے بغیر بمنزلہ موت کے ہے اور موت جو دوست کے ساتھ ہو وہ بمنزلہ زندگی کے ہے۔ فرد

زندگانی نتواں گفت حیاتے کہ مراست
زندہ آن است کہ با دوست وصالے دارد

جو زندگی مجھے حاصل ہے اسے زندگی نہیں کہہ سکتے۔ زندہ در اصل وہی ہے جسے دوست کا وصال حاصل ہو +

تجھے معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ عاشقوں کے لئے موت سے بڑھکر کوئی اچھی نعمت اور عمدہ دولت نہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ فتمنوا الموت ان کنتم صادقین (پس خواہش کرو موت کی اگر تم صادق ہو) +

اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب (موت ایک پل ہے جو دوست کو دوست سے ملاتی ہے) پس خدا کے طالب کو چاہیئے۔ کہ ہمیشہ خدا کے دیدار کا مشتاق اور منتظر رہے۔ اور مقررہ دن تک کسی وقت اور کسی لحظہ جوش وخروش سے باز نہ رہے۔ چنانچہ خواجہ صاحب فرماتے ہیں۔ فرد

تا دامن کفن نکشم زیر پائے خاک
باور مکن کہ دست ز دامن بدارمت

(جب تک میں زمین کے نیچے کفن نہ اوڑھ لونگا۔ تو یہ یقین نہ کر کہ میں تیرے دامن سے دست بردار ہو جاؤنگا +

پس مومن ہر وقت اللہ تعالےٰ کے دیدار اور اس کے جہان کو آراستہ کرنے والے جمال کا منتظر رہتا ہے۔ لاراحت للمومنین دون لقائہ (مومن کو اس کے دیدار کے سوا چین ہی نہیں آتا) پس عاشقوں کی موت عین زندگی ہے چونکہ انہیں یہ بات معلوم ہے۔ اس لئے موت کی انتظار کرتے ہیں۔ ابیات

عاشقاں را موت راحت آمدہ
زاہداں را مرگ وحشت آمدہ

عاشقوں کے لئے موت آرام ہے۔ اور زاہدوں کے لئے موت خوف ہے +

زاہداں از مرگ مہلت خواستند
عاشقاں گویند نے نے زود باش

زاہد موت سے مہلت چاہتے ہیں۔ اور عاشق کہتے ہیں کہ نہیں نہیں جلدی ہو +

بمیری چوں بمردن خو گیری	جب تو مرنے کا عادی ہو جائیگا تو تو نہیں
بمیراں خویش تا ہرگز نمیری	مرے گا۔ تو اپنے آپ کو مار ڈال تا کہ تو ہرگز نہ مرے +

اے عزیز اب میں واضح طور پر بیان کرتا ہوں۔ توجہ سے سنو۔ جو لوگ دشمن خدا کے ہاتھ سے قتل ہوتے ہیں۔ ان کے بارے میں اللہ تعالےٰ جل شانہٗ فرماتے ہیں۔ ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ اموا تا بل احیاءٌ (اور جو لوگ خدا کی راہ میں قتل ہوئے ہیں تم ان کو مرے ہوئے نہ خیال کرو بلکہ وہ حقیقت میں زندہ ہیں) جو لوگ خدا کی راہ میں شہید ہوئے ہیں۔ وہ کیوں ہمیشہ رہنے والی نیک بختی اور دولت نہ پائیں۔ اور من مات من العشق فقد مات شہید اً (جو عشق سے مراوہ شہید مرا) کی خصوصیت سے کیوں مختص نہ ہوں۔ دیکھ ان کے بارے میں کیا اشارہ کیا ہے۔ کہ وہ خوش ہیں۔ اور رزق دیئے جاتے ہیں۔ نہ وہ رزق کہ جس میں نفس کا مزا ہے۔ بلکہ وہ رزق جس میں روح کی تازگی ہے۔ اور اس سے مراد نہ زایل ہونیوالے حقیقی وصال کا شربت ہے۔ فرد

کشتگانِ خنجرِ تسلیم را	تسلیم کی خنجر کے مقتولوں کو۔ ہر وقت غیب سے
ہر زماں از غیب جانِ دیگر است	ایک نئی جان میسر ہے +

اے عزیز! جو شخص خدا سے بیگانہ ہے وہ عین مصیبت اور قید میں گرفتار ہے۔ اگرچہ بادشاہ ہی ہو۔ اور جو خدا کا دوست ہے۔ وہ دونوں جہان کا بادشاہ ہے۔ اگرچہ اس کے پاس رات کی روٹی بھی موجود نہ ہو۔ نظم

دو تائے ناں اگر از گندم است یا از جو	دو روٹیاں خواہ گیہوں کی ہوں خواہ جو
ستائی جامہ اگر کہنہ است یا خود نو	کی۔ لے لے اور کپڑا خواہ پرانا ہو خواہ نیا پہن لے +
بچار گوشۂ دیوار خود بخاطر جمع	اپنے گھر کی دیواروں کے کونوں میں آرام ہے۔ وہاں کوئی نہیں
کہ کس نگوید از ینجا بجارد آنجا رو	کہتا کہ یہاں سے اٹھ کر وہاں چلا جا +

ہزار بار ہمے خوش بہ پیش ابن یمین ز تاج و تختِ فریدون و گنج کیخسرو	ابنِ یمین کے نزدیک بھی فریدون کے تاج اور تخت اور کیخسرو کے خزانہ سے ہزار درجہ بہتر ہے ✤

اے عزیز! بزرگوں نے فرمایا ہے۔ کہ اگر وصل کا خیمہ بالفرض دوزخ میں لگایا جائے۔ تو عاشقانِ الٰہی دوزخ کی آگ اپنی آنکھوں کا سرمہ بنائیں گے۔ اور اگر ایک لحظہ بہشت اعلےٰ میں وہ حجاب میں رکھے جائیں۔ تو اس قدر فریاد کریں۔ کہ دوزخیوں کو بھی ان کی حالت پر رحم آئے۔ **بیت**

با تو دل مسجد است وبے تو کنشت بے تو دل دوزخ است با تو بہشت	اگر تیرا خیال دل میں ہو تو وہ دل مسجد ہے اور اگر نہیں تو بتخانہ ہے۔ اور تیرے بغیر دل دوزخ ہے اور تیرے ساتھ بہشت ہے ✤

یہاں پر یہ سمجھ درکار ہے۔ جو اس کے ہمراہ ہے۔ وہ سب کے ہمراہ ہے۔ پس لازم ہے۔ کہ سب میل و محبت اسی سے رکھے۔ تاکہ اس کا سب کچھ تیرا ہو جائے۔ **بیت**

گر طالبِ مائی مطلب ہیچ مرادے دریافتنِ ماست ترا جملہ مرادے	اگر تو ہمارا طالب ہے تو کوئی مراد نہ مانگ۔ کیونکہ ہمارا پالینا ہی تیری سب مرادیں ہیں ✤

جس کو حق کی طلب ہے۔ اُسے یہی ایک بات کافی ہے۔ والسّلام ✤

مکتوب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لا الٰہ الا اللہ کے برگزیدہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی درگاہ کے آراستہ میرے بھائی شیخ **ایوب** خدا آپ کو سلامت رکھے ✤

فقیر عثمان کی طرف سے واضح ہو۔ کہ آپ نے جو چند سطریں لکھیں تھیں وہ پہنچیں۔ حال مندرجہ معلوم ہؤا۔ آپ نے فرمایا تھا۔ کہ پروانہ چراغ پر عاشق ہے۔

اور مچھلی پانی پر۔ پروانہ وصال کے وقت جل جاتا ہے۔ اور مچھلی عین وصال میں بھی زندہ ہی رہتی ہے۔ یہ کس سے مشابہ ہے۔ اسکا صحیح جواب لکھیں۔ جب یہ لکھا ہؤا بندے نے دیکھا۔ تو دل میں بہت حیرانی پیدا ہوئی۔ کہ مجھ فقیر کو عارفوں کی باتوں میں کیا دخل۔ لیکن آپ کے فرمان کے مطابق۔ اپنی ناقص عقل کے موافق کوشش کی گئی۔ اس کا مختصر جواب آپ اس ایک بیت سے معلوم کریں۔ **بیت**

مؤسے زہوش رفت بیک پرتو صفات	حضرت مؤسیٰ علیہ السلام صفات آلہی
تو عین ذات مے نگری در تبسمے	کے ایک پرتو سے ہی بیہوش ہو گئے۔ اور آپ (محمدؐ رسول اللہ) ذات آلہی کو دیکھتے ہیں اور مسکراتے ہیں ÷

اس بیت کا اشارہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہے۔ اور مفصل جواب یہ ہے۔ کہ پروانہ اور مچھلی دونوں ہیں تو عاشق مگر دونوں میں فرق ہے۔ پروانہ آگ کا عاشق ہے۔ اور آگ میں جلالی صفت ہے اور مچھلی پانی پر عاشق ہے۔ اور پانی جمالی صفت رکھتا ہے۔ پہلے کا رتبہ جلالی ہے اور دوسرے کا جمالی۔ جب سالک جلالی رتبہ سے گذر جاتا ہے۔ تو بعد ازاں جمالی رتبہ پر پہنچتا ہے۔ یہ دونوں سالک ہیں۔ لیکن اللہ تعالےٰ کی تجلی میں ہیں۔ اور دونوں تجلیات نام کی صورت میں ہیں۔ اور حضوری درحقیقت ان دونوں سے پاک ہے ÷

اے عزیز! مخدوم شرف الدین منیری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ جب پروانہ شمع کے گرد پھرتا ہے۔ تو اس سے بے خبر ہوتا ہے۔ جب اس نے اپنے آپ کو شمع پر دے مارا۔ تو پروانہ کہاں۔ اور اس کا نشان کہاں۔ **عین القضات** ہمدانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ مرد ایسا ایسا ہؤا۔ تب کہیں عارف بنا۔ اس کے بعد کیا ہؤا۔ اس کے بعد کون جانتا ہے۔ کہ وہ کیا ہؤا۔ اور یہی صاحب فرماتے ہیں۔ کہ عارف جب اس مقام پر پہنچتا ہے۔ تو بے نشان ہو جاتا ہے۔ اگر اس سے نشان پوچھا جائے۔ کہ کیا ہؤا۔ تو وہ کہتا ہے۔ کہ مگر مچھ نگل گیا ہے۔ اگر کوئی اس کی نشانی بتائے۔ تو وہ گمراہوں کا گمراہ ہے۔ اور اگر کوئی اس کی بابت بیان

کرے۔ تو کہتے ہیں کہ وہ اندھوں کا اندھا ہے۔ **بیت**

ہر کہ زد توحید بر جانش رقم	توحید نے جس شخص کی جان پر اپنا اثر
جملہ گم گردد از و او نیز ہم	ڈالا۔ اس سے سب چیزیں گم ہوگئیں اور وہ خود بھی +

پروانہ بتندی ہے۔ اس کو مردوا کہتے ہیں۔ اور مچھلی کو مرد اور منتہی کہتے ہیں۔ پروانہ فنا فی اللہ کے مقام میں ہے۔ اور مچھلی باقی باللہ کے مقام میں۔ پروانہ مقام محاربہ یعنی تفرقہ میں ہے۔ اور مچھلی مقام جمع میں۔ چنانچہ ایک صاحب فرماتے ہیں۔ **ابیات**

تا کجے پروانہ گردی گرد شمع	تو کب تک شمع کے گرد پروانہ بنا رہیگا۔
غرق شو در لجۂ دریائے جمع	تو جمعیت کے دریا کے بھنور میں غرق ہو +
جمع جمعش آنکہ حق بینی تمام	اس کی جمع جمع کو جو تو حق دیکھتا ہے
در مرائے خلق عالم خاص و عام	وہ سب کچھ۔ جہان کی خلقت کے آئینہ میں موجود ہے +
صاحب ایں مرتبہ کامل بود	اس مرتبے والا کامل ہوتا ہے۔ اس
زانکہ ایں رو ہر دو را شامل بود	واسطے اس میں دونوں شامل ہوتے ہیں +

مردوا کوشش کرتا ہے۔ تاکہ مردواپن سے گذر کر مرد کے درجے کو پہنچے۔ کیا آپ کو معلوم ہے۔ کہ مردوا کون ہے۔ اور مرد کون۔ آپ کو یاد رہے کہ مردوا وہ جنگجو ہے۔ جو جاھدوا فینا کے مقام میں لا کی تلوار پکڑ کر خدا کی راہ کے دشمنوں (نفس اور شیطان) کے ساتھ لڑائی کرے۔ یعنی پروانہ۔ اور مردوا وہ غازی ہے۔ جو توحید کی تلوار سے غیروں کے سر قلم کرے۔ اور جنگ کی تشویش سے آرام پائے۔ یعنی مچھلی۔ ان دونوں کے سوا جو باقی ہیں۔ ان کو عورتوں کے درجے میں بھی شمار نہ کر۔ کیونکہ وہ وحشی چوپائے ہیں۔ اولئک کالانعام بل ھم اضل سبیلا (وہ ڈھور ڈانگروں کی طرح ہیں بلکہ راہ پانے میں ان سے بھی زیادہ گمراہ) +

مکتوب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ کے برگزیدہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی درگاہ کے آراستہ میرے دینی بھائی اور یقینی دوست شیخ **عبد الوہاب** خدا آپ کو سلامت رکھے۔ اور آپ شوق اور محبت الٰہی میں مالا مال ہوں +

اس فقیر کی بات کو گوش ہوش سے سنیں۔ اور اسے دل میں جگہ دیکر اس پر عمل کریں۔ اور ہمت کی کمر چست باندھ کر اس پر عمل کریں +

اے عزیز! جو کچھ جہان میں ہے۔ سب کاموں سے اچھا کام اللہ تعالیٰ کی دوستی ہے۔ اور اس کے سوا جو کچھ ہے۔ وہ سب کھیل تماشا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے۔ (انما الحیوٰۃ الدنیا لعب ولھو) اسکے سوا نہیں کہ دنیاوی زندگی کھیل اور تماشا ہے)۔ **فرد**

بازیچہ ایست طفل فریبی متاع دہر
بے عقل مرداں کہ درو مبتلا شوند

زمانہ کا اسباب لڑکوں کو فریب دینے والا ایک کھیل ہے۔ جو اس میں مبتلا ہوتے ہیں وہ بے عقل لوگ ہیں +

کھیل میں ہار جانا عقلمندوں کا کام نہیں۔ مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ **ابیات**

دلا تا کے دریں کاخ مجازی
کنی مانند طفلاں خاکبازی

اے دل تو کب تک اس مجازی محل (دنیا) میں۔ لڑکوں کی طرح مٹی سے کھیلیگا +

ہمہ اندر زمیں تو این است
کہ تو طفلی و خانہ رنگین است

سب کچھ زمین کے اندر تیرے لئے اس واسطے رکھا گیا ہے۔ کہ تو بچہ ہے اور گھر رنگارنگ چیزوں سے پُر ہے +

اے عزیز! اگر آپ مرد ہیں۔ تو ادھر اُدھر کی چیزوں کے پاس نہ پھٹکو۔ کیونکہ

جو چیز پائدار نہیں وہ دل لگانے کے قابل نہیں۔ **فرد**

دل بر و بند کو نخواہد مرد
آنکہ میرد بر و چہ دل بندی

تو اس سے دل لگا جو فانی نہیں۔ اور جو فانی ہے اس سے تو کیوں دل لگاتا ہے +

قطعہ

چہ کنم کہ قدر و قیمت ندانی
اگر میدانستی دمے فارغ نے نشینی

میں کیا کروں کہ تجھے اس کی قدر و قیمت ہی معلوم نہیں۔ اگر تجھے معلوم ہوتی تو ایک دم بھی خالی نہ بیٹھتا +

تو بقیمت ورائے دو جہانی
چہ کنم قدرِ خود نے دانی

تیری قیمت دونوں جہان سے بڑھکر ہے لیکن میں کیا کروں جبکہ تجھے اپنی قدر ہی معلوم نہیں +

فرد

بزر نخریدۂ جاں را ازاں قدرش نے دانی
کہ طفلاں قدر کم دانند متاع رایگانی را

تو نے جان کو زر کے بدلے نہیں خریدا اس واسطے تو اسکی قدر نہیں جانتا۔ کیونکہ لڑکے مفت مال کی قدر کم کرتے ہیں +

اگر آپ مرد ہیں تو جو کچھ آپ کے پاس ہے اسے دوست کی راہ میں خرچ کرو۔ کیونکہ جان پر کھیلنے کے بغیر عزت حاصل نہیں ہو سکتی۔ **فرد**

ہمچو مرداں بدمے ہر دو جہاں را درباز
کہ دریں دیرِ فنا بہرِ قمار آمدۂ

بہادروں کی طرح تو ایک دم میں دونوں جہان ہار دے۔ کیونکہ تو اس دنیا میں جوئے کے واسطے آیا ہے +

اے عزیز! اگر آپ لاکھوں جانیں اور جہان دوست کی راہ میں صرف کریں تو گویا آپ نے کچھ بھی نہیں کیا۔ **بیت**

قیمتِ خود ہر دو عالم کردۂ
نرخ بالا کن کہ ارزاں کردۂ

تو نے اپنی قیمت دونوں جہان ٹھیرائی ہے۔ نرخ بڑھا کیونکہ تو نے سستا لگا رکھا ہے +

اے دوست! جب آپ کو یہ ابتدائی باتیں معلوم ہو چکیں۔ تو اب میں کچھ اور

بیان کرتا ہوں۔ ذرا توجہ سے سننا۔ مردوں اور عورتوں کی ہمت کو دیکھو کہ اللہ تعالیٰ
کی محبت کی راہ میں ان کا کیا حال تھا۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ ایک روز قرآن
کی تلاوت کرتے کرتے جب اس مقام پر پہنچے۔ کہ سلامٌ علیکم طبتم فادخلوھا
خالدین (تم پر سلام ہو۔ تم پاک ہوئے۔ پس اس میں ہمیشہ کے لئے داخل ہو جاؤ)
تو آپ نے کہا۔ اے خدایا بچارے حسن کی یہ آرزو ہے۔ کہ یہ بہشت میں سب سے
پہلے داخل ہو۔ اور بہشت کا فرشتہ میرے استقبال کو آئے۔ اور سب سے پہلے مجھے
بہشت کی طرف بلائے۔ عالمِ غیب سے آواز آئی۔ کہ اے حسن اس دوست کو حاصل
کرنے والے وہ شخص ہیں۔ جنہوں نے تجھ سے پہلے اس بات کی کوشش کی ہے۔
خواجہ حسن نے عرض کی۔ اے پروردگار وہ تیرا کونسا بندہ ہے۔ جو اس سعادت
سے مشرف ہو گا۔ آواز آئی۔ کہ اے حسن وہ ایک بیوہ عورت ہے۔ جو اس خلعت
سے مشرف ہو گی۔ پھر آپ نے بارگاہ الٰہی میں عرض کی۔ کہ وہ عورت کہاں رہتی
ہے۔ پھر آواز آئی۔ کہ فلاں محلہ میں رہتی ہے۔ خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ نے
دل میں کہا۔ کہ میں جا کر ملاقات کا شرف حاصل کروں۔ جب آپ اس عورت کے
گھر کے دروازہ پر پہنچے۔ تو دستک دی۔ اندر سے آواز آئی کہ کون ہے۔ جو خستہ دلوں
کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے۔ خواجہ حسن بصری نے آواز دی۔ کہ میں ہوں حسن بصری۔
تب اس عورت نے آکر دروازہ کھولا۔ خواجہ علیہ الرحمۃ نے سلام کیا۔ اور اندر آئے
کیا دیکھتے ہیں۔ کہ ایک دیگ چولھے پر رکھی ہے۔ خواجہ حسن بصری نے کہا۔ کہ اے
بہن تو نے جو دیگ چولھے پر رکھی ہے۔ تو یہ بتا کہ تجھے کسی نے اطلاع دی تھی۔
یا کرامت سے معلوم کر لیا تھا۔ کہ میں تیرا مہمان بنوں گا۔ عورت نے کہا۔ اے خواجہ
حسن بصری مجھے تیرے آنے کی اطلاع کسی نے نہیں دی۔ لیکن یہ میرے جگر کا خون
ہے۔ جو میں دیگ میں رکھ کر پکا رہی ہوں۔ **فرد**

دریائے سرشکم ہمہ پرکالہ خون است — میرے آنسو کا دریا خون کا پرنالہ ہے۔
ایں قافلہ را راہ مگر بر جگر افتاد — شاید یہ قافلہ جگر کی طرف چلا گیا +

خواجہ حسن نے پوچھا۔ کہ بات دراصل کیا ہے۔ جس کے واسطے تو نے خون
جگر دیگ میں رکھا ہے۔ اس نے کہا اے خواجہ حسن تین روز سے میرے بچوں نے

کچھ نہیں کھایا۔آج ان کی تسلی کے لئے دیگچہ رکھا ہے۔اور آج کی رات خدا کے خوف سے میں اس قدر روئی۔کہ یہ دیگچہ آب جگر سے پُر ہو گیا۔اب میں انہیں تسلی دیتی ہوں۔کہ خاطر جمع رکھو۔کہ تمہارے لئے میں اس دیگچہ میں کچھ پکا رہی ہوں۔ جب خواجہ حسن بصری نے یہ بات سنی تو کہا۔کہ تو نے ٹھیک کہا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بھی فرماتے ہیں۔کہ بہشت مفت نہیں ملتی۔چونکہ دوست کی راہ میں تیری یہ حالت ہے۔تجھے خوش خبری ہو۔کہ میں قرآن مجید کی تلاوت کرتے کرتے جب سلام علیکم طبتم فادخلوھا خالدین (تم پر سلام ہو۔تم پاک ہوئے۔پس اس میں ہمیشہ کے لئے داخل ہو جاؤ) پر پہنچا۔تو میں نے آرزو کی۔کہ کیا ہی اچھا ہوتا۔کہ پہلا بہشتی میں ہوتا۔مجھے آواز آئی۔کہ اے حسن خاموش رہ۔یہ دولت ہم نے ایک بیوہ عورت کو عنایت کی ہے۔میں نے کہا۔اے پروردگار مجھے حکم دے۔کہ میں اس کی ملاقات کا شرف حاصل کروں۔یہ سنکر اُس عورت نے کہا۔کہ اے حسن تھوڑی دیر ٹھیر۔اور آپ اُٹھ کر دو رکعت نماز ادا کی۔اور سجدہ میں سر رکھ کر کہنے لگی۔کہ اے پروردگار اب تک تو میرا بھید پوشیدہ تھا۔اب جو تو نے میرا بھید حسن بصری کے آگے کھول دیا ہے۔بہتر یہ ہے۔کہ مجھے اس جہان سے اُٹھا لے۔یہ کہکر جان بحق تسلیم ہوئی۔ **فرد**

کشتگانِ خنجرِ تسلیم را	تسلیم کی خنجر کے مقتولوں کو۔ہر وقت
ہر زماں از غیب جانِ دیگر است	غیب سے ایک اور جان حاصل ہے +

اے عزیز! چند روز زندگی کے جو باقی ہیں۔وہ طلب حق میں گذارو۔اور کوتاہی اور کمی نہ کرو۔اور دل وجان سے اس کے ساتھ محبت رکھو۔اور اس سے مل جاؤ۔کیونکہ اس کے سوا جو ملاپ ہوگا۔وہ آپ سے جدا ہو جائیگا۔مگر اللہ تعالے کی دوستی کا پیوند کبھی نہ جدا ہوگا۔ **فرد**

خلل پذیر بود ہر بنا کہ مے بینی	ہر ایک بنا جو تو دیکھتا ہے خلل پذیر ہے
مگر بنائے محبت کہ خالی از خلل است	مگر محبت کی بنا خلل سے خالی ہے +

جو کچھ ہے عشق ہے۔عشق کے سوا جو کچھ ہے۔وہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ (اس پر سلام ہو۔جس نے سیدھی راہ کی تابع داری

کی) خدا کرے سب دوستوں کو محبت اور عشق زیادہ ہو آمین رب العالمین +

مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لاالہ الا اللہ کے برگزیدہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی درگاہ کے آراستہ برخوردار مرزا خلیل اللہ سلمہ اللہ تعالےٰ +

فقیر عثمان کی طرف سے سلام علیکم کے بعد واضح ہو۔ کہ اس برخوردار کا خط ملا۔ جو کچھ اخلاص کے بارے میں لکھا تھا۔ واضح ہو کہ اس طرف بھی اشتیاق بڑھ کر ہے۔ پیر اور مرشد کی محبت کو خدا کی محبت خیال کریں۔ اس واسطے کہ جب اللہ تعالےٰ کسی کو اپنا دوست بنانا چاہتا ہے۔ تو اس کے دل میں اپنے دوستوں کی محبت پیدا کرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ بھی دوست ہو جاتا ہے۔ لیکن خدا کی رہنمائی کے بغیر یہ کام نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ من یھد اللہ فھو المھتد (جس شخص کو اللہ تعالےٰ ہدایت کرتا ہے۔ وہ ہدایت پاتا ہے) فرد

بے عنایات حق وخاصان حق	خدا اور خدا کے خاص آدمیوں کی عنایتوں
گر ملک باشد سیاہ باشد ورق	کے بغیر۔ خواہ فرشتہ بھی ہو تو بھی اس کا
	اعمالنامہ سیاہ ہوتا ہے +

اے عزیز! جب تم نے یہ بات سن لی۔ تو اب میں کچھ اور بیان کرتا ہوں۔ ذرا غور سے سنو۔ تمہیں لازم ہے۔ کہ اپنی تمام ہمت اس بات پر خرچ کرو۔ کہ تمہارے دل اور جان میں کوئی قصد۔ کوئی ارادہ۔ اور کوئی مطلب سوائے اصلی مقصود پر پہنچنے کے نہ ہو۔ کیا تمہیں معلوم ہے۔ کہ اصل مقصود کیا ہے۔ اصل مقصود یہ ہے۔ کہ اپنے وجود کی نفی کرو۔ اور اس سے کنارہ کش رہو۔ اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری میں پہاڑ کی طرح ثابت رہو۔ اور پیر و مرشد کی صحبت کے خواہشمند رہو۔ اس واسطے کہ وہ اہل جمعیت ہیں۔ اور اسی طرح غیروں کی صحبت اور صاحب تفرقہ لوگوں کے میل جول سے دور رہو۔ اور ہمیشہ پیر و مرشد سے جو کہ

صاحب وقت ہوں۔ صحبت رکھو۔ کیونکہ انہیں سے فائدہ حاصل ہو سکتا ہے۔ اور ان کے ساتھ نیک عقیدہ سے پیش آئے۔ اور ان کی دعا سے ہمیشہ لیاقت اور نیاز حاصل کرے۔ اور ان کی راہ میں مال اور جان کے خرچ کرنے میں کسی قسم کی کمی نہ کرو۔ اور ان کے دیدار کو دیدار الٰہی خیال کرو۔ اور ان کی محبت کو خدا کی محبت سمجھو۔ بیت

گر تجلی ذات خواہی صورتِ انسان بیں
ذات حق را آشکارا اندر و خنداں بہ بیں

اگر تو ذات حق کی تجلی چاہتا ہے تو انسان کی صورت دیکھ۔ اور ذات حق کو ظاہر اس میں ہنستی ہوئی دیکھ +

جس شخص کو اللہ تعالےٰ نے ازل ہی سے اپنی محبت کا طریقہ اختیار کرنے کے لئے مقرر کیا ہے۔ اس کی تمام رغبت اس گروہ کی دلجوئی کی طرف مائل کی ہے اور وہ شخص اپنی نیک بختی ان کی خدمت میں بجالانے میں خیال کرتا ہے۔ اور اپنی بدبختی ان کی صحبت سے دور رہنے میں۔ اور اس کی محبت اس نور کی روشنی کے سوا جو ان کی پیشانی میں ہوتا ہے۔ کسی اور چیز سے نہیں ہوتی۔ اگر اللہ تعالےٰ کی عنایت اس کے حال کا تدارک کرے۔ تو اس کی بصیرت کی آنکھ کو فوراً حالت استغراق کا آئینہ دکھاتے ہیں۔ اور اس حالت میں اس کی توجہ حقیقی کعبہ کی طرف درست ہو جاتی ہے۔ اور مظاہر کی دیوار اس کی بصیرت کے سامنے سے ہٹا لیتے ہیں۔ تو وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح خود بخود کہتا ہے۔ انی وجھت وجھی للذی فاطر السمٰوٰت والارض حنیفاً وما انا من المشرکین (میں اپنے چہرے کو اُس ذات کی طرف پھیرتا ہوں۔ جس نے زمینوں اور آسمانوں کو پیدا کیا ایک طرف کا ہو کر۔ اور میں مشرکوں کے گروہ سے نہیں) +

اے عزیز! تمہیں معلوم ہے۔ کہ پیر کون ہے۔ پیر وہ شخص ہوتا ہے۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سے اوصاف رکھتا ہو۔ اور جو کچھ آنحضرت کی مرضی ہے اس سے کوئی بات باقی نہ رہ گئی ہو۔ بلکہ اس نے اپنی تمام خواہشات کو گھٹا دیا ہو۔ یہاں تک کہ محمدی اوصاف کے سوا اس میں اور کچھ نہ پایا جاتا ہو۔ اس مقام میں نبوی صفات کے اتصاف کے وسیلہ سے صفات الٰہی کا مظہر

بن گیا ہو۔ اور انہی تصرفات نے اس کے لائق باطن میں تصرف کیا ہو۔ اور اپنی خواہشات کو چھوڑ کر اللہ تعالٰے کی رضامندی کے لئے تیار رہے۔ **فرد**

از بس کہ در کنار ہے گیروش نگار — کثرت سے معشوق کے بغل میں لینے سے۔ اس نے
بگرفت بوئے یار رہا کرو بوئے طین — یار کی خوشبو حاصل کر لی اور مٹی کی بو کو چھوڑ دیا۔

اس کے بعد اللہ تعالٰے اس کو ایک نظر عنایت فرماتا ہے۔ کہ وہ نظر نظر رحمت کل ہوتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالٰے نے فرمایا ہے۔ کہ اللہ تعالٰے کی رحمت کی نشانیاں دیکھ پس جبکہ حق سبحانہٗ تعالٰے تمہاری طرف دیکھتا ہے۔ تو تمہیں بھی لازم ہے۔ کہ اللہ تعالٰے کی جناب میں حاضر رہو۔ تاکہ منظور خدا ہو جاؤ۔ جیسا کہ بزرگوں نے فرمایا ہے۔ کہ اللہ تعالٰے تین سو ساٹھ مرتبہ رات کو مومن کے دل کی طرف دیکھتا ہے۔

اے عزیز! پورے طور پر کوشش کرو۔ اور کسی قسم کی کمی نہ کرو۔ جو وقت تمہیں حاصل ہے اس کی قدر کرو۔ اور امیدوں کو کم کرو۔ اور عاجزی اور زاری سے پیش آؤ۔ اور بیداری میں جاگتے رہو۔ اور توکل کا توشہ اپنے ساتھ لو۔ اور نیازمندی کا ہدیہ اٹھا لو اور درد اور آہ کا تحفہ آگے بھیجو۔ اور وضو کا ہتھیار پہنکر خاموشی کا نیزہ ہاتھ میں لیکر لا الٰہ الا اللہ کی تلوار کمر بند میں لٹکاؤ۔ اور الفقر فخری کا تاج سر پر رکھ کر نفس کے سرکش گھوڑے کو ریاضتوں کے میدان میں دوڑاؤ۔ اور راستی کی لگام ہاتھ سے نہ چھوڑ کر کم کھانے کے کوڑے سے اسے ادب سکھلاؤ۔ اور قناعت کے تابعے کو مضبوط رکھو۔ اگر اس طرز سے راہ وروش رکھو گے۔ تو امید ہے کہ تم کو اصلی وطن میں پہنچا دے گا۔ اور وہاں تم ہمیشہ تک خوش خوش زندہ رہو گے۔ **بیت**

شادی جاوید کن از دوست تو — تو دوست سے ہمیشہ کی خوشی کرتا کہ تو۔ پھول
تا نگنجی ہمچو گل در پوست تو — کی طرح مارے خوشی کے جامے میں نہ سمائے۔

مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ کے برگزیدہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی درگاہ کے

آراستہ میرے دینی بھائی اور یقینی دوست رحیم داد خدا آپ کو سلامت رکھے۔ اور ہمیشہ دین محمدی پر قایم رہنے کی توفیق اور عشق کی دولت نصیب کرے۔ آمین رب العالمین +

اے عزیز! جب آپ نے قدم اس راہ میں رکھا ہے۔ تو مرد بنو۔ مردوں کا طریقہ اللہ کی محبت اور عشق کی راہ میں جان پر کھیل جانا ہے۔ اور سر کا دیدینا عزت حاصل کرنا ہے۔ جیسا کہ ایک صاحب فرماتے ہیں۔ رباعی

ترک سر کردن بمیداں شیوۂ مرداں بود مشکل است ایں کار اما پیشِ مرد آساں بود	میدان میں سر دے دینا مردوں کا طریقہ ہے۔ یہ کام ہے تو مشکل لیکن مرد کے نزدیک آسان ہے +
مردِ میدانِ شجاعت را نباشد بیم سر ہر کہ از سر نگذرد کے مرد ایں میداں بود	بہادری کے میدان کے مرد کو سر دینے میں کوئی خوف نہیں ہوتا۔ جو سر نہ دے وہ کب اس میدان کا مرد ہو سکتا ہے +

اے عزیز! ہر شخص یہ دعوے نہیں کر سکتا۔ کہ میں مردِ میدان ہوں۔ یہ دعوے لاف زنی سے درست نہیں ہوتا۔ آج کل ہر ایک فضول پن سے یہ کہتا ہے تو۔ کہ عشق ایسا ہے۔ اور وحدت ایسی۔ اور اہل وجد اس طرح۔ لیکن درحقیقت اسے نہ تو عشق کی خبر ہے۔ اور نہ اس میں اہل وحدت کا نشان +

اے عزیز! یہ فضول کام نہیں۔ اور یہ دو جز کا غذ سیاہ کر کے جو تو نے پڑھے یہ عشق وحدت اور وجد نہیں کہلا سکتے۔ یہ داستان دس کاغذوں میں کس طرح سما سکتی ہے۔ اور دریا کا پانی پیالے میں کب سما سکتا ہے۔ یہ سب جسمانی علوم مختصر ہیں۔ ع

علم رفتن براہِ حق دگر است	حق کی راہ پر چلنے کا علم اور ہی ہے۔

نظم

حرف کو کاغذ سیاہ کند دل کہ تیرہ است کے چو ماہ کند	وہ بات جو کاغذ کو سیاہ کر دیتی ہے۔ وہ سیاہ دل کو کب روشن کر سکتی ہے +
اہلِ دل را ذوق وفہمے دیگر است کاں ز فہم ہر دو عالم دیگر است	اہلِ دل کا ذوق اور سمجھ اور ہی ہے۔ جو کہ دونوں جہان کی سمجھ سے اعلےٰ ہے +

ہر کرا ایں فہم کارِ افگند	جس کو وہ سمجھ حاصل ہو جاتی ہے۔ وہ اپنے
خویش را در بحرِ اسرار افگند	آپ کو اسرار کے سمندر میں پھینک دیتا ہے +

اے عزیز! جب آپ کو یہ ابتدائی باتیں معلوم ہو چکیں۔ تو اب میں واضح طور پر کچھ بیان کرتا ہوں۔ غور سے سنئے۔ کہ جو شخص مکمل نعمت اور ہمیشہ کی زندگی چاہتا ہے۔ وہ خدا کی یاد بہت کرتا ہے۔ اور دلی اخلاص سے خدا کے ذکر میں مشغول رہتا ہے۔ اور باقی تمام چیزوں کا خیال بھلا دیتا ہے۔ جب اس حالت کو پہنچ جاتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کو یاد کرتا ہے۔ اور خدا کا بندہ کو یاد کرنا بندہ کے لئے بہت بڑی بات ہے۔ اور پھر ہمیشہ اس کو اپنی طرف مشغول رکھتا ہے۔ اور علم و عقل کے مکروں سے اسے محفوظ رکھتا ہے۔ چنانچہ شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے ایک لونڈی کو دیکھا۔ اور اُس سے پوچھا۔ کہ تو کہاں سے آرہی ہے۔ اس نے جواب دیا کہ دوست کے پاس سے۔ پھر میں نے پوچھا۔ کہ تو کہاں جائے گی۔ اس نے جواب دیا کہ یار کے پاس۔ پھر میں نے پوچھا۔ کہ دوست سے کیا چیز طلب کرے گی۔ اُس نے کہا کہ دوست۔ میں نے پوچھا کہ تو دوست کی یاد کس طرح کرتی ہے۔ اس نے کہا کہ میں دوست کی یاد سے تب تک زبان بند نہیں کرتی۔ جب تک کہ اس کا دیدار نہیں کرتی۔ فرد

دوستداراں بجز از دوست کجا آرامند	دوست دوست کے سوا کہاں آرام
نیست آرام بجز دیدنِ لقائے حبیب	پاتے ہیں۔ دوست کا دیدار کئے بغیر آرام حاصل نہیں ہوتا +

اے عزیز! انسان کو لازم ہے۔ کہ فرصت کو غنیمت جانکر ہر دم خدا کی یاد میں رہے۔ اور اگر اس میں یہ قوت نہیں۔ تو اسے چاہئے۔ کہ اپنے آپ کو کسی ایسے کام میں مشغول کرے۔ جس سے اللہ تعالیٰ کی یاد ہو سکے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ کہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے جناب الٰہی سے سوال کیا۔ کہ اے پروردگار مجھے اس بات سے واقف کر۔ کہ سب سے بڑھکر پرہیزگار کونسا بندہ ہوتا ہے۔ حکم ہوا۔ وہ جو میری یاد کرتا ہے۔ اور مجھے نہیں بھلاتا۔ پھر عرض کی کہ تیرے بندوں میں سے سب سے

بڑھ کر عالم کون ہے۔ حکم ہوا۔ کہ وہ شخص جو علم سے سیر نہ ہو۔ اور لوگوں کے علم کو اپنے علم میں جمع کرے۔ پھر پوچھا سب سے عزیز بندہ کون ہے۔ فرمایا کہ سب سے عزیز وہ ہے۔ جو اس حالت میں درگذر کرے جبکہ کسی پر قدرت رکھتا ہو۔ اور جب غالب آجائے تو معاف کردے۔ انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ جل شانہٗ نے فرمایا۔ کہ لا الہ الا اللہ میرا قلعہ ہے اور میں اس کا نگہبان ہوں۔ جو یہ کلمہ کہتا ہے اُسے میں اپنے قلعہ میں لے آتا ہوں اور اسے عذاب اور تکلیف سے بے خوف کردیتا ہوں۔ اور یہ کہ قرآن میرا کلام ہے۔ اور مجھی سے نکلا ہے۔ اور ذاکروں کو اس طرح اُگاتا ہے۔ جیسے کھیتی کو پانی۔ جو شخص اس کلمہ کو سچے عقیدے اور دل کی صفائی سے کہتا ہے۔ وہ بہشت میں جاتا ہے +

اے عزیز! جب ذکر آلہی زیادہ ہو جاتا ہے۔ تو وہ اللہ تعالےٰ کا ہم صحبت ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے موسےٰ علیہ السلام کو وصیت کی۔ اور فرمایا کہ اے موسیٰ! کیا تجھے معلوم نہیں کہ میں اُس شخص کا ہم صحبت ہوں جس نے مجھے یاد کیا۔ اور جہاں کہیں میرا بندہ مجھے طلب کرتا ہے پالیتا ہے۔ اس مقام پر اللہ تعالےٰ عاشق ہو جاتا ہے۔ اور اس سے محبت کرتا ہے اور غیر سے غائب ہو جاتا ہے۔ جو شخص دونوجہان میں حبیب کا خیال چھوڑ کر کسی اور چیز کی طرف مایل ہو۔ وہ محبت کرنے والا نہیں۔ جیسا کہ کہا گیا ہے۔ **ابیات**

حقیقت الھوا یا اھل ودی تفھو
ابین بلسان الوقت وھو عجیب

محبت کی حقیقت کو اہل خونبہا یوں بیان کرتے ہیں میں وقت کی زبان سے اسے یوں بیان کرتا ہوں جو بہت ہی عجیب ہے +

حرام علی قلب تعرض لھوا
ان یکون لغیر اللہ فیہ نصیب

اگر دل پر حرص و ہوا کا گذر ہو۔ تو یہ سمجھو کہ اس میں غیر اللہ کا ذکر ہے +

اے عزیز! سب عملوں سے افضل عمل لا الہ الا اللہ کے کلمہ کا ذکر ہے۔ اور ازروئے تاکید سب عبادتوں سے بہتر یہی لا الہ الا اللہ ہے۔ آپ کو بھی لازم ہے۔ کہ اسی کلمہ لا الہ الا اللہ پر اختصار کریں۔ اور باقی سب کو محنت اور مشقت خیال کریں۔

کیا ہی اچھا کہا ہے جس نے کہا ہے۔ **نظم**

چوں کنی وردِ خویش بیگاہ وگاہ
گفتنِ لا الٰہ الا اللہ

جب تو ہر وقت اپنا ورد۔ لا الہ الا اللہ
کے کہنے کو بنائے تو +

پرتوِ نورِ حق ظہور کند
ظلمتِ ہستی از تو دور کند

تو اللہ تعالےٰ کے نور کا چمکارا ظاہر ہوگا
اور تجھے ہستی کے اندھیرے کو دور کریگا +

با خدا در بلندی و پستی
کس نیابی شریک در ہستی

تو بلندی اور پستی میں خدا کے ساتھ۔ ہستی
میں کسی کو شریک نہیں پائیگا +

گرچہ بود اولاً ترا نیت
نفی اشراک در الوہیت

اگرچہ پہلے تیری نیت۔ الوہیت میں اشراک
کی نفی ہوتی ہے +

ایں زاوہام غیر نفی کنی
محو اشراک در وجود کنی

یہ کہ تو غیر اللہ کے وہموں کی نفی کرے۔
اور وجود میں اشراک کو مٹا دے +

لب کشاید نہنگ لا دیدم
دو جہاں را کشد بکتمِ عدم

لا کا مگرمچھ لبوں کو کھولکر۔ دونوں جہان
کو نابودگی کے پردے میں لیجاتا ہے +

من و مارا برد تمام فرو
بر سر آرد ز فقر گوہرِ ہو

غرور کو نگل جاتا ہے۔ اور سر پر فقر سے
ہو کا موتی نکالتا ہے +

پیش چشمِ شہود تو مطلق
ہیچ ناید بجز ہویتِ حق

تیری چشم شہود کے سامنے ہرگز۔ اللہ تعالیٰ
کی ہستی کے سوا اور کچھ نظر نہیں آتا +

بشنود گوش جانب از ہر سو
لا ہو فی الوجود الا ہو

کان میں ہر طرف سے بھی سنائی دیتا ہے۔ کہ
کوئی چیز موجود نہیں مگر وہ یعنی ذات حق +

لا و ہو ہر دو نفی اثبات اند
ذکر بے صوت و حرف آں ذات اند

لا اور ہو دونوں نفی اور اثبات ہیں۔ بے آواز
ذکر اور اس ذات کی علامت ہیں +

چند زیں غافلی و گمراہی
لا و ہو وردِ خویش کن لاہی

تو کبتک اس سے غافل اور گمراہ رہیگا۔ اے
کھیل میں مصروف لا اور ہو کو اپنا ورد بنا +

تا دہد لا د ہوت قوتِ قوت
ببرد تا در سرادقِ لاہوت

تاکہ تجھے لا اور ہوت خوراک کی طاقت دیوے
اور تجھے لاہوت کے پردوں میں لیجاوے +

بہوا و ہوس درو نرسی — حرص وہوا کو چھوڑنے کے بغیر تو وہاں
تا زلا نگذری بہو نرسی — نہیں پہنچیگا۔ جب تک تو لا سے گذر جائیگا
ہو تک نہیں پہنچیگا +

ہو کنایت ز غیب ذات شناس — ہو کا اشارہ ذات الٰہی سمجھ۔ اور اسی سے
مکنش بردگر ز ذات قیاس — دوسری ذات پر قیاس نہ کر +

ہیچ ذاتے بذات او نرسد — کوئی ذات اس کی ذات کو نہیں پہنچ
عقل کل در صفاتِ او نرسد — سکتی۔ اور عقل کل بھی اس کی صفات
کو نہیں پہنچ سکتی +

ایں ہمہ قدسیانِ قدوسی — یہ سب فرشتے ۔تیرے کوچے کے گرد زمین
گرد کوئے تو در زمیں بوسی — بوسی میں مشغول ہیں +

دو جہاں جلوہ گاہِ وحدتِ تو — دونوں جہان تیری وحدت کا جلوہ ہیں
اشہد اللہ گواہِ وحدتِ تو — اور کلمہ شہادت تیری وحدت پر گواہ ہے +

ہم مقر گفتہ یا تو ہم حامد — تو نے ہی یہ بات تعریف کرتے ہوئے یا تقریر
لمن الملک للہ الواحد — کرتے ہوئے کہی ہے۔ کہ ملک اس اللہ تعالیٰ
کا ہے جو واحد اور تنہا ہے +

حق سبحانہ تعالےٰ سب دوستوں کو ذکر حق کی یاد عنایت کرے۔ آمین رب العالمین +

مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ کے برگزیدہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی درگاہ کے آراستہ میرے مخلص دوست **شریف** خدا آپ کو دونوں جہان میں عزت عطا فرمائے +

فقیر عثمان کی طرف سے جو کچھ لکھا جاتا ہے۔ اسے غور سے پڑھ کر قبول کریں +

اے عزیز! اگر آپ کا ارادہ یہ ہے کہ اس راہ میں قدم رکھیں۔ تو اس کی پہلی

شرط یہ ہے۔ کہ دل و جان سے توبہ کریں۔ اور توبہ کرنے کے بعد پھر کبھی گناہ کے نزدیک نہ پھٹکیں۔ آپ کو واضح رہے کہ توبہ کے یہ معنے ہیں۔ کہ انسان گناہ کو چھوڑ کر اللہ تعالےٰ کی طرف متوجہ ہو۔ اور گناہ سے مراد وہ چیز ہے۔ جو تجھے اللہ تعالےٰ سے ہٹا رکھے۔ خواہ وہ چیز دنیاوی مراتب سے ہو۔ خواہ آخرت کے مراتب سے۔ پس طالب حق کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ وہ ہر ایک مطلوب کو جو خدا کے سوا ہے چھوڑ دے۔ یہاں تک کہ اپنے وجود کو بھی۔ کیونکہ بزرگوں نے کہا ہے۔ کہ وجودک ذنب لا قیاس لہ بذنب (یعنی تیری ہستی ایک ایسا گناہ ہے۔ کہ کسی گناہ کو اس سے قیاس نہیں کر سکتے)۔ **بیت**

چوں تو ہستی نیست در تو کے رسد	جب تو ہست ہے تو نیستی تجھ میں کب
نیست شو تا ہستیت در پے شود	دخل پا سکتی ہے۔ تو نیست ہو جا تا کہ تیری ہستی تیرے درپے ہو +

اے عزیز! میں واضح طور پر بیان کرتا ہوں۔ غور سے سنئے۔ کہ جو شخص نافرمانی کرتا ہے۔ یا دنیا کی طرف رغبت رکھتا ہے۔ یا کسی ایسے کام میں مشغول ہے جو دنیا حاصل ہونیکا سبب ہو۔ یا ضروری روزی پر قناعت نہیں کرتا۔ یا اس میں خلقت کا مزا ہے۔ یا اس کا وقت ذکر اور مجاہدہ میں نہیں گذرتا۔ یا اپنے احوال کو خودی کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ یا ازلی حکموں کو نہیں مانتا۔ وہ تحقیق سلوک کے طریقے میں ناقص ہے۔ آپ پر پوشیدہ نہ رہے۔ کہ بعض اہل نہایت جو اپنی ضروریات کا خیال چھوڑ دیتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ مجاہدہ اور میل جول کے باعث قناعت ان کی آرام گاہ بن گئی ہے۔ اور تمام مرحلوں میں وجود مطلق کے شہود کی مدد سے مستقیم الحال ہو گئے ہیں۔ ولکل وجہۃ ھو مولیھا (اور ہر ایک چہرے کا پھیرنے والا وہی ہے)۔ **رباعی**

ما نے خواہیم نعمت ما بلا خواہیم و بس	ہم نعمت نہیں چاہتے ہم فقط مصیبت کو
بلکہ دائم ما رضائے دوست خواہیم و بس	چاہتے ہیں۔ بلکہ ہم ہمیشہ فقط دوست کی رضامندی چاہتے ہیں +
گر رضائے دوست ما را در بلا خواہد رسید	اگر ہمیں دوست کی رضامندی مصیبت

ما ہمیشہ خویشتن را مبتلا خواہیم و بس	میں حامل ہو۔ تو ہم ہمیشہ فقط اپنے آپکو مصیبت میں گرفتار رکھنا چاہتے ہیں ✦

اے عزیز! سالک وہ ہے جو خدا کی طرف رخ کرے۔ اور اللہ تعالےٰ جل شانہٗ کی کتاب کو دائیں ہاتھ میں پکڑے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو بائیں ہاتھ میں لے۔ اور ان دونوں کے بیچ میں راہ طے کرے۔ ان میں ایک عمل نماز ہے۔ کہ جس کا ذکر قرآن مجید اور سنت نبوی میں کیا گیا ہے۔ نماز کے لئے وضو کرنا ضروری شرط ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ یاایہا الذین امنوا اذا قمتم الی الصلوٰۃ فاغسلوا وجوھکم وایدیکم الی المرافق وامسحوا برؤسکم وارجلکم الی الکعبین (اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو۔ جب تم نماز کا ارادہ کرو تو اپنے چہروں اور ہاتھوں کو کہنیوں تک دھو ڈالو۔ اور اپنے سروں کا مسح کرو۔ اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں تک)۔ **ابیات**

روز محشر کہ جاں گداز بود	قیامت کے دن جو کہ جان پگھلانے والا
اولیں پرسشِ نماز بود	ہوگا۔ سب سے پہلے نماز کی بابت پوچھا جائیگا ✦
پس مکن در نماز ہا تقصیر	پس نمازوں میں کمی نہ کر۔ تاکہ اُس دن
تا دراں روز باشدت توقیر	تیری عزت ہو ✦

اے عزیز! اس آیت کے معنوں میں خاص اعضاؤں کا دھونا شریعت کا حکم ہے۔ لیکن طریقت میں اس آیت کا مطلب حسب ذیل ہے۔ فاغسلو وجوھکم کے یہ معنے ہیں۔ کہ اپنے چہروں کو دھوؤ۔ اور اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ طمع اور ضروریات کے واسطے اہل دنیا کی طرف توجہ کرنے سے اپنے چہروں کو پاک کرو۔ اور چونکہ آنکھیں اور زبان بھی چہرے میں شامل ہیں۔ پس ان کی پاکیزگی بھی چہرے کی پاکیزگی میں شامل ہے۔ ان کی پاکیزگی سے یہ مطلب ہے۔ کہ نہ دیکھنے والی چیزوں کی طرف نہ دیکھنا۔ اور جو باتیں نہ کہنے کے لائق ہوں۔ ان کو نہ کہنا۔ وایدیکم الی المرافق کا مطلب یہ ہے۔ کہ گناہوں سے ہاتھ دھونا۔ مثلاً قتل۔ چوری اور دنیاوی مال کا چھیننا۔ یعنی جو کچھ ہاتھوں میں ہے سب دے دے۔ وارجلکم الی الکعبین

حاشیہ: نقل از ...

سے مراد قدموں کی پاکیزگی ہے۔ یعنی ایسی جگہ نہ جانا جہاں جانا نامناسب ہو۔ یا تکبر سے نہ ٹہلنا چنانچہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ ولا تمش فی الارض مرحا اور فاغسلوا وجوھکم سے مراد یہ ہے۔ کہ غیر حق کی طرف توجہ نہ کی جائے۔ **فرد**

تو رُو از بہر آں شوئی بدنیا آبرو باشد	تو منہ اس واسطے دھوتا ہے کہ دنیا میں
نہ از بہر آنکہ برداری برائے عاقبت توشہ	عزت پائے۔ نہ اس واسطے کہ عاقبت کیلئے توشہ حاصل کرے +

وایدیکم۔ بائیں ہاتھ کے دھونے سے یہ مراد ہے۔ کہ دنیا سے ہاتھ دھو ڈالے۔ جو کہ مردار ہے۔ چنانچہ بزرگوں نے کہا ہے۔ الدنیا جیفۃ وطالبھا کلاب (دنیا مردار ہے اور اس کے طالب کتے ہیں)۔ **بیت**

کسے کو در پئے مُردار باشد	جو شخص مردار کے درپے ہوتا ہے۔ وہ مردار
ز مردارے بتر صد بار باشد	سے بھی سو درجہ زیادہ بُرا ہوتا ہے +

اور دائیں ہاتھ کے دھونے سے یہ مراد ہے۔ کہ آخرت کا خیال چھوڑ دے۔ کیونکہ عقبےٰ کا طالب بھی مخنث ہوتا ہے۔ وامسحوا برؤسکم سر پر ہاتھ پھیرنے سے حرص کا ترک کرنا مراد ہے۔ **بیت**

گر سرنے نہی بسرے آستانہ را	اگر تو دہلیز پر سر نہیں رکھتا۔ تو سر کی
بارے بنہ ہر آنچہ بسر داری از ہوا	حرص و ہوا ہی رکھ دے +

اور پاؤں دھونے سے مراد تمام کاموں میں خدا کی راہ پر قدم مارنا ہے۔ اور جان کی طمع نہ کرنی۔ **فرد**

خسروا گر عاشقی سر زمیان دور کن	اے خسرو اگر تو عاشق ہے تو سر کو درمیان
ہر کہ دریں راہ رفت سر بسلامت نبرد	سے دور کر۔ اس واسطے کہ جو شخص اس راستے جاتا ہے وہ سر سلامت نہیں لیجاتا +

اگر محبوب کا دامن ہاتھ آگیا۔ تو مراد حاصل ہوگئی۔ اور اگر اسی راہ میں جان فدا ہوگئی۔ تو اس کا اجر اللہ تعالےٰ دے گا۔ ۵

جو جو جھو پھلا جو جیون تو راج
دوہوں پنواری اے سکھی جو ماندل باجی آج

اے عزیز! حقیقی نماز یہ ہے۔ کہ باطنی توجہ اللہ تعالےٰ کی طرف کی جائے چنانچہ کہا گیا ہے۔ کہ الصلوٰۃ معراج المومنین (نماز مومن کے لئے سیڑھی ہے) یعنی دل کی سیڑھی۔ اور نماز کی حالت میں اللہ تعالےٰ کی طرف رخ کرنا۔ اور یہ حاصل نہیں ہو سکتی۔ مگر دل کی حضوری کے وقت یا ذکر کے وقت مذکور میں مستغرق ہو جانا نماز وہی ہوتی ہے۔ جو دل کی حضوری سے ادا کی جائے۔ چنانچہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ لا صلوٰۃ الا بحضور القلب والحضور بعد الغفلت عن غیرہٖ (نہیں ہے نماز مگر دل کی حضوری سے اور اس کے غیر کو بھلا دینے کے بعد حضوری حاصل کرنے سے) اور وہی محبت اور شوق ہے۔ **بیت**

یک آہ کہ از سینۂ افگار بر آید
ایک آہ جو کہ زخمی سینہ سے نکلتی ہے۔
حقا کہ بکونین خرید ارتواں بود
خدا کی قسم دونوں جہان دیکر خرید لینی چاہئے +

الایمان کل ذوق وانا غریق کل فیہا (ایمان ہی میں سب مزے ہیں اور میں اس میں ڈوبا ہوا ہوں) **ابیات**

نماز زاہداں سجدہ سجود است
زاہدوں کی نماز سجدہ سجود ہے۔ اور
نماز عاشقاں ترکِ وجود است
عاشقوں کی نماز وجود کا ترک کرنا ہے +
نہ نماز آنکہ بود سر بسجدہ نہی
نماز وہ نہیں ہوتی کہ تو سجدہ میں سر رکھے
شرط این است کہ سر براہ دہی
بلکہ نماز کی شرط یہ ہے تو سر خدا کی راہ میں دے دے +

اے عزیز! امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو نماز کی حالت میں چار مرتبہ چھری لگی۔ لیکن آپ کو مطلق خبر نہ ہوئی۔ اور امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہ کے وجود مبارک میں ایک تیر کا پھل ٹوٹ کر رہ گیا تھا۔ جب نماز کی حالت میں نکالا گیا۔ تو آپ کو مطلق خبر نہ ہوئی۔ اور اسی طرح جب امیر المومنین حضرت حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ نماز ادا کر رہے تھے۔ تو آپ کے گھر میں آگ بھڑک اٹھی۔ اور سارا گھر جل گیا لیکن آپ کو خبر تک نہ ہوئی۔ اور حضوری عام کو خاص کے مرتبہ پر پہنچا دیتی ہے۔ اور خاص کو خالص الخاص کے مرتبے پر۔ وہ نماز جس میں حضوری نہ ہو شریعت میں تو جائز

ہے۔لیکن طریقت میں گناہ ہے۔کیونکہ وہ نفاق اور دغا ہے۔ **فرد**

نہ نماز است تا حضوری نیست — جب تک حضوری نہیں نماز نہیں ۔
بے حضوری نماز نیست روا — حضوری بغیر نماز جائز نہیں +

فرد

در قیام دو وقت سجدہ دل پریشان داشتن — قیام اور سجدہ کے وقت دل پریشان رکھنا
در نمازے دل بکارے کے روا باشد نماز — مناسب نہیں۔جبکہ خود نماز میں ل ور دل کام
میں لگا ہو تو ایسی نماز کب جائز ہو سکتی ہے +

اے عزیز! جس وقت حضرت پیغمبر علیہ السلام کے دل میں شوق کی آگ شعلہ مارتی۔اور آپ کا سر مبارک وصال کا طالب ہوتا۔تو آپ فریاد کر اُٹھتے۔کہ اے دل جلے ہم کو آرام پہنچا۔اس واسطے کہ نماز میں دوست کا جمال عاشقوں کے لئے قبلہ ہے۔نہ کہ پتھر۔اور کعبہ۔اور نہ عرش۔اور نہ کرسی۔اور اس میں نہ گذشتہ کی فکر۔نہ آئندہ کا ڈر۔نہ دوزخ کا غم۔نہ بہشت کی خواہش۔اس وقت عاشق اپنی خودی کو چھوڑے ہوئے اور دونوں جہان سے قطع تعلق کئے ہوئے ہوتا ہے۔ اور قید ہستی سے چھٹا ہوا اور ماسوی اللہ سے الگ ہوتا ہے۔اور کام خدا کے سپرد کر کے دنیاوی تعلقات کو چھوڑ کر اور آنکھیں غیر کی طرف سے سی کر شام سے لے کر صبح تک عشق اور فراق کے درد سے سانپ کے ڈسے ہوئے کی طرح ہوتا ہے۔اور ملامت کی تلوار سر پر کھا کر اور ہزاروں احسان اُٹھا کر اور لاکھوں شکر بجالاتا ہوا یہ بیت خلوص دل سے پڑھتا ہے۔ **بیت**

کے توانم شکر کردن در خور نعمائے تو — تیری نعمتوں کے لایق شکر میں کب ادا
شکر نعمتہائے تو چندانکہ نعمتہائے تو — کر سکتا ہوں۔تیری نعمتوں کے شکر اس قدر
ہیں جتنی تیری نعمتیں +

اے پروردگار! سب دوستوں کو اس نعمت کی محبت زیادہ عنایت فرما۔ آمین رب العالمین +

مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خدا کی تعریف کے بعد سچے یقین والے برخوردار محمود (خدا اسے سلامت رکھے) کو +

فقیر عثمان کی طرف سے واضح ہو - کہ جو کچھ میں لکھتا ہوں - اس کو غور سے مطالعہ کر کے اس پر عمل کریں - اور از حد کوشش کریں - اور ہمت کی کمر جان میں باندھکر دل اور جسم سے اللہ کی طرف متوجہ ہوویں - اور کسی قسم کا فکر اپنے پاس نہ آنے دیں - بیت

یک دل داری بس است یک دوست ترا	چونکہ تیرے پاس دل ایک ہے اسلئے تجھے
دل در پئے این و آں نہ نیکوست ترا	ایک ہی دوست کافی ہے - اِدھر اُدھر کی چیزوں سے دل لگانا تیرے لئے اچھا نہیں +

اے عزیز! خدا کی یاد میں ایک لحظہ بھر دل لگانا اور اپنے مجازی وجود کا خیال چھوڑ دینا اور اپنے مقصود سے ملنا آخرت کی تمام نیک بختی حاصل کرنے سے بہتر ہے جب ابو شبلی رحمت اللہ علیہ سے لوگوں نے پوچھا - کہ آپنے فائدہ پہنچانیکا دروازہ کیوں بند کر دیا - تو آپنے فرمایا - کہ اگر میرا دل خدا کی طرف ایک لحظہ حاضر ہو - تو تمام اگلے پچھلے علوم سے بہتر - بیت

نبود در کتاب ہا دل درد	کتابوں سے دلی درد حاصل نہیں ہوتا - بلکہ
از دلے صد کتاب بتواں کرد	ایک دل ہی سو کتابیں تیار ہو سکتی ہیں +

قطعہ

یک نفس با دوست بودن خوشتر از ہر دو جہاں	ایک دم دوست کے ساتھ رہنا دونوں جہان کے
چیست قدرے ہر دو جہاں پیش جمال جاوداں	ہاتھ آنے سے بہتر ہے - ہمیشہ رہنے والے جمال کے آگے جہان کی کیا قدر ہے +
چوں بخواہی اں جمال بے نشاں یابی نشاں	جب تو چاہتا ہے کہ اس بے نشان جمال کا نشان
بارک اللہ فیک بیل تن بباز و جاں فشاں	حاصل کرے - تو اے دل (خدا تجھے اس میں برکت

دے) اس کے حاصل کرنے میں بدن خرچ کر
اور جان قربان کر +

اے عزیز! جب لا کی سوہن سے اپنی خیالی زندگی کا زنگ دور کرو گے۔ تو اپنے اصل یعنی نابودگی کی طرف رجوع کرو گے۔ تو اللہ کے نور سے منور ہو جاؤ گے۔ اور خدا کی ذات اور صفات کی تجلیات سے سنوارے جاؤ گے۔ اس کے بعد اللہ تعالٰے کے اس قول یعنی اشرقت الارض بنور ربہا (زمین اپنے پروردگار کے نور سے چمکی) کو ہر طرف ظاہر دیکھ لو گے۔ اور تاریکی کی سیاہی دور ہو جائے گی۔ اور جہان کو آراستہ کرنے والے جمال کی صبح نمودار ہو گی۔ اور اللہ کے سوا سب چیزوں کا خیال دل سے جاتا رہیگا۔ اذا جاء الحق وزھق الباطل (سچ آیا اور جھوٹ جاتا رہا) ظاہر ہو جائے گا۔ اور فاذکرونی اذکرکم (پس یاد کرو مجھے تاکہ میں بھی تمہیں یاد کروں) کے بموجب ذاکر ہو جاؤ گے۔ اور ذاکر سے مذکور ہو جاؤ گے۔ جب ذاکر مذکور کے ذکر میں فنا ہو جاتا ہے۔ تب باقی باللہ بنتا ہے۔ اس وقت یہ کیفیت ہوتی ہے کہ اگر تو ذاکر کو ڈھونڈے تو مذکور پائے گا۔ اور اگر مذکور کو دیکھے گا۔ تو ذاکر نظر آئے گا۔ فرد

چو عاشق شد فنا در وجہ معشوق	جب عاشق معشوق کے چہرے پر فنا ہو جاتا ہے
ہمہ معشوق ماند تا بدانی	تو پھر سب کچھ معشوق ہی دکھائی دیتا ہے +

اے عزیز! جب تم نے ان ابتدائی باتوں سے واقفیت حاصل کر لی۔ اب میں کچھ اور بیان کرتا ہوں۔ ذرا غور سے سننا حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ کل لذیذ من لذ اید اللہ تعالٰی (یعنی سب چیزیں جو جہان میں پیدا کی گئی ہیں۔ وہ حق سبحانہٗ تعالٰے کے جمال سے ہیں) ان اللہ جمیل ویحب الجمال (چونکہ اللہ تعالٰے حقیقت میں اپنے آپکو دوست رکھتا ہے پس جو دوستی جہان میں ہے وہ خدا کی دوستی ہے۔ اور جو خوبی اور جمال کہ جہان میں ہے وہ اللہ تعالٰے ہی کا جمال ہے) اور ہر ایک چیز جو تو دوست رکھتا ہے یا جس کی طرف تو رخ کرتا ہے۔ وہ خدا ہے۔ گو یہ بات تجھے معلوم نہیں۔ بیت

بسکہ سر عاشقی خویش داشت	چونکہ اسے اپنے آپ پر خود عاشق ہونیکا بہت اشتیاق
صد ہزاراں آئینہ در پیش داشت	تھا۔ اسلئے لاکھوں آئینے (مخلوقات) اپنے سامنے رکھے +

چونکہ جو کچھ ہے۔ اسی کی طرف سے ہے۔ اور جو کچھ اس نے کیا ہے اور کرتا ہے سب عمدہ اور نیک ہے۔ اس واسطے لازم ہے۔ کہ اس کی رضامندی میں رہیں۔ اور قضا و قدر سے جو کچھ ملے اس میں دم نہ ماریں۔ تاکہ درحقیقت اسکے بندے کہلانے کے مستحق ہو جائیں۔ اور اس کے دوستدار بن جائیں۔ عارف اس شخص کو کہتے ہیں۔ کہ جو کچھ وہ جانے اسی کی طرف سے جانے۔ اور جو کچھ دیکھے یا سنے یا کہے سب اسی کی طرف سے خیال کرے۔ اور کسی غیر کا خیال تک درمیان نہ لائے۔ اگر لائیگا تو وہ عارف نہیں کہلائیگا۔ رباعی

اے مظہر جمالت ذرات عالمے را	اے اللہ تعالےٰ جہان بھر کے ذروں میں
ہر ذرہ راز مہرت خورشید حسن پیدا	سے ہر ایک ذرہ بسبب تیرے جمال کے
	مظہر ہونیکے تیری محبت سے حسن کا آفتاب بن رہا ہو +
چوں ظاہر از دو عالم حسن رخ تو پیداست	جب تیرے چہرے کا حسن دونوں جہان
کو دیدۂ کہ بیند ہر سو جمال شیدا	سے ظاہر ہے۔ وہ آنکھ کہاں ہے کہ جو
	عاشق کا جمال ہر طرف دیکھے +

اے عزیز! یہ حضوری کی دولت دردمند عاشقوں اور جان پر کھیل جانے والے سچے دل جلوں کی صحبت کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی ہے

گرد مستان گرد گرمے کم رسد بوئے رسد	تو مستوں کے گرد پھر کیونکہ اگر شراب نہ ملیگی
گرچہ بوئے ہم نباشد دیدۂ ایشاں بس است	تو بو ضرور پہنچے گی۔ اگر بو بھی نہ ملیگی تو
	ان کی نگاہ ہی کافی ہے +

نقل ہے کہ حضرت عیسیٰ روح اللہ سیاحت میں بہت پھرا کرتے تھے۔ ایک شخص نے سوال کیا۔ کہ اے نبی اللہ آپ کو اس سیر سے کیا حاصل ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں سیر و سیاحت اس واسطے کرتا ہوں۔ کہ شاید اس رستے کسی خدا کے دوست نے گذر کیا ہو۔ اور اس کے پاؤں کی خاک مجھ پر لگے۔ تاکہ قیامت کے روز اسی کی طفیل بخشا جاؤں۔ ابیات

یقیں میداں کہ شیراں شکاری	تو یقیناً جان لے کہ شکاری شیروں نے۔
دریں رہ خواستند از مور یاری	اس راہ میں چیونٹی سے مدد مانگی ہے +

درِ ہر پیرہ زن میزد پیمبر
کہ اے زن در دو عالم یاد م آور

پیغمبر علیہ السلام ہر بڑھیا عورت کا دروازہ کھٹکھٹاتے تھے اس واسطے کہ اے بڑھیا عورت دونوں جہان میں مجھے یاد رکھنا ✣

عجب کارے کہ ما ر مشکل افتاد
کہ خواہد آفتاب از ذرہ فریادُ

یہ ہمیں بہت مشکل پیش آئی ہے۔ کہ آفتاب ہو کر ذرہ سے فریادرسی چاہتا ہے ✣

جہاں پر بارگاہ آلہی کے مقربوں کی یہ حالت ہے۔ تو وہاں آرام اور نیند کیسی۔ ہماری حالت کیا ہو گی۔ جبکہ ہم سر سے پاؤں تک گناہوں میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ زار زار رونا چاہیئے۔ اور شرمندگی کے مارے سر نہ اُٹھانا چاہیئے۔ نظم

اے وائے کہ باز از درِ تو دور افتادیم
از وصل گلِ روئے تو مہجور فتادیم

افسوس کہ پھر ہم تیرے دروازے سے دور رہ گئے۔ اور تیرے چہرے کے پھول کے وصل سے جدا ہو گئے ✣

رفتیم دگر بار بسوئے رہ اغیار
ہیہات کہ از وصل تو مہجور فتادیم

ہم دوبارہ غیروں کی راہ کی طرف چلے گئے ✣ افسوس کہ ہم تیرے وصل سے جدا ہو گئے ✣

ماتم زدگانیم بیا زار بگرییم
کز قرب حقیقی چہ بسے دور فتادیم

ہم ماتم زدہ ہیں آؤ زار زار روئیں اس واسطے کہ ہم حقیقی قرب سے بہت دور رہیں ✣

از نوش لبت جرعہ تا کہ چشیدیم
اکنوں ہمہ از مستئے مخمور فتادیم

تیرے لبوں کی شراب ہم نے ایک گھونٹ پیا۔ لیکن اب اس خمار میں پڑے ہیں ✣

از وصل جمالِ رُخِ خوش بود حیاتم
باز از غمِ ہجرانِ تو رنجور فتادیم

تیرے خوبصورت چہرے کے جمال کے وصل سے ہماری زندگی تھی۔ اب پھر تیرے ہجر کے غم سے ہم بیمار پڑے ہیں ✣

پر تو نور گشت است دلِ تیرۂ ما باں
کز ماہِ رخ یار کہ بے نور فتادیم

ہمارے سیاہ دل کو جو یار کے چہرے کے چاند سے روشنی حاصل نہیں ہوئی اس لئے ہم تاریک پڑے ہیں ✣

خوردیم یکے جرعۂ مے سیر نگشتیم
باز از پئے دریوزۂ مشہور فتادیم

ہم نے شراب کا ایک گھونٹ پیا لیکن ہم سیر نہ ہوئے اس واسطے پھر ہم دروازوں سے لگے

رہنے کے لئے مشہور ہو گئے +

عثماں نکشاید دم اگر جانش برآید — اگر عثمان کی جان بھی نکل جائے تو بھی اُف
پس مایل رویم کہ منظور قتادیم — نہ کریگا پس ہم جو منظور ہو گئے ہیں اسکی یہ
وجہ ہے کہ ہم اسکے رخ کی طرف مائل ہیں +

اے عزیز! اگر تم حضوری کی حاصل کی چاہتے ہو۔ تو ہمیشہ اپنے وجود کو نابود سمجھو۔ اور اللہ تعالیٰ کو موجود مطلق خیال کرو۔ یقین جانو کہ تمہارے ظاہری اور باطنی اعضا اور تمہارا اضافی وجود سب اللہ تعالےٰ کے آفتاب کے نور کا پرتو ہے۔ پس ہمیشہ تم اپنے وجود کی عدمیت کی طرف دیکھتے رہو۔ اور اپنے وجود کی نفی کرتے رہو۔ یہاں تک کہ اپنے وجود کی نفی سے اس کے وجود کا اثبات ہو جائے۔ تاکہ نفی اور اثبات کی توجہ حاصل ہو جائے۔ جس کا مضمون لا الہ الا اللہ ہے۔ اگر ہزارہا مرتبہ بھی یہ کلمہ پڑھو گے۔ اور یہ مذکورہ بالا صفت تمہارے باطن میں پائی جائے گی۔ تو ایسا ہو گا۔ کہ گویا تم نے یہ کلمہ کبھی پڑھا ہی نہیں۔ اور اگر یہ حالت اور وصف تم میں پایا جاتا ہے۔ تو خواہ تم نے یہ کلمہ نہیں پڑھا۔ پھر بھی ایسا ہے کہ گویا تم ہمیشہ اسی کے ذکر میں رہے ہو۔ مولانا سعد الدین کاشغری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ **بیت**

در بشر روپوش آمد آفتاب — انسان میں آفتاب چھپا ہوا ہے۔ اس کو
فہم کن واللہ اعلم بالصواب — سمجھ اور اللہ بہتر جانتا ہے +

تمہیں لازم ہے کہ اس بات کو سمجھو۔ توفیق الٰہی تمہاری رفیق ہو السّلام +

مکتوب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

لا الہ الا اللہ کے برگزیدہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی درگاہ کے آراستہ میرے دینی بھائی یقینی دوست شیخ حسین سلمہ اللہ تعالےٰ +

فقیر عثمان کی طرف سے ظاہر ہو۔ کہ جو کچھ میں بیان کرتا ہوں اس کو دل جمعی کے ساتھ ہوش کے کانوں سے سنیں ++

اے عزیز! صحیح مسلم میں ہے۔ کہ ایک اصحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہؤا اور سوال کیا۔ کہ مسلمانی میں مجھے ایک ایسی بات کی ضرورت ہے۔ کہ جس پر عمل کرکے مجھے کسی اور بات کی ضرورت نہ رہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ قل امنت ثم استقم (کہو میں ایمان لایا اور پھر اس پر قایم رہو) یعنی پہلے کہو کہ میں خدا پر ایمان لایا۔ اور پھر اس بات پر درست اور قایم رہ اور ثابت قدم رہ۔ آپ کو واضح رہے۔ کہ ثابت قدم اور راست روی کے یہ معنی ہیں کہ جب آپ ایک کہہ لیں تو دو نہ کہیں۔ تصوف میں دو باتیں ہیں۔ اول ایک طرف دیکھنا دوم ایک طرز پر زندگی بسر کرنا۔ اللہ ہی کافی ہے باقی سب ہوس ہے۔ جو کچھ آپ دیکھیں یا کہیں اسے خدا کی طرف سے خیال کریں۔ **ابیات**

ہر چہ بے این دوستی رہ گیرد ت	اگر تو اس کے علاوہ کسی اور سے دوستی کی
پس پشیمانی کہ ناگاہ گیرد ت	راہ و رسم پیدا کرے گا۔ تو اچانک تجھے پشیمانی حاصل ہوگی +
گر بشوقِ حق دلت شد مبتلا	اگر تیرا دل شوق الٰہی میں مبتلا ہوگیا ہے۔ تو
مرگ کے ہرگز بود بر تو روا	موت تجھ پر ہرگز جائز نہیں ہوگی +

اے عزیز! جب آپ خدا میں مشغول ہوں تو باقی سب دوستیوں کو بھلا دیں کیونکہ ایک دل میں دو دوستیوں کی گنجایش نہیں۔ ع

یا خانہ جائے رخت بود یا خیالِ دوست	یا یہ گھر (دل) اسباب کی جگہ بنے یا دوست کے خیال کی +

جب دوستی کمال پر پہنچ جاتی ہے۔ تو اللہ کے سوا سب باتوں کی فکر دل سے دور ہو جاتی ہے۔ اور دل کی آنکھیں نور حقیقی کے سرمہ سے سرگیں ہو جاتی ہیں۔ اور فاینما تولوا فثم وجہ اللہ (پس جس طرف تم رُخ کرو اسی طرف اللہ کا رخ ہے) کے معنے ظاہر ہو جاتے ہیں۔ اور ان رحمت اللہ قریب من المحسنین (اور بیشک اللہ کی رحمت نیکی والوں کے نزدیک ہے) کی خوشخبری پہنچ جاتی ہے۔ اور عینًا یشرب بہا المقربون (ایک چشمہ ہے جس سے نزدیکی آدمی پیتے ہیں) کے سرچشمہ سے پیٹ بھر کر نوش کیا جاتا ہے۔ اور فقد فاز فوزاً عظیما (پس تحقیق اُس کو بڑی مراد

ملی) کی خوشخبری عنایت ہوتی ہے۔ اور الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنة التی کنتم توعدون (خبردار نہ ڈرو اور نہ غم کرو اور خوش ہو اُس بہشت سے جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا تھا) کی خوشخبری ملتی ہے۔ اور بہشت بریں کے فردہ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ سے خوش کرتے ہیں۔ اور اس جہان سے رخصت ہوتے وقت رب انزلنی منزلا مبارکا (اے پروردگار مجھے مبارک منزل پر پر اُتار) کا الہام ہوتا ہے۔ اور ایسا شخص دلہن کی طرح اپنے اصلی وطن کی طرف ٹہلتا ہؤا جاتا ہے۔ اور فرشتوں کو حکم ہوتا ہے۔ کہ ساتوں آسمانوں اور زمینوں میں خبر کرد کہ دوست دوست کے پاس پہنچ گیا۔ اور اس کے لئے حکم ہوتا ہے۔ کہ خوشی خوشی بہشت میں جا اور وہاں عیش وعشرت سے بسر کر۔ **بیت**

شادیئے جاوید کن بادوست تو — تو دوست کے ساتھ ہمیشہ کی خوشی کر تاکہ
تا نگنجی ہمچو گل در پوست تو — تو پھول کی طرح جامے میں پھولا نہ سمائے +

تو صرف اس بات کی فکر کر کہ اس وقت کیا ہوگا۔ **بیت**

چیست ایں خوبتر در ہمہ آفاق کار — دونوں جہان میں اس سے بڑھ کر اچھا کام
دوست رسد نزد دوست یار رسد نزد یار — اور کیا ہے۔ کہ دوست دوست کے پاس پہنچ جائے اور یار یار کے پاس +

اگر آپ ہمیشہ رہنے والی دولت یعنی دیدار آلہی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو اپنے وقت کا ایک ایک منٹ سوتے۔ جاگتے۔ کھاتے۔ پیتے تنہائی اور مجمع میں یاد آلہی کے بغیر نہ صرف کریں۔ **رباعی**

سررشتہ دولت اے برادر بکف آر — اے بھائی دولت کے دھاگے کو ہاتھ میں لا۔ اور اس قیمتی عمر کو نقصان میں بسر کر +
ویں عمر گرامی بخسارت مگذار
اندر ہمہ جا با ہمہ کس در ہمہ حال — ہر جگہ ہر شخص کے ساتھ اور ہر حالت میں۔ پوشیدہ طور پر دل اس یار کی طرف رکھ +
میدار نہفتہ دل بجانب آں یار

صوفی وہ شخص ہے۔ جو کسی وقت اور کسی لحظہ سستی کو اپنے نزدیک نہ پھٹکنے دے۔ جیسا کہ ایک صاحب فرماتے ہیں۔ **نظم**

مرد باید کہ تن بکار دہد
جان خود را بکار یار دہد
انسان کو چاہیئے کہ کام کرتا رہے۔ اور اپنی جان یار کے کام کے بدلے دیدے +

خرقہ کوتاہ کنی چہ سود بود
زہد کے جامۂ کبود بود
لباس کم کرنے سے کیا فائدہ۔ زہد کب نیلے کپڑے چاہتا ہے +

قدم از خود بروں نہ ار مردی
تا چگونہ مقربے گردی
اگر تو مرد ہے تو اپنا خیال چھوڑ۔ اگر ایسا نہ کریگا تو تو مقرب کس طرح ہوگا +

قربتت باید و ہوا طلبی
اینہت دشوار تا چہا طلبی
تجھے قرب الٰہی چاہیئے اور حال یہ ہے کہ اپنی خواہشوں کا پورا کرنا ہی تیرے لئے مشکل ہے تو اور کیا طلب کرسکتا ہے +

شربتِ وصل را بجام افگن
نوش کن توبہ را ریا بشکن
صبر کا شربت جام میں ڈال۔ اور توبہ کو پی اور ریا کو توڑ +

اے عزیز! جب آپ نے ان ابتدائی باتوں سے واقفیت حاصل کرلی۔ تو اب میں ذرا واضح طور پر بیان کرتا ہوں۔ غور سے سنئے وہ یہ ہے۔ کہ آپ ہر وقت خدا کو اس طور پر حاضر و ناظر خیال کریں۔ کہ جو کچھ آپ کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ اُسے دیکھتا ہے۔ اور کوئی ذرہ تک جو کہ زمین یا آسمان میں ہے اس سے پوشیدہ نہیں جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ ان اللہ بما تعملون بصیر (بے شک اللہ تعالےٰ دیکھتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو)

ابیات

خداوندِ جہاں پیوستہ ناظر
تو از وے غائب و او با تو حاضر
جہان کا مالک ہمیشہ دیکھتا ہے۔ تو اس سے غائب ہے حالانکہ وہ تیرے پاس موجود ہے +

ہمیشہ چوں خدا از تست آگاہ
چرا چوں مار مے پیچی سر از راہ
جب خدا تعالےٰ ہمیشہ تجھ سے واقف ہے۔ تو تو کس لئے سانپ کی طرح راہ سے سر پھیرتا ہے +

آپ کو مناسب ہے کہ ہر وقت اور ہر حالت میں باادب رہیں۔ کیونکہ جو شخص اللہ تعالےٰ کو ہر وقت حاضر و ناظر خیال کرتا ہے۔ اس سے ہرگز بے ادبی ظاہر نہیں

ہوتی۔ اور نہ ہی وہ کر سکتا ہے۔ **بیت**

درحضورِ دوست ہر جانب نظر کردن خطا است
یک زماں حاضر نشیں اے دل کہ جاناں حاضر است

دوست کے روبرو اِدھر اُدھر دیکھنا خطا ہے۔ اے دل تو کچھ عرصہ حاضر ہو کر بیٹھ کیونکہ معشوق حاضر ہے +

اے عزیز! جب آپ کچھ مدت اس پر عملدرآمد کریں گے۔ اور اسی اندیشے میں رہیں گے۔ کہ حق سبحانہ تعالےٰ حاضر ہے۔ اور یہی حالت ہر وقت دل میں رکھو گے۔ تو کانوں سننا اور آنکھوں دیکھنا جو کہ فکر کا لازمہ اور جان اور حس کا اندیشہ ہے ہر وقت آپ پائیں گے۔ چنانچہ پھر آپ کی یہ حالت ہو جائے گی۔ کہ خواہ آپ اس اندیشے کو دل سے کتنا ہی دور کریں۔ ہرگز نہیں کر سکیں گے۔ جب یہاں تک نوبت پہنچ جائے گی۔ تو عشق کا بادشاہ دل پر غلبہ پا جائیگا۔ تو پھر جس طرف آپ دیکھیں گے خدا ہی خدا نظر آئے گا۔ جیسا کہ ایک صاحب فرماتے ہیں۔ **بیت**

از بسکہ دو دیدہ در خیالت دارم
در ہر چہ نظر کنم توئی پندارم

چونکہ از حد دونوں آنکھیں تیرے خیال میں لگی رہتی ہیں۔ اس واسطے جس چیز کو میں دیکھتا ہوں میں خیال کرتا ہوں کہ تو ہی ہے +

سلوک کا انجام اور اصلی مقصد یہی حضوری اور آگاہی ہے۔ جب دل خدا سے مل گیا۔ تو وہ حق پر ہو گیا۔ یہی عشق کا مقام ہے۔ **نظم**

عشق آں شعلہ است کو چوں در دل فروخت
ہر چہ جز معشوق باقی جملہ سوخت

عشق ایک ایسا شعلہ ہے کہ جب دل میں بھڑکتا ہے تو معشوق کے سوا جو کچھ ہے سب کو جلا دیتا ہے +

تیغ لا در قتل غیرِ حق براند
در نگر زاں پس کہ باقی جملہ سوخت

اور ماسوی اللہ کے قتل کے لئے تلوار چلاتا ہے۔ دیکھ کہ اس کے بعد باقی لا کیا رہ جاتا ہے +

ماند الا اللہ باقی جملہ رفت
شاد باش اے عشق شرکت سوز رفت

الا اللہ رہ گیا اور باقی سب چلا گیا۔ اے عشق تو خوش ہو کہ تیرا شریک جل گیا +

جب یہ حالت ہو جاتی ہے۔ تو اپنے آپ کو اور سارے جہان کو بھلا دیتا ہے

اور وہم وخیال کا پردہ اُٹھ جاتا ہے۔ اور دل کی آنکھیں اللہ تعالےٰ کے نور کے سرمہ سے سرمگیں ہو جاتی ہیں۔ اور اسی حالت میں جس قدر اپنے تئیں ڈھونڈتا ہے۔ خدا کو پاتا ہے۔ اور زبان پر یہ شعر لاتا ہے۔ **بیت**

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تاکس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

میں تو ہو گیا اور تو میں ہو گیا میں بدن بن گیا اور تو جان ہو گیا۔ اس واسطے کہ اس کے بعد کوئی یہ نہ کہے کہ تو اور ہے اور میں اور ہوں +

اور اسے بالیقین معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ ظاہر و باطن میں اللہ تعالےٰ کے سوا اور کوئی نہیں۔ ھو الاول ھو الاٰخر ھو الظاھر ھو الباطن (اول آخر ظاہر اور باطن وہی ہے) اور یہ بیت زبان حال سے پڑھتا ہے۔ **فرد**

گوید بہر زبان و بہر گوش بشنود
از غایتِ ظہور عیانش پدید نیست

ہر زبان سے کہتا ہے اور ہر کان سے سنتا ہے۔ ظہور کی زیادتی کے باعث اس کی ظاہریت بھی ظاہر نہیں +

اے عزیز! جب تک اپنے آپ کو ریاضتوں کی کٹھالی میں نہ پگھلائیں گے محبت اور دوستی کی بو آپ کی جان کے دماغ تک نہ پہنچے۔ پس آپ کو لازم ہے۔ کہ بڑی کوشش عاجزی اور گریہ وزاری سے رات کو جاگنے کا انتظام اور بند وبست کریں۔ تاکہ نیک بختی اور مقصود کی گیند اور ایمان کی سلامتی اس جہان سے لیجائیں اللہ تعالےٰ توفیق عنایت فرمائے۔ والسّلام +

مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ کے برگزیدہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی درگاہ کے آراستہ برخوردار **شیر خاں** +

فقیر عثمان کی طرف سے واضح ہو۔ کہ جو کچھ میں بیان کرتا ہوں۔ اسے

دل وجان سے سن کر عمل میں لائیں۔ انشاء اللہ تعالےٰ دونوں جہان کے کام آسان ہو جائیں گے۔ رباعی

اے تازہ جواں بشنو از پیر کہن — اے نوجوان بڑے بوڑھے کی ایک بات سن
یک نقطۂ کمال است ایں مغز سخن — جو بات کا مغز ہے +
کاریکہ درو معرفتے نیست مگیر — وہ یار جس میں معرفت نہیں اسے یار نہ بنا
کاریکہ درو منفعتے نیست مکن — اور وہ کام جس میں فائدہ نہیں نہ کر +

جب آپنے اس راہ میں قدم رکھا ہے۔ تو لوٹنا مت۔ بے شک ظاہر میں تو تکلیف ہے۔ لیکن حقیقت میں یہ آرام ہے۔ بیت

عشق آں باشد کہ کم نگردد — عشق وہی ہوتا ہے جو کم نہ ہو جائے
تا باشد اواں قدم نگردد — اور جب تک رہے اس سے قدم لوٹائے +

اے عزیز! محبت اور محنت دونوں صورت اور معنی میں ایک ہی ہیں۔ ان دونوں میں نقطہ سے زیادہ اور کوئی فرق نہیں۔ اس سے یہ اشارہ ہے۔ کہ جہاں کہیں محبت ہے۔ محنت سے خالی نہیں۔ رباعی

عاشقے را درد باید اے برادر درد کو — اے بھائی عاشق ہونے کے لئے درد کا
برسر کوئے محبت مرد باید مرد کو — ہونا ضروری ہے وہ درد کہاں۔ محبت کے کوچہ میں مرد بننا چاہیئے مرد کہاں +
چند زیں ذکر فسردہ چند زیں ذکر دراز — کبتک تو اس کا ذکر فسردہ دلی سے کریگا
نالہ ہائے آتشین و چہرہ ہائے زرد تو — اور اس کا ذکر بڑا لمبا چوڑا کریگا۔ اور کبتک تیری سوز و گداز سے بھری ہوئی آہ و زاری اور تیرا چہرہ زرد ہوگا +

اور ایک اور صاحب فرماتے ہیں۔ رباعی

عاشقے چیست مبتلا بودن — عاشقی کیا ہے؟ مبتلا ہونا۔ اور غم اور
یا غم و رنج آشنا بودن — رنج سے آشنا ہونا ہے +
کار نازک دلاں برعنا نیست — نازک دل بانکے آدمیوں کو یہ کام نہیں
سنگ زیرین آسیا بودن — کہ وہ چکی کا نچلا پاٹ بنے رہیں +

اے عزیز! اگرچہ اس میں محنت بہت پڑتی ہے۔ لیکن فائدہ بھی بہت ہے گویہ جانبازی کا کام ہے۔ لیکن اس میں لاکھوں عزتیں حاصل ہوتی ہیں۔ اس میں شک نہیں۔ کہ یہ دردمندی تو ہے۔ لیکن بلاشبہ لاکھوں خوشیوں کے برابر ہے جس کو یہ نصیب ہے اسے مبارک ہو۔ **قطعہ**

عشق بستان خویشتن بفروش	اپنا آپ بیچ اور عشق کو خرید لے۔
کہ نکوتر ازیں تجارت نیست	اس واسطے کہ اس سے بڑھ کر اور کوئی تجارت نہیں +
رخ خود را بخون دل بشوے	اپنے چہرے کو دل کے خون سے دھو۔
کہ نکوتر ازیں طہارت نیست	کیونکہ اس سے بڑھ کر اور کوئی پاکیزگی نہیں +

اے عزیز! عشق عاشقوں کی صحبت سے حاصل ہوتا ہے۔ اور بدبختی بدبختوں کی صحبت سے۔ ان میں سے جس کے ہم صحبت ہوں گے ویسا ہی پھل پائیں گے۔ **بیت**

با عاشقاں نشین وہمہ عاشقی گزیں	تو عاشقان الٰہی کے ساتھ مل کر بیٹھ اور سب
آں کس کہ نیست عاشق بیکدم مشو قریں	دھندے چھوڑ کر عاشقی اختیار کر۔ اور جو شخص عاشق خدا نہیں اس کے پاس ایک دم بھی نہ بیٹھ +

پس آپ کو لازم ہے۔ کہ اُستاد کامل کی طلب میں رہیں۔ یہاں تک کہ پالیں۔ کیونکہ کامل اُستاد کے بغیر آپ ہرگز مقصود کو نہیں پہنچیں گے۔ **رباعی**

ہیچکس از خویشتن چیزے نشد	کوئی شخص خود بخود کچھ چیز نہیں بن سکتا
ہیچ خنجر آہنی تیزے نشد	جیسا کہ کوئی لوہے کی خنجر خود بخود تیز نہیں بن جاتی +
دانۂ انگور و تخم خربزہ	انگور کا دانہ اور خربوزے کا بیج کسان
غیر از دہقان فائزے نشد	کے سوا کبھی مراد کو نہیں پہنچا +

پس اے میرے عزیز! فرصت کو غنیمت خیال کرکے کام کے درپے ہوں یہ فرصت ہمیشہ کب رہتی ہے۔ **بیت**

جوانی چوں نسیم نوبہار است
وے بر رنگ و بوئے گل سوار است

جوانی بہار کی خوشبودار ہوا کی طرح ہے۔ لیکن پھول کی بو اور اس کے رنگ پر سوار ہے۔ یعنی جب پھول نہ ہونگے تو نسیم بہاری بھی نہ ہوگی +

۵ اگر دریافتی بر دانشت بوس
وگر غافل شدی افسوس افسوس

اگر تو نے پالیا۔ تو تیری دانائی پر آفرین ہے۔ اور اگر تو غافل رہا تو تجھ پر افسوس ہے +

آپ کو مناسب ہے۔ کہ جلدی ہی اپنے آپ کو کسی صاحب دل اور صاحب تصرف کے شکار بندے باندھیں۔ اور جان و دل سے اس کی خدمت بجالانے میں کوتاہی نہ کریں۔ اور جب تک مقصود حاصل نہ ہو جائے۔ ہرگز آرام سے نہ بیٹھیں۔ فرد

از درِ اہلِ صفا روئے مگرداں ایدل
ہر کہ دور است ازیں در بخدا دور است

ایدل صاحب صفائی کے دروازہ سے دل نہ پھیر۔ کیونکہ جو اس دروازہ سے دور ہے یا خدا سے دور ہے اللہ وہ اصلی مقصد سے دور ہے +

اے عزیز! اگر سالوں تک آپ ریاضت کرتے رہینگے۔ تو اس کا اس قدر پھل نہیں ملیگا۔ جتنا کہ ان برگزیدوں کی صحبت میں ایک گھڑی رہنے کا ملیگا۔ یہ کس کے نصیب ہو گا۔ جس کو حاصل ہے اُسے مبارک ہو۔ بیت

صحبتِ پیر بہ زہر عمل است
ہر کہ با او نشست در عمل است

پیر کی صحبت سب عملوں سے بڑھکر ہے
جو اس کیساتھ بیٹھا گویا وہ عمل کر رہا ہے +

اے عزیز! اب میں ذرا واضح طور پر بیان کرتا ہوں۔ آپ توجہ سے سنیں کہ جو شخص دوست سے محجوب ہے وہ عین بلا میں گرفتار ہے۔ اگرچہ ملک اور سلطنت کے خزانوں کی چابیاں اس کے ہاتھ میں ہوں۔ اور جو کہ لطف الٰہی کا مجذوب ہے وہ عین بادشاہی اور تخت و تاج سے منسوب ہے۔ اگرچہ رات کی روٹی بھی اس کے پاس نہ ہو۔ بیت

اے بدرگاہِ جلالت فقر سلطانی بود

اے کہ تیری بارگاہِ جلال میں فقر بادشاہی

منصبِ شاہنشہی کمتر ز دربانی بود — کے برابر ہوتا ہے۔ اور شاہنشاہی کا مرتبہ دربانی سے بھی کم ہوتا ہے +

اے عزیز! کیا آپ کو معلوم ہے۔ کہ دوستی کس طرح ہوتی ہے؟ اور اسکے کیا معنے ہیں؟ اس کا جواب میں بیان کرتا ہوں۔ دوستی اس قسم کی ہونی چاہیئے۔ جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوست رکھتے تھے جو کچھ ان کے پاس تھا۔ وہ آنجناب کی خدمت میں حاضر کیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ اے مقبول دوست! اور اے ہمارے محرمِ راز!! تم نے بال بچوں کے لئے کیا چھوڑا۔ اس کے جواب میں حضرت ابوبکر صدیقؓ نے عرض کی کہ خدا اور رسول۔ اس وقت جبرائیل علیہ السلام کو بارگاہ الٰہی سے حکم ہوا۔ کہ محمدؐ کے پاس جاؤ اور ابوبکرؓ کو ہمارا سلام پہنچا کر کہو۔ کہ میں جو کہ خدا ہوں۔ تم سے راضی ہوں۔ کیا تو بھی مجھ سے راضی ہے یا نہیں +

اے عزیز! محبت اس بات کا نام ہے۔ کہ جو زیادہ عزیز چیز ہو۔ وہ معشوق کی راہ میں قربان کی جائے تاکہ محبوب کا حقیقی دوستدار کہلانے کا مستحق ہو سکے۔ اس کام کے بغیر کب مقصود حاصل ہو سکتا ہے۔ حق سبحانہٗ تعالےٰ تمام دوستوں کو محبت اور مقصود کا کمال عنایت فرمائے۔ آمین رب العالمین +

مکتوب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لا الٰہ الا اللہ کے برگزیدہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی درگاہ کے آراستہ بھائی **نوح** (خدا اس کے ذوق اور شوق کو ہمیشہ رکھے) کو +

فقیر عثمان کی طرف سے واضح ہو۔ کہ اے عزیز! عارفوں نے فرمایا ہے کہ بندے کا خدا تک پہنچنا آسان بھی ہے۔ اور مشکل بھی۔ آسان اُس شخص کے لئے ہے جس نے دنیا ترک کر دی۔ اور مشکل اُس کے واسطے ہے جس نے دنیا ترک نہ کی +

اے عزیز! کیا تجھے معلوم ہے۔ کہ دنیا کسے کہتے ہیں۔ تجھے واضح رہے۔ کہ دنیا وہ چیز ہے جو تجھے یاد خدا سے ہشیار کھے اور غافل کردے۔ **بیت**

چیست دنیا از خدا غافل بدن	دنیا کیا ہے؟ خدا سے غافل ہونا۔ نہ کہ
نے قماش ونقرہ وفرزند وزن	مال واسباب اور بال بچے +

حضرت امام اعظم قدس اللہ سرہٗ سے منقول ہے۔ کہ آپ نے فرمایا۔ "اگر آسمان سے بارش نہ ہو اور زمین دھات کی بن جائے اور گیہوں مروارید کے برابر قیمتی ہو جائے اور سارا جہان میرا بال بچہ ہو جائے تو بھی مجھے روزی کا غم نہ ہوگا" +

اے عزیز! جس شخص کو دنیا کی محبت دامنگیر ہے۔ وہ کھانے پینے کے غم میں گرفتار ہے۔ یقیناً جان لے کہ اس کی طلب میں نقصان ہے۔ خدا تک پہنچنا اور خدا کی محبت بہت دور ہے۔ **ابیات**

عاشقِ جاں سوز خواہد سوختن	دل جلا عاشق جلنا چاہتا ہے۔ قیامت
روز محشر شب شود در روز عشق	کے روز عشق کا دن رات بن جائیگا +
عشق بر معشوق چشم افتادن است	معشوق پر نگاہ پڑنے ہی کا نام عشق
بعد ازاں از بیدلی جاں دادن است	ہے۔ اور اس کے بعد بیدلی سے جان دیدینا ہے +

ایک بزرگ کو شیطان ہر روز صبح کے وقت آکر پوچھتا۔ کہ تو آج کیا کھانا چاہتا ہے۔ وہ جواب دیتا کہ موت کا شربت اور پھر پوچھتا کہ کیا پہننا چاہتا ہے۔ تو وہ کہتا کہ جامۂ کفن۔ اور پھر پوچھتا کہ کہاں جائیگا۔ تو وہ کہتا کہ قبر میں۔ شیطان پھر نا اُمید ہو کر چلا جاتا +

اے عزیز! یقیناً جان لے۔ کہ عاشقوں کے لئے موت عین آرام اور زندگی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ ان اولیاء اللّٰہ لا یموتون۔ (بے شک اللہ کے ولی نہیں مرتے) **فرد**

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بہ عشق	وہ شخص ہرگز نہیں مرتا جس کا دل
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما	عشق سے زندہ ہو گیا۔ ہمارا ہمیشہ رہنا جہان کے دفتر پر لکھا ہوا ہے +

اس سے معلوم کر لینا چاہیئے۔ کہ معشوق کی راہ میں جان دے دینا شہ بازوں کا کام ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ لاتقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاءٌ ولا کن لاتشعرون (ان آدمیوں کو جو راہ خدا میں قتل ہوئے۔ مردے نہ خیال کرو۔ بلکہ زندہ ہیں۔ لیکن تمہیں معلوم نہیں) نظم

گرہے خواہی کہ بفروزی چو روز
خویش را در پیش یارِ خود بسوز

اگر تو چاہتا ہے کہ دن کی طرح روشن ہو جائے۔ تو اپنے آپ کو اپنے یار کے سامنے جلا دے +

چوں بسوزی در محبت جاں نواز
در دو عالم باش دائم سرفراز

جب تو جان نواز کی محبت میں اپنا آپ جاوے گا۔ تو دونوں جہان میں ہمیشہ عزت پائے گا +

ور نسوزی خویشتن را اے اخی
در محافل جان بازاں واپسیں

اور اے بھائی اگر تو اپنے آپ کو نہ جلائیگا تو جان بازوں کی محفل میں ہرگز دخل نہ پائے گا +

در طریقِ عشق بازی جاں بباید باختن
گرجاں نخواہی باختن جاناں نخواہی یافتن

عشق بازی کے طریقہ میں جان پر کھیل جانا چاہیئے۔ اگر تو جان پر نہیں کھیل جائیگا۔ تو معشوق کو نہیں پائے گا +

ایک اور صاحب فرماتے ہیں۔ فرد

جاں بجاناں دہ وگرنہ از تو بستاند اجل
خود تو منصف باش حافظ آں نکو یا ایں نکو

جان معشوق کے سپرد کر نہیں تو اجل تجھ سے لے لے گی۔ اے حافظ تو خود ہی انصاف کر کہ پہلی بات اچھی ہے یا دوسری +

اے عزیز! جب اپنے آپ کو نیست بناؤ گے تو ہمیشہ تک زندہ رہو گے۔ اور اگر نفسانی خواہشوں کی رغبت کرو گے تو ہمیشہ تک مردہ دل غافلوں سے شمار ہو گے۔ بیت

نیست شو تا ہستیت در پے شود
تا تو ہستی نیست در تو کے رسد

تو نیست ہو جا تا کہ ہستی تیرے در پے ہو جب تک تو ہست ہے نیستی کب تجھ میں دخل پا سکتی ہے +

کیا ہی اچھا کہا ہے جس نے یہ کہا ہے۔ **قطعہ**

خورشید تخت حجاب بودم بشگافت — میں تیرے کے آفتاب کا پردہ تھا سو

چوں سایہ دلم بسوئے نابود شتافت — پھٹ گیا۔ اور میرا دل سائے کی طرح نابود ہو گیا +

از آئینہ نیستیٔ من چو نور بتافت — جب میری نیستی کے آئینہ سے نور چمکا۔

مسکیں دلم اوراخود و خود راؤ یافت — تو میرے بیمار دل کو معلوم ہو گیا کہ میں وہ ہوں اور وہ میں ہوں +

اے دوست یقین جان کہ حقیقت میں تیری دوستی اسی کی دوستی ہے۔ اس واسطے کہ از روئے محبوب ہونے یا محب ہونے کے اس کا مظہر ہے۔ یہاں پر معلوم کرو۔ کہ اللہ تعالے نے جو فرمایا ہے۔ کہ یحبہم ویحبونہ (وہ انہیں محبت کرتا ہے اور وہ اسے محبت کرتے ہیں) اس میں کیا بھید ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ درپردہ وہ خود آپ اپنا خریدار ہے۔ **بیت**

من و تو درمیاں کارے نداریم — میرا تیرا درمیان میں کچھ دخل نہیں

بجز بیہودہ پندارے نداریم — ہم بیہودہ خیال کے سوا اور کچھ نہیں رکھتے +

اے عزیز! میں ذرا واضح طور پر بیان کرتا ہوں۔ آپ توجہ سے سنیں۔ وہ یہ ہے۔ کہ دل میں یہ خیال نہ کرو۔ کہ خدا کے وجود کے سوا کسی اور کا بھی وجود ہے اور نہ ہی یہ ممکن ہے۔ کہ اللہ تعالے کے وجود کے سوا کسی کا وجود ہو۔ اگرچہ کثرت میں وہ بہت دکھلائی دیتا ہے۔ اور اس کے بہت سے نام ہیں۔ لیکن حقیقت میں ایک کے سوا کچھ بھی نہیں۔ چنانچہ بزرگوں نے کہا ہے۔ **شعر**

جملہ یک نور است لیکن رنگہائے مختلف — سب میں نور ایک ہے لیکن اسکے رنگ

دادہ ہر سو جلوہ ہا را ساخت عالم رنگ رنگ — مختلف ہیں۔ ہر طرف ایک خاص جلوہ دیکر جہان کو قسم قسم کا بنا دیا +

اے عزیز! دل وجان سے کوشش کرنی چاہئے۔ اور اپنے آپ کو اپنی نظر سے پوشیدہ کر دینا چاہئے۔ اور اقبال کے ذروں میں ظاہر کرنا چاہئے۔ اور حقیقت

میں یہ شغل رکھنا چاہئے۔ کہ موجودات کے تمام درجے اور سب ظہور اور پیدایش اسی کے جمال اور کمال اور کمال کے ہیں۔ اور دونوں جہان کی موجودگی اس کے چہرے کے نور کا آئینہ ہے۔ جب تم اس شغل میں چند اس وقت تک مشغول رہو گے کہ تمہاری جان سے مل جائے۔ اور تمہاری ہستی اور تمہاری نظر سے اٹھ جائے یہاں تک کہ اگر اپنے آپ کو دیکھو گے تو اُسے پاؤ گے۔ اور جب اپنا ذکر کرو گے تو اسی کا ذکر ہو گا۔ اس وقت تم مقید مطلق ہو جاؤ گے۔ اور انا الحق وھو الحق کا مرتبہ حاصل ہو جائے گا۔ رباعی

گر در دلِ تو گُل گذرد گُل باشی	اگر تیرے دل میں پھول کا خیال آئیگا
در بلبل بے قرار بلبل باشی	تو پھول بن جائیگا۔ اور بے قرار بلبل میں بلبل بن جائیگا *
تو جزوی حق است کل او روزے چند	تو بمنزلہ جزو کے ہے اور اللہ تعالےٰ کل ہے
اندیشۂ کل پیشہ کنی کل باشی	اگر تو چند روز کُل کے خیال کو اپنا پیشہ بنائیگا تو تو بھی کل بن جائیگا *

اگر آپ چاہتے ہیں۔ کہ یہ دولت عظمےٰ حاصل کریں۔ تو ایسے گروہ کی مجلس اختیار کرو۔ کہ ان کا ظاہر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے مطابق ہو۔ اور ان کا باطن سنت نبوی کی متابعت کی وجہ سے مذکورہ بالا مراتب کے کمال کا مظہر ہو۔ اس واسطے کہ اللہ تعالےٰ نے دل کو اس قسم کا بنایا ہے۔ کہ جس کے پاس بیٹھتا ہے اس کی صحبت کا اثر اُس میں آجاتا ہے۔ اور یہ سب کو معلوم ہے۔ کہ اگر کوئی آدمی کسی ماتم زدہ کے پاس بیٹھے تو وہ بھی غمگین ہو جاتا ہے۔ اور اگر ایسے شخص کے پاس بیٹھے۔ کہ جس پر خوشی غالب ہو۔ تو اس پر بھی وہی صفت ظاہر ہو گی۔ اور اگر ایسے گروہ کی ہمنشینی اختیار کرے گا۔ کہ ان کے باطن سے اللہ تعالےٰ کی رغبت حاصل ہو۔ اور اس رغبت کے موافق ماسوے اللہ کے قطع تعلق حاصل ہو جائے تو جس قدر رغبت زیادہ ہو گی۔ اسی قدر قطع تعلق بھی زیادہ حاصل ہو گا۔ یہاں تک کہ وہ ایسے درجہ پر پہنچ جائے گا۔ کہ اس کو غیر کے ساتھ کسی قسم کا تعلق نہ رہیگا۔ اور اس حالت میں وہ ہمہ تن خدا کی طرف متوجہ ہو جائیگا۔ اور بعض ایسے بھی ہوتے ہیں۔ کہ

ان کو اس گروہ کی ایک ہی صحبت بلکہ صحبت کے ایک لحظہ میں یہ دولت حاصل ہوجاتی ہے۔ کہ ان کا باطن بالکل غیر سے قطع تعلق کرلیتا ہے۔ اور خدا کی طرف متوجہ ہوجاتا ہے۔ اور ان مراتب میں سے ایک مرتبہ حاصل کرلینے کی طرف اس شعر میں اشارہ کیا گیا ہے۔ فرد

آنکہ بہ تبریز دید یک نظر شمس الدین — جس شخص نے شہر تبریز میں ایک دفعہ
طعنہ کند بر دہ سخرہ کند بر چلہ — شمس الدین کی زیارت کی۔ وہ عشرہ کاٹنے
اور چلہ کھینچنے پر طعنہ اور تمسخر کریگا +

اللہ تعالےٰ ہمیں اور سب دوستوں کو حضوری کی دولت عنایت فرمائے آمین رب العالمین +

مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ کے برگزیدہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی درگاہ کے آراستہ میرے دینی بھائی اور یقینی دوست مرزا باقی بیگ خدا آپ کو سلامت رکھے +

فقیر عثمان کی طرف سے ظاہر ہو۔ کہ اے عزیز یقین جانو۔ کہ سب کاموں سے پوری نیک بختی اور دولت اور اقبال کا سرمایہ فقیر کی دوستی ہے۔ اس واسطے کہ جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو فقیروں اور مسکینوں کی دوستی کی قدر معلوم ہوئی تو آپ ہمیشہ اللہ تعالےٰ سے یہ دعا مانگتے اور دل وجان سے یہ چاہتے۔ کہ اے پروردگار میرا مرنا اور جینا مسکینوں کے ہمراہ ہو۔ اور قیامت کے دن میرا حشر بھی مسکینوں کے ساتھ کر +

اے عزیز آپ کو لازم ہے۔ کہ مسکینوں کی شناخت کریں۔ وہ شخص ہی مسکین نہیں ہوتا جو خرقہ پہن لے اور بال منڈا ڈالے۔ رباعی

مسکیں کسے بود کہ نامش نبود — مسکین وہ شخص ہوتا ہے کہ اس کا نام ہی نہ ہو

در ہر دو جہاں مراد کامش نبود — اور دونوں جہان میں اس کا مقصود پورا نہ ہو
از آتش فقر گر بسوزد صد سال — خواہ وہ فقر کی آگ سے سو سال جلتا رہے
از کس ہوس پختہ وخامش نبود — پھر بھی کسی سے کچے پکے کی حرص نہ رکھے +

اے عزیز! دونوں جہان کے بادشاہ مسکین اور فقیر ہی ہیں۔ کہ ان کی بادشاہی کا ملک نہ دنیا میں سماتا ہے اور نہ آخرت میں۔ یہ رباعی انہیں کے حسب حال ہے۔

رباعی

مرا در دل بغیر دوست چیزے در نمے گنجد — میرے دل میں دوست کے بغیر کسی اور چیز
بخلوت خانۂ سلطاں کسے دیگر نمے گنجد — کی گنجائش نہیں۔ بادشاہی خلوت خانہ
میں کوئی اور نہیں سما سکتا +

درون فقر دل دارم یکے شاہے کہ گہ گاہے — فقر میں میرا دل ایک ایسے بادشاہ کی
ز دل بیروں زند خیمہ بہ بحر و برنمے گنجد — طرح ہے جو کبھی کبھی۔ دل کے باہر خیمہ لگاتا
ہے تو خشکی اور تری میں نہیں سما سکتا +

قطعہ

بادشاہانیم مارا ملک نیست — ہم بے ملک بادشاہ ہیں۔ اس واسطے
لاجرم لاف گدائی زان ماست — گدائی کی لاف زنی ہماری ملکیت ہے +
گر بصورت ما گدائی مے کنیم — اگرچہ ہم ظاہر میں گدائی کرتے ہیں۔ لیکن
گنج معنی در دل ویران ماست — حقیقی خزانہ ہمارے ویران دل میں ہے +
اسپ ہمت را چو در زیں آوریم — ہمت کے گھوڑے پر جب ہم زین ڈالتے ہیں۔
ہر دو عالم گوشۂ میدان ماست — تو دونوں جہان ہمارے میدان کا ایک
گوشہ بن جاتے ہیں +

اے عزیز! آپ اس بات کی کوشش کریں۔ کہ اپنی جگہ اللہ تعالےٰ کے دوستوں میں بنائیں۔ یقین جانئے گا۔ کہ محبت اور دوستی کا بیج اس شخص کے سینے میں بوتے ہیں۔ جس کے دل میں خدا کے دوستوں کی محبت ہو۔ اور کہ جس کا دل اس پیوند سے مضبوط اور پختہ ہو۔ اس کو خاص خوشخبری دی گئی ہے۔ کہ قیامت کے روز اس کا حشر انہیں لوگوں میں ہوگا۔ من احب قوماً حشر واللہ فیھم یوم

القیمۃ (جو جن لوگوں سے محبت رکھتا ہے اللہ تعالےٰ قیامت کے دن اس کا حشر انہیں لوگوں میں کرے گا) +

اے عزیز! جو چند دم باقی ہیں۔ ان کو غنیمت سمجھ کر عبادت کے کام میں صرف کریں۔ اس کام سے بڑھکر اور کوئی کام نہیں۔ چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ قد افلح المومنون الذین ھم فی صلاتہم خاشعون یحفظون (بے شک وہ مومن خلاصی پائیں گے۔ اور اپنے مقصود کو پہنچیں گے۔ جو کہ اپنی نماز میں اللہ سے ڈرتے ہیں۔ اور بڑے اخلاص اور محبت سے نماز ادا کرتے ہیں اور آنکھ سجدہ گاہ پر اور دل درگاہ الٰہی میں حاضر رکھتے ہیں) کہتے ہیں کہ پہلے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرتے وقت آسمان کی طرف دیکھا کرتے تھے جب سے مذکورہ بالا آیت نازل ہوئی۔ تب سے سجدہ گاہ کی طرف دیکھنا شروع کیا۔ اس کے بعد آں حضرتؐ نے فرمایا۔ کہ قیام کی حالت میں بڑے خشوع کے ساتھ نظر سجدہ گاہ پر ہو۔ اور بزرگوں نے فرمایا ہے۔ کہ خشوع کے یہ معنے ہیں۔ کہ نماز ادا کرنے والے کو دائیں بائیں کی تمیز نہ ہو۔ واسطی قدس اللہ سرہ العزیز فرماتے ہیں۔ کہ نماز میں خشوع کا یہ مطلب ہے۔ کہ بغیر کسی چیز سے روگردانی کرنے کے خدا میں مشغول ہو۔ اور بحر الجواہر میں لکھا ہے۔ کہ ظاہری حضوع یہ ہے۔ کہ سر سامنے کی طرف جھکا رہے۔ اور آنکھوں کو اِدھر اُدھر دیکھنے سے روکے۔ اور دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھے۔ اور اس کا پڑھنا از روئے حضور کے ہو۔ اور باطنی خضوع یہ ہے۔ کہ دل میں خیالات وغیرہ نہ لائے۔ اور مراقبہ حق میں ہو۔ اور شہود میں مستغرق ہو۔ اور جلال اور جمال کے انوار کے ظہور کے آثار کے شعلے میں گذرے۔ اور نخشبی صاحب فرماتے ہیں۔ کہ نماز میں اول اپنے آپ سے بیزار ہو جاوے۔ اور پھر یار کے قرب کے حاصل کرنیکا طالب ہووے۔ **قطعہ**

یار بیزار است از تو تا توئی	جبتک تو اپنی خودی میں ہے تبتک یار تجھ سے
اول از خود خویش را بیزار کن	بیزار ہے۔ پہلے تو اپنے آپکو اپنے سے بیزار کر+
گر ز تو یکذرہ باقی ماندہ است	اگر تجھ میں ایک ذرہ بھر بھی خودی باقی ہے
خرقہ و تسبیح را زنار کن	تو فقیرانہ لباس اور تسبیح کو جنیو خیال کر+

اے عزیز! اگر آپ دولت ابدی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو حسب ذیل نصیحتوں پر عمل کریں۔ تاکہ اللہ تعالےٰ تمہارے مقصد کو پورا کرے +

اوّل کم کھانا۔ دوسرا گوشہ نشینی۔ تیسرا جاگتے رہنا۔ چوتھا ہمیشہ ذکر میں رہنا۔ پانچواں تھوڑے پر صبر کرنا۔ من قنع شبع (جس نے قناعت کی وہ سیر ہوگیا) چھٹا خدا پر بھروسہ کرنا۔ من یتوکل علی اللہ فھو حسبہٗ (جو خدا پر بھروسہ کرتا ہے۔ اللہ اُس کے لئے کافی ہوتا ہے) ساتواں اپنے آپ کو خدا کے سپرد کرنا۔ آٹھواں کم بولنا۔ نواں اُن دوستوں سے میل جول رکھنا جو ہم راز ہوں۔ دسواں خدا کی طلب +

اے عزیز! جب آپ کو یہ ابتدائی باتیں معلوم ہو چکیں۔ تو اب میں کچھ اور بیان کرتا ہوں توجہ سے سنئے گا۔ وہ یہ ہے۔ کہ حسب ذیل چار چیزوں سے پرہیز کریں۔ اس واسطے کہ اُن سے دل کی تروتازگی زایل ہو جاتی ہے۔ اور کاہلی اور سستی بڑھ جاتی ہے۔ یہ شیخ فریدالدین مسعود کا کلام ہے +

اوّل عزت کا طلب کرنا۔ دوم بے عزتی اور رسوائی سے ڈرنا۔ سوم دولتمندی چہارم درویشی سے خوف کرنا +

مذکورہ بالا چیزیں اہل اللہ اور اہل صفا کی صحبت کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتیں۔ قطعہ

اے دل طریق عشق ز اہلِ صفا طلب دولت ز آستانۂ گنجِ گدا طلب	اے دل تو عشق کا طریقہ اہل صفا سے طلب کر۔ اور دولت فقیر کے خزانہ کی دہلیز سے طلب کر +
حیف است جستن از درِ مخلوق آبروے ایں منزلت ز خاکِ درِ کبریا طلب	مخلوق کے دروازے سے آبرو کی جستجو کرنا حیف ہے۔ یہ مرتبہ پروردگار کے دروازہ کی خاک سے طلب کر +
خواہی کہ مسِ وجودِ تو تا زر شود تمام در کوئے فقر نہ قدم و کبریا طلب	اگر تو چاہتا ہے کہ تیرے وجود کا تانبا سب سونا بن جاوے۔ تو فقر کے کوچہ میں قدم رکھ اور کبریا کو طلب کر +

اے پروردگار! سچے اخلاص والے درویشوں کی طفیل محمدی امت کے تمام طالبوں کو عبادت اور عبودیت کی محبت اور اخلاص اپنے فضل و کرم سے عنایت کر۔ آمین رب العالمین +

مکتوب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

لاالٰہ الا اللہ کے برگزیدہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی درگاہ کے آراستہ میرے دینی بھائی اور یقینی دوست شیخ یحییٰ (خدا اس کی قبر روشن کرے۔ اور اپنے فضل و کرم سے اسے سچے طالبوں میں سے بنائے) کو +

فقیر عثمان کی طرف سے سلام و دعا کے بعد واضح ہو کہ پورے اخلاص سے اللہ تعالیٰ کے دوستوں کی چند باتوں پر غور کریں۔ اس واسطے کہ بزرگوں کا قول ہے۔ کہ صالح مردوں کا ذکر کرتے وقت رحمت الٰہی نازل ہوتی ہے۔ مراقبہ یہ ہے۔ کہ بندہ اپنے آپ کو جہت میں دیکھے۔ اور اللہ تعالیٰ کو جہت سے پاک خیال کرے۔ اور تمام عالم ملکوتی اور جبروتی کو صفاتی اور افعالی تجلیات خیال کرے۔ اور تمام تجلیات جس طرح اسمار کی صورت میں ہیں۔ اسی طرح انوار کی صورت میں بھی رنگ برنگ ہیں۔ خواہ یہ نور سالک کی نظر میں بے نہایت ہوں۔ خواہ بانہایت۔ خواہ نور عین یہی عالم دکھائی دیں۔ اور خواہ اس عالم سے پاک ہوں۔ جب یہ کیفیت حاصل ہو جائے گی تو درحقیقت آپ حضوری سے واقف ہو جائیں گے اس عمل کو اپنا شعار بنائیں۔ اور کوئی لحظہ بھی غافل نہ رہیں۔ تمام افعال میں خواہ وہ پوشیدہ ہوں خواہ ظاہر ہر ایک میں آپ یہ خیال کریں۔ کہ خدا اس فعل سے واقف ہے۔ اور جو کچھ ہم کر رہے ہیں۔ حق تعالیٰ اسے دیکھتا ہے۔ اگر چند روز آپ اس طرح کریں گے تو تھوڑے ہی دنوں میں مردانِ خدا کے مرتبے کو پہنچ جائیں گے۔ اور غیب کے دروازے آپ کے دل پر کھل جائیں گے۔ اور آپ کا دل احوال اور مقامات کے ظہور کا مقام بن جائیگا۔ پس مراقبہ ہمیشہ کرنا بڑی

بھاری دولت ہے۔ اگر حق سبحانہٗ تعالےٰ کسی کو عنایت کرے۔ تو اس سے اور کیا چیز بہتر ہو سکتی ہے۔ جس کو نصیب ہے اُسے مبارک ہو۔ مراقبہ کی دولت حاصل نہیں ہوتی۔ جب تک کہ تمام رکاوٹوں اور تعلقات کو قطع نہ کیا جائے۔ کیا آپ کو معلوم ہے۔ کہ رکاوٹوں اور تعلقات سے کیا مراد ہے +

اے عزیز! میں خود ہی واضح طور پر بیان کرتا ہوں۔ ذرا غور سے سنیں۔ وہ یہ ہے کہ بلا اور مصیبت میں صبر کرنا چاہئے۔ اور اغیار اور اضداد اور ناجنس کی صحبت سے کنارہ کشی کرنی چاہئے۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت میں پہاڑ کی طرح مضبوط ہونا چاہئے۔ اور طلب اور کوشش کرنی چاہئے۔ اور گناہوں اور خطاؤں سے پرہیز۔ جب تک آپ مذکورہ بالا باتیں نہ بجا لائیں گے۔ مطلب کا حاصل ہونا محال ہے۔ اور دوسرا طریقہ خبریہ ہے۔ اور یہ فیض الٰہی ہے۔ خبریہ کے معنے یہ ہیں۔ کہ جو چیزیں اللہ تعالےٰ کی یاد اور اس کی حضوری کی مانع ہوں وہ دل سے نکال دے۔ اگر حق سبحانہٗ تعالےٰ محض عنایت سے اپنی تمام محبت دل میں ظاہر کر دے۔ اور غیر سے متنفر کر دے تو زہے قسمت +

اے عزیز! آپ اس بات کی کوشش کریں۔ کہ آپ کو یہ سعادت حاصل ہو جاوے۔ اور جب تک اس مرتبے کو نہ پہنچ جائیں۔ اپنے آپ میں غیر کو بھلانے کی کوشش کریں۔ جب آپ غیر سے خلاصی حاصل کریں گے۔ تو آپ کا مطلب حاصل ہو جائے گا۔ اسی واسطے بزرگوں نے فرمایا ہے۔ "کہ دل کو دشمن سے ہٹا لے۔ دوست طلب کرنے کی کیا حاجت ہے"۔ ؎

چوں نماند در دلت از اغیار نام	جب تیرے دل میں غیروں کا نام تک
پردہ از معشوق برخیزد تمام	باقی نہ رہیگا تو معشوق سے پردہ اٹھ جائیگا +

اے عزیز! جب تک بال بھر بھی دنیا کی محبت آپ کے دل میں ہے تب تک جو سجدہ آپ کریں گے۔ وہ گویا اسی کو کریں گے۔ ؎

گر کنی یک آرزوئے خود تمام	اگر تو اپنی ایک آرزو کو پورا کرے گا۔
در تو صد ابلیس زاید والسلام	تو تجھ میں سو خواہشیں پیدا ہو جائیں گی والسّلام +

جب آپ کو یہ ابتدائی باتیں معلوم ہو چکیں۔ اب میں کچھ اور بیان کرتا ہوں۔ ذرا غور سے سنئے گا۔ وہ یہ ہے۔ کہ آپ اپنے پیارے وقت کو حق تعالیٰ کی یاد میں خرچ کریں۔ اور وقت کو ضائع نہ کریں۔ اور اس چند روزہ فرصت کو غنیمت خیال کریں۔ یہ فرصت ہمیشہ نہیں رہتی۔ ~

زمانے خوش دلی دریاب دریاب | تو کچھ مت خوش دلی حاصل کرے کیونکہ
کہ دائم در صدف گوہر نباشد | سیپی میں موتی ہمیشہ نہیں رہتا +

نقل ہے۔ کہ ایک شخص نے کسی مرد خدا کو خواب میں دیکھا۔ اور اس سے پوچھا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے تجھ سے کیا سلوک کیا؟ اُس نے کہا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا۔ اس نے پوچھا کس سبب سے؟ اس نے کہا۔ کہ اُن دو رکعت نماز کے بدلے جو میں رات کو ادا کیا کرتا تھا +

اے عزیز! یقین جانئے گا۔ کہ وہ وقت مریدوں کے لئے فتوح ہے۔ اور طالبوں کے لئے سعادت حاصل کرنے کا وقت ہے۔ اور دعا کرنے والوں کے قبولیت کی وعدہ گاہ ہے۔ اور سائلوں کو عطا حاصل ہونیکا وقت ہے۔ اور طلب بخشش کرنے والوں کو معافی کا وقت ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ جل شانہٗ فرماتے ہیں۔ ھل من داع وھل من سائل وھل من مستغفر (کیا کوئی بلانے والا یا سوالی یا بخشش طلب کرنے والا ہے) +

اے عزیز! یہ توفیق اُس حاصل ہوتی ہے جو اللہ کی درگاہ کے لایق ہے۔ قطعہ

در شبِ تار عاشقانِ خدا | اندھیری رات میں اللہ تعالےٰ کے عاشق
مے بتابد چو روز رخشندہ | روز روشن کی طرح چمکتے ہیں +
ایں سعادت بزور بازو نیست | یہ سعادت زور بازو سے حاصل نہیں ہوتی
تانہ بخشد خدائے بخشندہ | جبتک بخشنے والا خدا خود نہ بخشے +

اے دوست! ویسے ہر وقت کی دعا بہتر ہے۔ لیکن سحر کی دعا رد نہیں ہوتی ~

سحر با بادے گفتم حدیثِ آرزو مندی | سحر کے وقت میں ہوا سے اپنی خواہشوں
خطاب آمد کہ واثق شو بالطافِ خداوندی | کا ذکر کر رہا تھا۔ کہ مجھے آواز آئی کہ اللہ تعالےٰ کی مہربانیوں پر پورا بھروسہ رکھ +

ن اور ص کے صدقے توفیق الٰہی آپ کی رفیق ہو +

مکتوب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لاالٰہ الااللہ کے برگزیدہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی درگاہ کے آراستہ برخوردار میاں غلام سلمہ اللہ تعالےٰ وابقاہ +

فقیر عثمان کی طرف سے واضح ہو۔ کہ دوستی اور محبت کے سوا کوئی اور بات دل میں نہ رکھیں۔ ؎

از ہر چہ میرود سخن دوست خوش تر است	دوست کی بات خواہ کوئی کرے عمدہ
پیغام آشنا نفس روح پرور است	معلوم ہوتی ہے۔ دوست کا پیغام روح کو پالنے والا دم ہے +

اے عزیز! چونکہ دوستی کا ذکر شروع ہوا ہے۔ اس لئے دوستان الٰہی کے چند حالات بیان کرتا ہوں۔ انہیں غور سے سنیں۔ چنانچہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ بعض متقی اور عارف لوگ جو عمل اور صلاحیت میں اولیاء اور سالک اور سچے یقین والے ہیں۔ اور جذبہ الٰہی اور عنایت خداوندی کی وجہ سے باطن کی اصلاح کے واسطے خفیہ عبادتوں اور اصلاحی عملوں اور باطنی اطاعت میں رسول صلعم کی متابعت میں رہکر عالم جبروت میں وصال کے وقت حال کا عالم انہیں حاصل ہو۔ اور جمال اور شہود میں خدا کی حضوری اور آگاہی رکھتے ہوں۔ ان کو عاقبت میں باز پرس نہ ہوگی۔ بلکہ قربت کے مکان اور مقام میں ہونگے اور عاقبت میں ان کا حساب بھی نہ ہوگا +

اے عزیز! عاشقان الٰہی ہمیشہ وصال کے وقت معاملہ خدا سے رکھتے ہیں اور بارگاہ الٰہی کے قرب کی نگہبانی میں رہتے ہیں۔ تم کو واضح رہے۔ کہ ولایت نبوت سے افضل ہے۔ اور نبی کی ولایت نبوت سے افضل ہے۔ یعنی نبی بارگاہ الٰہی میں مقام نبوت پر ہیں۔ اور اولیاء اور خلفا و کشف و کرامت میں ولایت کے

کمال درجے پر ہیں۔ **ابیات**

عشق ورزیدن نہ کارِ ہر کس است — عشق اختیار کرنا ہر شخص کا کام نہیں۔
عاشقی کارے بغایت مشکل است — عاشقی کا کام نہایت مشکل است +

ایزد زجہاں بر نگرفت است عنایت — اللہ تعالیٰ نے جہان سے عنایت اُٹھا
گر عشق نشد کفر کند کار کفایت — نہیں لی۔ اگر عشق نہیں تو کفر ہی کام میں کفایت کرتا ہے +

اے عزیز! جب وصال کے وقت شہود کی لذت جلوہ گر ہوتی ہے۔ تو عاشق خوشی سے ناچتا ہوا عشق کے شراب خانہ کے دروازہ پر پہنچتا ہے۔ اور ساقئے وقت عشق کی شراب اس کو بہت سی پلا کر ہوش کی مستی سے بے ہوش کر دیتا ہے۔ اور اس بیہوشی میں حقیقی ہوش اسے حاصل ہو جاتی ہے۔ اور وہ اسی ہوش میں اپنے آپ کو اور نیز جہان کو بھی بھول جاتا ہے۔ اور ہمیشہ کی زندگی حاصل کر لیتا ہے۔ اور خواب غفلت سے بیدار ہو کر اور وجود ہستی کی قبا کو پھاڑ کر اور ہمیشہ کی زندگی کی خلعت پہنکر اور حضوری اور آگاہی کی ٹوپی سر پر رکھ کر اور شوق کا کمر بند کمر پر باندھ کر اور صدق کا کام راہ میں رکھ کر اور شوق کا کمر بند کمر پر باندھ کر اور صدق کا قدم راہ میں رکھ کر اور وہم کا پردہ ہو کر علم الیقین حاصل ہو جاتا ہے۔ اور علم الیقین سے عین الیقین کا مرتبہ حاصل ہو جاتا ہے۔ اور دوست کی آواز جب اس کے کان میں پہنچتی ہے۔ تو آنکھ کھولکر جب پہلی مرتبہ اس کی نظر دوست کے جمال پر پڑتی ہے۔ تو ما رایت شیئاً الا و رایت اللہ فیہ (نہیں دیکھی میں نے کوئی چیز لیکن دیکھا میں نے اس میں اللہ کو) کا مشاہدہ اپنے آپ میں کرتا ہے۔ اور اپنے تئیں اسے ہی پاتا ہے۔ چنانچہ ایک صاحب فرماتے ہیں۔ ؎

چو عاشق شد فنا در وجہ معشوق — جب عاشق معشوق کے چہرے میں فنا
ہمہ معشوق ماند تا بدانی — ہو گیا۔ تو پھر سب کچھ معشوق ہی معشوق دکھلائی دیتا ہے +

افسوس! میں کیا کہوں اور کیا لکھوں۔ یہاں پر عاشق عین معشوق ہے اس کو خود ہی بُود (ہستی) نہ تھی جو عاشق ہو سکتا۔ یہاں پر عشق۔ عاشق اور معشوق

تینوں ایک ہیں۔ جیسا کہ چیز کی ذات میں چیز کے سوا اور کوئی چیز نہیں ہوتی۔ اور نہ اس کے سوا چیز کی ذات میں اور کچھ ہوتا ہے۔ جس طرح آفتاب کے نور کو آفتاب کی طرف نسبت کرتے ہیں۔ اس طرح محبوب کی صورت کو محب کی صورت سے لگاؤ ہے۔ دراصل دوئی کوئی چیز نہیں۔ اور عاشق میں محبوب ہوتا ہے۔ ؎

تو درمیاں ہیچ نہ ہر چہ ہست اوست — تو درمیان میں کچھ بھی نہیں جو کچھ ہے
ہم خود الست گوید و ہم خود بلے کند — وہی ہے۔ وہ خود ہی الست بربکم کہتا ہے
اور خود ہی بلا رہاں کہتا ہے +

اے عزیز! اگر تم چاہتے ہو۔ کہ اس دولت عظیم کو حاصل کرو۔ تو ہمت کی کمر مضبوط باندھ کر مستقل طور پر قدم رکھو۔ اس واسطے کہ عشق کے جنگل کی راہ میں نشیب و فراز بہت ہیں۔ ؎

مگو کہ بادیہ عشق راہ آسان است — یہ نہ کہو کہ عشق کے جنگل کی راہ آسان ہے
ہزار کوہ بلا ریگ آں بیابان است — بلکہ اس بیابان کی ریت ہی مصیبت کے
ہزار پہاڑ کے برابر ہے +

اے عزیز! اگرچہ یہ راہ ہزار در ہزار مشکل ہے۔ لیکن جب تم عشق کی سواری پر سوار ہو۔ تو بہت ہی آسان ہے۔ **قطعہ**

سوار عشق شو از راہ میندیش — تو عشق پر سوار ہو اور راہ کی بابت اندیشہ
کہ اسپ عاشقاں رہوار باشد — نہ کر۔ کیونکہ عاشقوں کا گھوڑا بہت تیز رو
ہوتا ہے +
ترا یک لحظہ منزل مے رساند — تجھے ایک لحظہ میں منزل پر پہنچا دیگا۔
اگرچہ راہ ناہموار باشد — خواہ راستہ کتنا ہی ناہموار کیوں نہ ہو +

اگرچہ عاشق سر پر کھیل جاتا ہے۔ لیکن لاکھوں سرفرازیوں کے برابر ہے۔ اور اگرچہ یہ بے نوائی ہے۔ لیکن اس میں دولت سے آشنائی حاصل ہوتی ہے۔ اور گو اس میں خون جگر پینا پڑتا ہے۔ لیکن حقیقت میں شربت پینے کے برابر ہے۔ اور مقصود حاصل کرنے کے مساوی۔ اگرچہ آٹھ آٹھ آنسو رونا پڑتا ہے لیکن بعد میں وصل کا شربت بھی حاصل ہوتا ہے۔ **ابیات**

چوں بگریانم بجوشد رحمتم
آں خروشندہ بنوشد رحمتم

جب میں کسی کو رلاتا ہوں تو میری رحمت جوش میں آتی ہے۔ اور وہ شور کرنیوالا میری رحمت کو نوش کرتا ہے +

رحمتم موقوف آں خوش گریہ ہاست
چوں گریست از بحرِ رحمت موج خاست

میری رحمت اس زار زار رونے پر موقوف ہے۔ جب وہ روتا ہے تو رحمت کے دریا میں لہر پیدا ہوتی ہے +

اے عزیز! تمہیں معلوم ہے۔ کہ عاشق کس علامت کے سبب پہچانا جاتا ہے۔ میں بیان کرتا ہوں۔ متوجہ ہو کر سنو۔ عاشق کی نشانی اس کے چہرے سے ظاہر ہوتی ہے۔ اس کے چہرے کا رنگ زرد اور آہ سرد اور آنکھوں سے آنسو ٹپکتے ہیں۔ اور دل سوختہ ہوتا ہے۔ نہ رات کو نیند نہ دن کو آرام۔ اور بدن دبلا پتلا ہوتا ہے۔ سہ

از ضعفِ تن و زردیئے رخسارہ مندیش
در عشق قدم نہ کہ معشوق مدد ہاست

بدن کی لاغری اور رخسارے کی زردی سے نہ ڈر۔ تو عشق میں قدم رکھ کیونکہ اس میں معشوق سے مدد پہنچتی ہے +

کیا ہی اچھا کہا ہے جس نے کہا ہے۔ نظم

عاشقے از فرطِ عشق آشفتہ بود
روز و شب در بیقراری خفتہ بود

ایک عاشق عشق کی زیادتی کے سبب جھنجھلایا ہوا تھا۔ دن رات کی بیقراری سے سویا ہوا تھا +

آمد و معشوق دیدش خواب ناز
خفتہ او را دید از خود رفتہ باز

معشوق نے اُس کو آکر دیکھا کر خواب ناز میں لیٹا پڑا ہے۔ اس کو سویا ہوا دیکھ کر واپس چلا گیا +

رقعۂ بنوشت حسبِ حال او
بست آں بر آستینِ عاشق او

اُس کے حسب حال ایک رقعہ لکھا۔ اور اُسے عاشق کی آستین پر باندھا +

عاشقش از خواب چوں بیدار شد
رقعۂ بر خواند و پُرخوں بار شد

جب اس کا عاشق خواب سے جاگا۔ تو اُس نے رقعہ کو پڑھا اور خون رونے لگا +

ایں نوشتہ بود کاے مردِ خموش	اس میں یہ لکھا تھا کہ اے خاموش مرد
خیز گر بازار گانے سیم کوش	اٹھ اگر تو سوداگر ہے تو چاندی کی کوشش کر ✦
ور تو مردِ زاہدی شب زندہ دار	اور اگر تو رات کو جاگنے والا زاہد مرد ہے
بندگی کن تا بروزے بندہ وار	تو اُٹھ کر دن نکلنے تک بندے کی طرح بندگی میں مشغول رہ ✦
ور تو ہستی مردِ عاشق شرم دار	اگر تو عاشق مرد ہے تو تجھے شرم چاہئے۔
خواب را با دیدۂ عاشق چہ کار	عاشق کی آنکھوں کو خواب سے کیا کام ✦
مردِ عاشق باد پیمائد بروز	عاشق مرد دن کے وقت سرگرداں رہتا
شب ہمہ مہتاب بنماید بسوز	ہے۔ اور رات بھر جلن میں چاند کی طرح رہتا ہے ✦

اے عزیز! جب اس راہ میں قدم رکھا ہے۔ تو محنت اور تکلیف کو اُس وقت تک اپنے اوپر لازم سمجھو۔ کہ تکلیف آرام سے بدل جائے۔ ـــ ۵

ہر بلا ایں قوم را حق دادہ است	اس قوم کو اللہ تعالےٰ نے ہر مصیبت عطا
زیر آں گنج کرم بنہادہ است	کی ہے۔ اور اس مصیبت تلے بخشش کا خزانہ رکھا ہے ✦

اے میری جان! اللہ تعالےٰ کے دوستوں نے بہت سی تکلیفیں اور مصیبتیں برداشت کی ہیں۔ تب کہیں جا کر منزل مقصود پر پہنچے ہیں ✦

نقل ہے۔ کہ سلطان ابراہیم ادھم رحمۃ اللہ علیہ چودہ سال سلوک کر کے کعبے پہنچے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ دوسروں نے اس جنگل کو بذریعہ قدم طے کیا ہے۔ اور میں آنکھوں کے بل جاتا ہوں۔ آپ ہر قدم پر دو رکعت نماز ادا کرتے۔ جب مکہ میں پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں۔ کہ خانہ کعبہ اپنی جگہ پر سے غائب ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ یہ کیا حادثہ ہے۔ شاید میری بینائی میں کچھ فرق آگیا ہے۔ غیب سے آواز آئی۔ کہ تیری بینائی میں فرق نہیں آیا۔ بلکہ ہم نے ہی کعبے کو ایک بڑھیا کے استقبال کے لئے بھیجا ہے۔ سلطان ابراہیم ادھم رحمۃ اللہ علیہ غیرت سے جل گئے۔ اور فرمایا۔ وہ بڑھیا کون ہے۔ اتنے

میں کیا دیکھتے ہیں۔ کہ بڑھیا اپنا عصا ٹیکتی ہوئی آن پہنچی۔ اور کعبہ پھر اپنی جگہ قایم ہوگیا۔ ابراہیمؒ نے کہا" اے رابعہ یہ کیا شور اور کیا کام ہے۔ جو تو نے جہان میں برپا کر رکھا ہے"۔ رابعہ بصری نے کہا "شور تو تو نے برپا کر رکھا ہے۔ کہ چودہ سال دیر کر کے تو کعبے پہنچا"۔ ابراہیم نے جواب دیا "ہاں میں نے چودہ سال نماز ادا کرتے ہوئے جنگل کو طے کیا"۔ رابعہ بصری نے کہا "ہاں تو نے نماز میں راہ طے کی اور میں نے نیاز میں"۔ جو شخص قدموں چلکر آتا ہے وہ کعبے کا طواف کرتا ہے۔ اور جو دل سے وہاں پہنچتا ہے کعبہ اُس کا طواف کرتا ہے۔ پس رابعہ رضی اللہ عنہا نے حج کیا۔ اور زار زار روئیں۔ اور جناب الہی میں عرض کی "اے پروردگار تو نے ہی کعبے کے حج کا وعدہ دیا ہے۔ اور تو نے ہی مصیبت کے اجر کا۔ اب اگر حج قبول نہیں۔ تو اس سے بڑھکر مصیبت ہے۔ میری مصیبت کا ثواب کہاں ہے"۔ پس بصرے میں آکر دوسرے سال تک آپ یہی فرمایا کرتیں۔ کہ کعبہ میرے استقبال کے لئے آیا تھا۔ اب میں کعبے کے استقبال کے لئے جاؤں گی شیخ بوعلی خارمدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ جب وقت نزدیک آیا تو رابعہ بصری نے جنگل کی طرف رخ کیا۔ اور سات سال پہلو کے بل لیٹ کر عرفات تک پہنچیں غیب سے آواز آئی۔ اے مدعی! کونسی طلب نے تیرا دامن پکڑا ہے۔ اگر تو چاہتی ہے تو طلب کر۔ تاکہ میں ایک تجلی کروں۔ اور حال کو نہ چھوڑ۔ رابعہ نے عرض کی۔ "اے پروردگار میرے پاس اس کے لئے سرمایہ نہیں۔ لیکن میں فقر کا ایک نقطہ چاہتی ہوں"۔ آواز آئی "اے رابعہ! فقر ہمارے قہر کی خشک سالی ہے۔ جو ہم نے مردوں کی راہ میں رکھی ہوئی ہے۔ ایک بال کے سرے سے بھی زیادہ نہیں۔ جو درگاہ اور حال میں پہنچے۔ اگر ذرہ بھر بھی ان کے دل میں عبادت کا گمان یا اس کی مزدوری یا ثواب یا رنج و محنت سے خلاصی کا خیال آجائے تو فوراً کام بگڑ جائے۔ اور وصال فراق سے بدل جائے۔ اور ابھی تو ستر ہزار پردوں میں رہے۔ جب تک تو ان پردوں سے باہر نہ نکلے گی۔ ہماری راہ میں قدم نہ رکھ سکیگی لیکن آسمان کی طرف دیکھ"۔ رابعہ نے آنکھ اُٹھا کر دیکھا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ آنکھوں کے خون کا دریا ہوا میں معلق ہے۔ غیب سے آواز آئی "کہ یہ سب ان عاشقوں کے خون کا جگر ہے۔ جو ہماری طلب کے لئے آئے تھے۔ اور پہلی ہی منزل میں نیچے

رہ گئے۔ اور ان کا نام و نشان دونوں جہان میں کسی مقام سے نہیں پایا جاتا۔ رابعہؓ نے "عرض کی" اے رب العزت! کیا ہی اچھا ہو۔ کہ تو مجھے ان کی ایک صفت دکھائے فوراً عورتوں کا عذر نمودار ہوا۔ اور غیب سے آواز آئی۔ کہ ان کا پہلا مقام یہ ہے۔ کہ سات سال پہلو کے بل چلیں تاکہ راہ میں کسی ڈھیلے کی زیارت کریں۔ جب اس ڈھیلے کے نزدیک پہنچتے ہیں۔ تو ان کو بھی کسی سبب سے بند کر دیتا ہے۔ رابعہ نے بہت پیچ و تاب کھایا۔ اور عرض کی۔ اے بار خدایا! مجھے تو نے اپنے گھر بلایا۔ اور اجازت نہیں دیتا۔ اور نہ ہی تو گھر میں رہنے دیتا ہے۔ یا مجھے بصرہ میں اپنے گھر میں رہنے دے۔ یا مکے میں مجھے اپنے گھر بلالے۔ جب میں تجھے چاہتی ہوں۔ میں گھر میں نہیں آؤں گی۔ اب میں اپنے تئیں اس لایق خیال نہیں کرتی۔ کہ تیرے گھر میں آسکوں۔ یہ کہکر واپس چلی گئی۔ اور مرتے دم تک اپنی کٹیا میں معتکف رہی۔ ؎

تا خون نکنی دیدہ خود پنجاہ سال	جب تک تو پچاس سال تک اپنی آنکھوں
ہرگز ندہند رہ بتو از قال بحال	کا خون نہیں بہائیگا۔ تجھے ہرگز قال سے
	حال کی راہ نہ دیں گے ✦

اے عزیز! میں کہاں تک لکھوں۔ لکھنے اور کہنے سے کچھ فائدہ نہیں۔ مگر اس کا فضل و کرم ہی دستگیری کرے تو بیڑا پار ہوتا ہے۔ خدا جسے ہدایت کرے وہی ہدایت پاتا ہے۔ اس کے بعد بات کرنے کی گنجایش ہی نہیں۔ جس نے چکھا نہیں اُسے معلوم بھی نہیں ہوا ✦

مکتوب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لا الٰہ الا اللہ کے برگزیدہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی درگاہ کے آراستہ برادر زادہ شیخ حسین خدا تمہیں ہمیشہ اپنے ذکر اور شکر اور عمدہ عبادت کی توفیق عنایت کرے ✦

فقیر عثمان کی طرف سے واضح ہو۔ کہ اگر کچھ غلطی ہوگئی ہو۔ تو اپنی مہربانی اور

توجہ سے اس کی اصلاح کر دیں۔ مجھے امید ہے۔ کہ بندہ کی بے ادبی کو آپ معاف فرمائیں گے۔ تو آپ کی مہربانی کے بھروسہ پر جرأت کر کے دوستوں اور سچے محرموں کے چند حالات لکھے گئے ہیں۔ اللہ تعالٰے کی درگاہ سے مجھے امید ہے۔ کہ وہ آپ جیسے مقبول کی نظر میں قبول ہوئے ہوں گے۔ اگرچہ اس فقیر نے لکھ تو دیئے ہیں۔ لیکن یہ نصیحت میں نے ان کو کی ہے۔ آپ کو لازم ہے۔ کہ عام مسلمانوں کو مسجدوں میں بانگ دینے اور نماز باجماعت ادا کرنے۔ اور خلقت کی صلاحیت میں کوشش کریں اس واسطے کہ مقبول نیک مردوں سے خدا و رسول صلعم اس بات پر خوش ہوتے ہیں۔ کہ شریعت کی فرمانبرداری میں ہر شخص حصہ لے۔ کیونکہ دینی اور دنیاوی کاموں میں مشغول ہونا ایمان کی روشنی ہے۔ اور دوسری یہ بات ہے۔ کہ آپ نیک کاموں کی نصیحت کرنے اور اللہ تعالٰے کی طرف تاکید کرنے کو دونوں جہان کی نیک بختی خیال کریں۔ جس کو حاصل ہے اُسے مبارک ہو۔ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ سود خواروں اور بے نمازوں کی شامت سے ایمان میں تاریکی آتی ہے اور آخرت کی زرد روئی۔ اللہ تعالٰے محفوظ رکھے۔ اور دعا کا قبول ہونا اور مقبولیت صلاحیت میں ہے۔ اس واسطے کہ حق سبحانہٗ تعالٰے رسول صلعم کی برکت سے سچے نیک مردوں کی دعا کو رد نہیں کرتا۔

اے عزیز! جب آپ کو یہ ابتدائی بات معلوم ہو چکی۔ اب میں ذرا واضح طور پر بیان کرتا ہوں۔ غور سے سنیئے گا۔ آپ کو یاد رہے۔ کہ حقیقی نماز کے یہ معنی ہیں۔ کہ انسان اللہ تعالٰے کی یاد اور اطاعت اور فرمانبرداری میں رہے اور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت کرے۔ اور کامل حضوری سے پاس انفاس کرے اور عبادت اور عبودیت کی پیروی کرے۔ اور ذکر کی ملازمت کے وسیلے بارگاہ الٰہی کا قرب حاصل کرے۔ اور جذبہ کی ترتیب اور مرشد کامل کی تلقین سے باطنی اصلاح کرے۔ اور سیر فی اللہ کی معرفت اور دل کی حضوری کی ملازمت میں رہے۔ یعنی دل میں اللہ تعالٰے کی محبت کے سوا اور کچھ خیال نہ ہو۔

اگر در دل خدا داری نگر دی زو جدا ہرگز	اگر تیرے دل میں خدا بستا ہے تو تو ہرگز اس سے
اگر در دل ہوا داری بدوزخ میبری حقا	جدا نہیں ہوگا۔ اور اگر تیرے دل میں حرص و ہوا

ہے تو تو بخدا دوزخ میں جائیگا +

اے عزیز! وہ نماز رہنمائی نہیں جو ہم لوگ رکوع وسجود میں حرکات وسکنات کرتے ہیں۔ بلکہ ؎

نمازِ عاشقاں ترکِ وجود است	عاشقوں کی نماز وجود کا ترک کردیتا ہے
سہل باشد سجودِ پیشانی	ماتھے کا سجدہ تو آسان ہے +

اللہ تعالےٰ جل شانہٗ فرماتا ہے۔ الذین فی صلوتہم دائمون (وہ لوگ جو نماز میں ہمیشہ رہتے ہیں) قطعہ

من مستِ خرابات نمازے کہ گذارم	میں خرابات کا مست جو نماز ادا کرتا ہوں
دروے نہ قیامے نہ رکوعے نہ سجودے	اس میں نہ قیام ہے نہ رکوع اور نہ سجود +
درخلوتِ دل تا نکنی الفتِ توحید	جب تک تو دل کی خلوت میں توحید کی
حق را نشناسی تو بریں سجدہ سجودے	محبت نہ کریگا۔ تو اس سجدہ سجود سے اللہ تعالےٰ کو نہیں پہچان سکے گا +

اے عزیز! دل اس کو کہتے ہیں۔ کہ جس وقت دل کی طرف نگاہ کرے۔ اسے ملازمِ حق پائے۔ اور کسی وقت بھی غیر کا خطرہ دل میں جگہ نہ پائے۔ اور اگر جگہ پالیتا ہے تو اس دل کو دل نہیں کہتے۔ ؎

دل یکے منظریست سبحانی	دل ایک ہی منظر ہے۔ تو دیو کے گھر کو
خانۂ دیو را چہ دل خوانی	دل کیوں کہتا ہے +

اے میری جان! آپ کوشش کریں۔ کہ صاحبدل بنیں۔ آپ کو واضح رہے۔ کہ صاحب دل اس کو کہتے ہیں۔ جو توحید میں محو ہو۔ اور اس کی یہ کیفیت ہو کہ اس کا بدن دنیا میں ہو اور دل آخرت میں۔ چنانچہ وہ مرغابی کی طرح ہوتا ہے۔ جس وقت چاہتا ہے غوطہ لگاتا ہے۔ اور پانی کا رنگ اختیار کرلیتا ہے۔ اور وجود کا کوئی آثار باقی نہیں رہتا۔ اور کبھی سطح آب پر موجود ہو جاتا ہے۔ یہ کمالیت کا مرتبہ ہے اور یہ عنایت الٰہی ہے۔ ہر شخص کو حاصل نہیں۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاءُ (یہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے) نماز کے بارے میں ذکر ہو رہا تھا۔ قطعہ

مرا نماز بجانست و با یار دوست	میں دوست کے ساتھ ہمیشہ جان سے نماز ادا
نکردہ تو چہ دانی نماز مستاں را	کرتا ہوں۔ جب تو نے ادا ہی نہیں کی تو تجھے مستوں کی نماز کی خبر ہی کیا ہے ✦
اگر معائنہ خواہی کہ ذاتِ حق بینی	اگر تو ذاتِ حق کا معائنہ کرنا چاہتا
دمے قرار بدہ ایں دل پریشاں را	ہے۔ تو اس پریشان دل کو ایک دم قرار دہ ✦

اور جو لوگ کہ ظاہر میں نماز ادا کرتے ہیں۔ اور دل میں خرید و فروخت کا خیال ہوتا ہے۔ اور نفسانی اور شیطانی وسوسے دل میں گذرتے ہیں۔ وہ نماز در اصل حق پرستی نہیں۔ بلکہ شیطان پرستی ہے۔ اللہ تعالےٰ کے عاشق اس نفسانی نماز کو رحمانی نماز نہیں کہتے۔ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ لا یقبل اللہ صلوٰۃ الا بحضور القلب (اللہ تعالےٰ اس نماز کو قبول نہیں کرتا جو دل کی حضوری سے ادا نہ کی جائے) آپ کو واضح رہے۔ کہ نماز تین طرح کی ہوتی ہے۔ اول اللہ سے عالمِ ناسوت میں۔ دوم اللہ کی طرف عالمِ ملکوت میں۔ سوم اللہ کے ساتھ جبروت میں پس اللہ کی نماز حقیقی نماز ہے جو عارفوں کے دلوں میں ہوتی ہے۔ نماز رحمانی کا یقایہ نہیں جو ظاہر میں سجدہ سجود کیا جائے۔ اور باطن پریشان رہے۔ **ابیات**

نمازِ عاشقاں عاشق بداند	عاشقوں کی نماز کو عاشق ہی جانتے ہیں۔ وہ
چہ داند آں کہ اشترمے چراند	شخص کیا جانے جو اونٹ چراتا ہے ✦
نمازِ عاشقاں سریست پنہاں	عاشقوں کی نماز ایک پوشیدہ بھید ہے۔
کسے داند کہ دایم در نماز است	اس کو وہی شخص جانتا ہے جو ہمیشہ نماز میں رہتا ہے ✦

اے عزیز ربوبیت کے بھید سے واقف ہونا اور عبادت اور عبودیت میں مشغول ہونا ہر شخص کا کام نہیں۔ نہ اس کو ہر ایک عالم جانتا ہے۔ اور نہ ہر ایک عابد اس کو حاصل کر سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص کہے بھی تو سننے والا کہاں۔ اگر سننے والا ہے تو کہنے والا کہاں۔ وہی جانتے ہیں۔ جن کو معلوم ہو چکا ہے۔ ہزاروں سالکوں میں سے کسی ایک کو معلوم ہے۔ اور بہت سے زاہدوں میں سے کوئی ہوگا جو اسے حاصل

کرتا ہو۔ سو بھی وہ جس نے مرشد کامل کی صحبت سے تربیت پائی ہو۔ مرشد کامل کی رہنمائی بغیر ربوبیت کے بھید سے واقف ہونا ازبس مشکل ہے۔ ~

بے پیر مرو تو در خرابات	اگرچہ تو زمانے کا سکندر ہے۔ تاہم پیر
ہر چند سکندرِ زمانی	کے بغیر تو شراب خانے میں نہ جا +

قطعہ

تا گذر بر تو نیفتد مرد را	جب تجھے کوئی مردِ خدا نہ ملے۔ تب تک
کے توانی نالہ کردن درد را	تو درد سے کب رو سکتا ہے +
کفر کافر را و دیں دیندار را	کفر کافر کو سلامت رہے اور دین دیندار کو
ذرۂ دردت دلِ عطار را	تیرے درد کا ذرہ عطار کے دل کو نصیب ہو +

پھر عشق کا تذکرہ کرتا ہوں۔ اور اِدھر اُدھر کی باتیں نہیں کرتا۔ ~

ہر چند عقل بیش غمِ روزگار بیش	جتنی عقل زیادہ اتنا ہی روزی کا فکر
دیوانہ باش تا غمِ تو دیگراں خورند	زیادہ۔ تو دیوانہ بنا رہ تاکہ تیری غمخواری دوسرے لوگ کریں +

اَے عزیز! عشق کا کوتوال جس منزل پر تردد کرتا ہے۔ امیروں کو فقیر اور داناؤں کو بے عقل اور سبزی کو خشک کر دیتا ہے۔ اور خوبصورتوں کو بدصورت اور چہرے کی سرخی کو زردی سے تبدیل کر دیتا ہے۔ اور تندرستی کو بیماری سے بدل دیتا ہے +

اَے عزیز! جو شخص دعوے کرے کہ میں عاشق ہوں۔ اگر وہ عاشق ہو تو اس سے عاشقوں کی محفل میں دو عادل گواہ طلب کرتے ہیں۔ ایک زرد چہرہ دوم خشک لبیں +

اَے عزیز! محبت کے سمندر کے ملاحوں اور دوستی کی نہروں کے غوطہ خوروں نے فرمایا ہے۔ کہ عاشق اُس شخص کو کہتے ہیں۔ کہ وہ محبوب سے کوئی چیز ہٹا نہ رکھے۔ خواہ جان ہی کیوں نہ ہو۔ اس سے بلند ہمت نے کہا ہے۔ کہ نہیں یہ تو سہل ہے بلکہ عاشق وہ ہے۔ جو عین جان دینے کے وقت بھی خوشی سے ناچتا ہو۔ اور بڑی آرزو سے جان فدا کرے۔ اور دل و جان سے احسانمند ہو۔ ~

گفتی کہ جاں فدا کن در عشق ماہ رویاں
صد جاں فدائے ایشاں یکجاں چہ بودہ باشد

تو نے کہا ہے کہ معشوقوں کے عشق میں جان قربان کر دے۔ ایک جان کی کیا بات ہے ان پر سو جانیں قربان ہیں +

اے عزیز! عقل وہ ہے۔ جو تجھے خدا کی طرف لائے۔ نہ یہ کہ دنیا کی طرف مائل کرے سہ

دنیا سفال بے وفا است عاقبت زر است
عاقل زر اختیار کند نے سفال را

دنیا ناچیز سی مٹی ہے اور عاقبت سونے کی طرح ہے۔ دانا سونے کو پسند کرتا ہے نہ کہ مٹی کو +

زر کو پھینکنا اور مٹی جمع کرنا یہ نابکار دنیا کے طالبوں کا کام ہے۔ نہ کہ مشتاق عاشقوں کا۔ کیا ہی اچھا کہا ہے جس نے کہا ہے۔ **نظم**

طلب عاشقانِ خوش رفتار
طربِ شاہدانِ شیریں کار

خوش رفتار عاشقوں کی طلب۔ اور شیریں کام معشوقوں کی خوشی +

در جہاں شاہدے و ما غافل
در قدح جرعہ و ما ہوشیار

تو جہان میں ظاہر ہے اور ہم غافل ہیں۔ پیالے میں گھونٹ پڑا ہوا ہے اور ہم ہوشیار رہیں +

ہست دنیا مثال مردارے
کرگساں اندرو ہزار ہزار

دنیا مردار کی طرح ہے۔ اس پر ہزاروں گدھ گر پڑے ہیں +

آں مراین را ہمے زند مخلب
وایں مراں را ہمے زند منقار

وہ اس کو پنجہ مارتا ہے۔ اور یہ اسے چونچ مارتا ہے +

آخر الامر بر پرند ہمہ
وز ہمہ باز ماند ایں مردار

آخر کار سب اڑ جاتے ہیں۔ اور یہ مردار سب سے پیچھے رہ جاتی ہے +

خیز تا از رواں بیفشانیم
گردِ ایں خاکِ تودۂ غدار

اٹھ تاکہ اس بے وفا ڈھیر کی مٹی کی گرد کو اپنی جان سے جھاڑ ڈالیں +

پس بجاروب لا فرو ریم
کوکب از صحن گنبدِ دوار

پھر لا کے جھاڑو سے پھرنے والے گنبد کے صحن سے ستاروں کو جھاڑ دیں +

بشنو از خودش نہ از من و تو — تو اُس سے سن نہ کہ مجھ تجھ سے خدا خود ہی
لمن الملک الواحد القہار — فرماتا ہے) کس کے لئے ملک ہے۔ملک اسکے
لئے ہے جو واحد ہے اور قہار ہے +

عاقبت بخیر ہو۔اور وہ آپ کا مقصود بنا رہے +

مکتوب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لا الہ الا اللہ کے برگزیدہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی درگاہ کے آراستہ شیخ درویش سلمہ اللہ تعالی وابقاہٗ +

فقیر عثمان کی طرف سے واضح ہو۔کہ جو کچھ میں بیان کرتا ہوں۔اس کو غور اور توجہ اور دائمی شفقت سے سنو۔چونکہ اللہ تعالی نے آپ کو اسم۔جسم۔رسم۔خاموشی خلق۔توکل۔تسلیم۔تواضع۔تحمل۔اور کم آزاری اور رات کو جاگنے کی توفیق عطا کی ہوئی ہے۔اس کے لئے میں خدا کا مشکور ہوں۔خدا کرے کہ دن بدن ترقی پر ہو +

اے عزیز!آپ کو واضح رہے۔کہ درویشی سے مراد عاجزی۔تواضع۔آزاد رہنا اور تنہائی ہے۔جب درویش کی یہ حالت ہوتی ہے۔تو الف کی طرح جانوں میں اس کی جگہ ہوتی ہے +

اے عزیز!جب تک آپ سارے تعلقات کو قطع کر کے الف کی طرح مجرد نہ بن جائیں گے۔کبھی بھی دوست کے ساتھ یگانہ نہ بنیں گے۔ ؎

مجروان طریقت بہ نیم جو نخرند — طریقت کے مجرد اطلس اور دیبا کی اس
قبائے اطلس و دیبا کہ از ہنر عاریست — قبا کو جو ہنر سے خالی ہو آدھے جو کے
بدلے بھی نہیں خریدتے +

لیکن راہ حق کے سالک کے لئے سلوک کی راہ میں تیس مقام ہیں۔جس شخص کو حق سبحانہٗ و تعالے نے نیک بخت کیا ہے۔اور توفیق کو اس کا رفیق بنایا ہے۔یہاں تک کہ کوشش اس کی سواری بن گئی ہے۔اور ہدایت کو دلیل کیا ہے

اس کو ہدایت سے معرفت حاصل ہوتی ہے۔ معرفت سے علم اور علم سے تقوے اور تقوے سے تفویض اور تفویض سے تسلیم اور تسلیم سے زہد ظاہر ہوتا ہے۔ اور زہد سے قناعت اور قناعت سے پاکیزہ زندگی۔ اور پاکیزہ زندگی سے شکر اور شکر سے احسان اور احسان سے شوق کا نور اور شوق کے نور سے محبت کی آگ اور محبت کی آگ سے دل کی جلن اور دل کی جلن سے بے خوابی اور بے خوابی سے عشق اور عشق سے بدنی نقصان اور بدنی نقصان سے نزدیکی اور نزدیکی سے وقت اور وقت سے وجد اور وجد سے خوشی اور رضا اور خوشی اور رضا سے دیدار آلہی اور نقصان اور رضا سے مشاہدہ اور مشاہدہ سے عاجزی اور عاجزی سے حیرانگی پیدا ہوتی ہے اور یہی آخری مقام ہے۔ سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے "الٰھی زدنی تحیرا" (یعنی اے پروردگار تو میری حیرانی کو اور بھی زیادہ کر) +

اے عزیز! جب آپ کو یہ ابتدائی معلوم ہو چکی۔ تو آپ کو کام میں جلدی کرنی چاہیئے۔ اس واسطے کہ بیکار رہنا دونوں جہان کی شرمندگی اُٹھانا ہے۔ اس راہ میں کام کا بڑا اصول اہل سنت وجماعت کا اعتقاد ہے۔ اور عبادت کے ادا کئے بغیر عبودیت کی ہمیشگی جائز نہیں۔ اور وہ عبادت حق سبحانہ تعالےٰ کی بارگاہ میں عقل کی مزاحمت کے بغیر غیری وجود سے ہمیشہ کی آگاہی ہے۔ بلکہ اللہ تعالےٰ کے وجود کے سبب اس آگاہی کی صفت کو بھی بھول جانا ہے۔ یہ اعلےٰ نیک بختی جذبے کے تصرف کے بغیر جس سے مراد ذوائقہ محبت کا ظہور ہے۔ حاصل نہیں ہوسکتی اللہ تعالےٰ اُس کو آسان کرے۔ اگر لوگ سوال کریں۔ کہ حضوری کس طرح پہچانی جاتی ہے۔ اور اس کی علامت کیا ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ جس چیز یا بات میں اللہ اور اُس کے رسوؐل کی مرضی نہیں۔ وہ اس میں نہ پائی جاتی ہو۔ اور جو باتیں ایمان کا موجب ہیں وہ اس میں پائی جاتی ہوں۔ اور کوئی ایسی خبر اس سے ظاہر نہ ہو۔ جس میں شرعی امور کی مخالفت پائی جاتی ہو۔ بلکہ تمام مخالف اور مبائن باتیں اس کے ظاہر وباطن سے دور ہوں۔ اور اس معاملہ کی تحقیق اس طور پر ہے۔ کہ اس کا ظاہر وباطن ان باتوں سے موصوف ہو۔ جو اللہ تعالےٰ اور رسوؐل مقبول نے فرمائی ہیں۔ وہی عمل اس سے پہچانا جاتا ہے۔ جو اس سے ظہور میں آتا ہے۔ اور جو نہی ہے

وہ اس سے ظاہر ہی نہیں ہوتی۔ یہاں تک کہ وہ شریعت اور طریقت میں پکا ہوتا ہے۔ اور دو کشتیوں میں راہ طے کرتا ہے۔ ایک ایسے درجے پر پہنچ جاتا ہے۔ کہ اس کو احسان کہتے ہیں۔ اور محسوس کی طرح سفر کے خاصہ سے متصف ہوتا ہے۔ کیونکہ ایمان کی حقیقت ہی احسان ہے۔ جو مومن اس پر اعتقاد رکھتا ہے۔ وہ یقین کی کمالیت کی وجہ سے ایسا ہو جاتا ہے۔ گویا کہ وہ حواس ظاہری سے محسوس ہوتا ہے۔ چنانچہ الاحسان ان تعبد اللہ کانک تریٰ (احسان اس کو کہتے ہیں۔ کہ تو اللہ تعالےٰ کی عبادت اس طرح کرے کہ گویا تو اسے دیکھ رہا ہے) انہیں معنوں کی تائید میں ہے۔ جب اس راہ میں کمال کے درجے کو پہنچ جاتا ہے۔ اور غیر حق کی محبت کا پردہ اٹھ جاتا ہے۔ اور محض عنایت الٰہی سے انسانی حقیقت کو بھول جاتا ہے۔ اور سوائے اللہ کے سب کو بھلا کر باقی رہنے والے چہرے کو دیکھتا ہے تو اس مرتبہ میں ہو سکتا ہے۔ کہ وہ ایسے مقام پر پہنچ جائے۔ کہ سوائے ایک ذات کے جو اپنے اوصاف اور کمال سے متجلی ہو۔ اور کسی کو نہ دیکھ سکے۔ یہاں پر یہ بھی ممکن ہے۔ کہ شاہدی اور مشہودی کا وصف بھی درمیان سے اُٹھ جائے۔ اور لا یعرف اللہ الا اللہ (اللہ کو نہیں پہچانتا مگر اللہ) کا بھید ظاہر ہو جائے ایسی حالت میں خواہ کتنا ہی اپنے آپ کو ڈھونڈے وہ حق کو پاتا ہے اور سالک کا کمال بھی اسی میں ہے +

نقل ہے۔ کہ ایک دفعہ سلطان بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ مکاشفہ کے سمندر میں غرق تھے۔ ایک شخص نے آواز دی۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ تیس سال کے عرصے سے میں بایزید کو تلاش کرتا ہوں۔ لیکن مجھ کو نہیں ملتا۔ اور یہ بھی اُنہوں نے ہی فرمایا ہے۔ کہ تیس سال تک میں خدا کو ڈھونڈتا تو اپنے تئیں پاتا۔ اور اب تیس سال سے یہ کیفیت ہے۔ کہ میں اپنے تئیں ڈھونڈتا ہوں تو اسے ہی پاتا ہوں۔ دوستانِ الٰہی کے حالات کے وصف ان کے اعمال اور احوال سے زیادہ ہیں۔ ان کی حالت یہ ہوتی ہے۔ کہ ہر حالت میں وہ باطنی اطاعت مثلاً سننے۔ کھانے۔ پینے میں دل و جان سے سفر و حضر اور دن رات اللہ کے ہمراہ قرب میں ہو کر یاد الٰہی میں مشغول رہتے ہیں۔ اور جس چیز کی طرف دیکھتے ہیں۔ اسی میں خدا کو

پاتے ہیں۔ خدا کے سوا کسی چیز کی طلب نہیں کرتے۔ اور نہ خدا کے سوا وہ سوتے ہیں۔ اور نہ اس کے سوا سنتے ہیں۔ اور نہ اس کے سوا کہتے ہیں۔ ہر حال میں وہ خدا کے ساتھ ہوتے ہیں۔ اور ہمیشہ اللہ تعالےٰ کو حاضر و ناظر سمجھتے ہیں۔ اور اپنی ہستی کو بھلا دیتے ہیں۔ ؎

در ہر چہ بدیدیم ندیدیم بجز دوست
معلوم چنیں شد کہ کسے نیست ہمہ اوست

جس چیز میں ہم نے نگاہ کی دوست کے سوا کسی کو نہ دیکھا۔ ایسا معلوم ہوا کہ اور کچھ بھی نہیں صرف وہی ہے ✦

اے عزیز! کیا آپ کو معلوم ہے۔ کہ یہ حال کس کو مسلم ہے۔ آپ کو واضح رہے کہ یہ حال اُس شخص کو مناسب ہے جس کا صدق کمال کو پہنچ گیا ہو۔ اگر آپ صدق کے کمال کو معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ تو میں بیان کرتا ہوں۔ ذرا غور سے سنیں ✦

نقل ہے۔ کہ حضرت شیخ خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اور خواجہ معروف کرخی اور خواجہ شقیق بلخی اور خواجہ ابراہیم ادھم رحمہم اللہ ایک جگہ بیٹھے ہوئے صدق اور اعتقاد کی معرفت کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے۔ خواجہ حسن بصریؒ نے فرمایا لیس بصادق فی دعواہ من لم یصبر علیٰ ضرب مولاہ (یعنی اعتقاد میں وہ شخص صادق نہیں جو مولا کی چوٹ پر صبر نہ کرے) خواجہ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ اس بات سے ہستی کی بُو آتی ہے۔ آپنے فرمایا۔ لیس بصادق فی دعواہ من لم یشکر علیٰ ضرب مولاہ (یعنی وہ شخص اپنے دعوے میں صادق نہیں جو دوست کے زخم کا شکریہ نہ کرے) خواجہ شقیق بلخی نے فرمایا۔ لیس بصادق فی دعواہ من لم یلتذ علیٰ ضرب مولاہ (یعنی وہ شخص عشق اور محبت کے دعوے میں صادق نہیں۔ جو معشوق کی چوٹ سے لذت نہ اُٹھائے) خواجہ ابراہیم ادھم نے فرمایا۔ لیس بصادقٍ فی دعواہ من لم ینسا الضرب فی مشاھدۃ المولاہ (یعنی وہ شخص عشق اور محبت کے دعوے میں صادق نہیں وہ محبوب کے قرب کے مشاہدہ میں فراموش نہ کرے ✦

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ من لم یرض بقضائی و

من لم یشکر علیٰ نعمائی فلیطلب ربا سوائی فلیخرج من تحت سمائی (یعنی جو شخص میری قضا پر راضی نہیں ہوتا۔ اور میری نازل کی ہوئی مصیبت پر صبر نہیں کرتا۔ اور میری عطا کردہ نعمتوں کا شکر بجا نہیں لاتا۔ پس وہ میرے سوا کوئی اور پروردگار طلب کرے اور میرے آسمان تلے سے نکل جائے ✦

اے عزیز! جبکہ مصر کی پردہ نشین عورتوں نے مہتر یوسف علیہ السلام کے مشاہدہ میں اپنے ہاتھوں کو کاٹ لیا۔ اور انہیں خبر تک نہ ہوئی۔ تو اللہ تعالیٰ کے مشتاقوں کے لئے کب مناسب ہو سکتا ہے۔ کہ دوست کے عطا کردہ درد کو محسوس کریں۔ یہ کس کو نصیب ہے۔ جس کو ہے مبارک ہو۔ اور جسے حاصل نہیں۔ اللہ تعالیٰ نون اور صاد کی برکت سے اسے عنایت کرے ✦

مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ الا اللہ کے برگزیدہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی درگاہ کے آراستہ میرے دینی بھائی اور یقینی دوست شیخو (خدا آپ کو دونوں جہان میں عزت عطا فرما دے)، ✦

فقیر عثمان کی طرف سے واضح ہو۔ کہ چونکہ اکثر اوقات آپ توحید کے بارے میں گفتگو کیا کرتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے۔ کہ اگر ہمارے لئے توحید کے بارے میں چند باتیں لکھی جائیں۔ تو بہتر ہو۔ آپ کے کہنے کے مطابق دل میں خیال آیا کہ اس کا جواب دینا چاہیئے۔ سوائے بھائی بات دراصل یہ ہے۔ کہ توحید کی باتیں زبان سے کہنے اور قلم سے لکھنے سے ٹھیک طور پر بیان نہیں ہو سکتیں۔ حال کی بات قال میں کب ٹھیک آسکتی ہے۔ ؎

گر بہ سخن کار میسر شدے	اگر کام بات ہی سے آسان اور سہل
کارِ نظامی ز فلک برشدے	ہو جاتا۔ تو نظامی کا کام آسمان سے گذر جاتا ✦

لیکن حتے المقدور جو کہیں سے دیکھا یا سنا ہے۔ وہ لکھا جاتا ہے۔ ورنہ کس کو یہ طاقت ہے۔ کہ توحید کا بیان کرے۔ اور اس کا دم مارے۔ **ابیات**

کایں مدعیاں در طلبش بے خبرانند
کاں را کہ خبر شد خبرش باز نیامد

یہ دعوے کرنے والے اس کی طلب میں بالکل بے خبر ہیں۔ جس کو خبر لگ گئی پھر اُس کا پتہ ہی نہیں ملا +

ہر کہ زد توحید بر جانش رقم
جملہ گم گرد د از و او نیز ہم

جس پر توحید نے اپنا اثر ڈالا۔ اس سے سب چیزیں گم ہو گئیں اور وہ خود بھی +

اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ واذکر ربك اذا نسیت ای نسیت نفسك (یعنی اپنے رب کو یاد کر جبکہ تو بھول جاوے سب چیزوں کو اپنی جان کو بھی) **قطعہ**

تو او نشوی ولے اگر جہد کنی
جائے برسی کز تو توئی برخیزد

تو وہ تو نہیں بن جائیگا۔ لیکن اگر تو کوشش کریگا۔ تو ایسے مقام پر پہنچ جائیگا کہ تو اپنے آپ کا خیال چھوڑ دیگا +

چوں ہمہ یاد از تو مولے بود
ہمچو مجنونت ہمہ لیلے بود

جب تو سب کو چھوڑ کر صرف خدا کو ہی یاد کرے گا۔ تو تجھے مجنوں کی طرح سب کچھ لیلے ہی دکھائی دے گا +

اے عزیز! جس کسی نے اس راہ میں قدم رکھا۔ اور ہمت بلند کی۔ وہ مقصود کو پہنچ گیا۔ **ے**

چنگ در حضرتِ خدا زدۂ
ہر چہ آں نیست پشت پا زدۂ

تو نے بارگاہ الٰہی میں پنجہ مارا ہے۔ جو کچھ وہ نہیں ہے اُس کو لات ماری ہے +

افسوس افسوس! اس گفتگو سے دل میں کیا خیال آیا۔ اور کیا سوچا۔ اور تو کہاں جائیگا۔ اور کیا سمجھے گا۔ بدن اور جان سے مراد ظاہر اور پوشیدہ سب کچھ خدا ہی ہے۔ **ع**

چوں ہمہ اوست خود کرا بیند

جب سب کچھ وہی ہے تو وہ خود کس کو دیکھے +

پس جان لے اور کہہ کہ کہاں کا بدن اور کہاں کی جان - جو کچھ ہے وہی اول وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن ہے - **قطعہ**

اول و آخر خدا ظاہر و باطن خدا	اول اور آخر بھی خدا ہے اور ظاہر باطن
غائب و حاضر خدا سامع و ناظر خدا	بھی خدا - غائب اور حاضر بھی خدا ہے اور سننے والا اور دیکھنے والا بھی خدا ہی ہے +
صورت و معنے خدا دینی و عقبےٰ خدا	صوٗت اور معنی بھی خدا ہے اور دین اور آخرت
بندہ و موٰلے خدا اول و آخر خدا	بھی خدا ہے - غلام اور آقا بھی خدا ہے اور اول اور آخر بھی خدا ہی ہے +

اے عزیز یقین جانیو - کہ اللہ تعالٰے کی ذات اور صفات کے سوا کسی چیز کا وجود نہیں - اور ہر موجودات اس کے ہی وجود سے موجود ہے - ؎

در بشر رو پوش آمد آفتاب	انسان میں آفتاب روپوش ہے - اس کو
فہم کن واللہ اعلم بالصواب	سمجھ ٹھیک بات کا بہتر جاننے والا اللہ ہی ہے +

پس یہاں سے قیاس کرلے - کہ وجود کچھ بھی نہیں اور اس کی کوئی ہستی نہیں اور یہ ایک بے اعتبار ہستی کی طرح ہے - جس طرح کہ تصویر آئینہ میں کسی چیز کا عکس ہوتی ہے - لیکن اس کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا - کیونکہ وہ حقیقت میں کچھ بھی نہیں - یعنی صرف بے ہستی نمود ہے - **قطعہ**

بودے کہ نمود نیست اورا	وہ ہستی جس کو نمود نہیں - وہ فقط ذات
ذات است و صفت بدان و دریاب	اور صفت ہی ہے اس کو جان اور حاصل کر +
واں را کہ نمود است بے بود	اور وہ چیز جسے نمود بغیر ہستی کے ہے -
فعل و اثر است ببین و بشتاب	وہ فعل اور اس کا اثر ہے اسے دیکھ اور جلدی کر +

ذوالجلال کے کمال کی قسم ہے - کہ مجازی سے ایک لمحہ رہائی پاکر حقیقی مقصود کی طرف مشغول ہونا دونوں جہان کے حاصل ہونے سے بہتر ہے - اور ان

نعمتوں کے حاصل ہونے سے بھی جو ان میں پائی جاتی ہیں۔ ابوشبلی رحمۃ اللہ علیہ سے لوگوں نے پوچھا۔ کہ کس واسطے فائدہ رسانی کا دروازہ بند کر دیا۔ تو جواب میں آپ نے فرمایا۔ کہ اگر ایک لحظہ میرا دل اللہ تعالےٰ کی طرف مشغول ہو۔ تو تمام اگلے پچھلے علوم سے بہتر ہے۔ رباعی

یک نفس با دوست بودن بہتر از ہر دو جہاں
چیست قدرِ دو جہاں پیشِ جمال جاوداں

دوست کے ہمراہ ایک دم گذارنا دونوں جہان کے ملنے سے بہتر ہے۔ ہمیشہ کے جمال کے روبرو دونو جہان کی کیا قدر و منزلت ہے +

گر بخواہی از جمالِ بے نشاں یابی نشاں
بارک اللہ فیک اے دل تن بباز و جاں فشاں

اگر تو بے نشان کے جمال کا نشان معلوم کرنا چاہتا ہے۔ تو خدا تجھے برکت دے اے دل! تو بدن کو خرچ اور جان قربان کر دے +

اے عزیز! اگر آپ حضوری اور آگاہی کی دولت کو حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو نیک مردوں کے ساتھ ہمنشینی اختیار کریں۔ اور اس آیت و حدیث پر عمل کریں کونوا مع الصادقین (صادقوں کے ہمراہ ہو) اہل اللہ کے ساتھ مل کر بیٹھنا اور ان سے میل جول اور محبت رکھنا ہی خود ایک بڑا مراقبہ ہے۔ جس میں بے حد فضیلتیں ہیں۔ اس واسطے کہ خدا تعالےٰ کی راہ اور حضوری کی دولت اور نفسانی وجود کا فنا ہونا انہی کی صحبت سے حاصل ہوتا ہے۔ اور نیک اخلاق نصیب ہوتے ہیں۔ اور نفس اور شیطان کے مکروں سے آگاہی ہو جاتی ہے۔ اور انہیں کے ارشاد سے ان دشمنوں اور ہلاک کرنے والے بدخواہوں کے مکروں سے خلاصی کی راہ ملتی ہے۔ اور انہیں کی مدد اور دستگیری سے اس راہ کے عذابوں سے نجات حاصل ہو سکتی ہے۔ ٥

گر در رہِ حق پیشوائے برسی
میداں کہ زود بدوائے برسی

اگر خدا کی راہ میں کسی پیشوا کے وسیلہ سے جائیگا۔ تو جان لے کہ درد کی دوا تک پہنچ جائیگا +

یہی لوگ ہیں جو خدا اور بندے کے درمیان صلح کراتے ہیں۔ اور یہی فرقہ ہے جو جو دکے تانبے کو سونا بناتا ہے۔ ان جواں مردوں کی عجب حالت ہے۔ کہ

ان کی مدد بغیر کوئی ان کے حال کو نہیں دیکھ سکتا۔ ے

ازکمالِ حالِ ایشاں بے خبر باشد فلک — ان کے حال کی کمالیت سے آسمان بھی بیخبر
درسلوکِ نطقِ ایشاں بے اثر باشد ملک — رہتا ہے۔ ان کی گویائی کے طریق میں
فرشتے کو بھی خبر نہیں ہوتی +

اللہ تعالےٰ نے ان کو اشرف المخلوقات پیدا کیا ہے۔ اور عالمِ غیب و شہادۃ کا مجموعہ بنایا ہے۔ اس واسطے کہ جو کچھ دنیا اور آخرت میں ظاہر کیا۔ انسان کے وجود سے ظاہر کیا۔ اس کا جسم عالمِ شہادت یعنی دنیا کی طرح ہے۔ اور اس کی روحانیت عالمِ غیب یعنی آخرت کے طور پر ہے۔ اور جو چیز دنیا اور آخرت میں پیدا کی ہے اس کی کوئی مناسب صفت انسانی وجود میں بھی رکھی ہے۔ قطعہ

اے قوم بحج رفتہ کجائید کجائید — اے وہ لوگو جو حج کے لئے گئے ہو کہاں
معشوق ہم اینجاست بیائید بیائید — ہو۔ آؤ آؤ معشوق تو اس جگہ بھی ہے +
معشوقِ تو ہمسایۂ دیوار بدیوار — تیرا معشوق دیوار کے ہمسایہ ظاہر ہے۔
در بادیہ سرگشتہ شما درچہ ہوائید — کس خیال سے جنگل میں مارے مارے پھرتے ہو +
صدبار ازیں خانہ برآں بام برفتید — تم سو دفعہ اس گھر سے اُس چھت پر گئے ہو
یکبار ازاں خانہ بریں بام بیائید — ایک مرتبہ اُس گھر سے اِس چھت پر تو آؤ +

اے عزیز! جب آپ کو یہ ابتدائی بات معلوم ہو چکی۔ اب میں کچھ اور واضح طور پر بیان کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ ھو الاول ھو الاخر ھو الظاھر ھو الباطن (وہی اول و آخر اور ظاہر و باطن ہے) پس جاننا چاہیئے۔ کہ حقیقی نور ایک سے زیادہ نہیں۔ اور وہ نور خدا کا نور ہے۔ اور خدا کا نور پھیلا ہوا اور نامحدود اور لاانتہا ہے۔ اور اعلےٰ تجلیات بھی خدا کے نور کی ہیں۔ جس نے اتنے ہزار مختلف صورتوں میں ظہور کیا ہے۔ اور ان صورتوں میں اپنے آپ کو ظاہر کیا ہے۔ فرد

گر تجلےٰ ذات خواہی صورتِ انساں ببیں — اگر تو ذات حق کی تجلی چاہتا ہے تو انسان
ذاتِ حق را آشکارا اندرو خنداں ببیں — کی صورت دیکھ۔ اور اللہ تعالےٰ کی ذات کو
اس میں ظاہر ہنستا ہوا دیکھ +

رباعی

در کون و مکاں بغیر از یک نور — دونوں جہان میں ایک نور کے سوا اور
ظاہر شدہ آں نور بانواع ظہور — کچھ نہیں۔ وہی نور قسم قسم کے ظہورات
میں ظاہر ہوا ہے +

حق نور و تنوع ظہورش عالم — اللہ تعالےٰ نور ہے اور اسکے ظہور کی
توحید ہمین است دگر وہم و غرور — مختلف قسمیں جہان ہے۔ توحید صرف یہی ہے
باقی سب وہم اور غرور ہی ہے +

اے عزیز! آپ نے کئی دفعہ یہ سنا ہوگا یا پڑھا ہوگا۔ کہ اللہ تعالےٰ سمیع بصیر اور علیم ہے۔ یعنی سننے والا۔ دیکھنے والا اور جاننے والا ہے۔ پس آپ کو یاد ہے کہ اللہ تعالےٰ سنتا تو ہے۔ لیکن کانوں سے نہیں۔ اور دیکھتا تو ہے۔ لیکن آنکھوں سے نہیں۔ اور جانتا تو ہے۔ لیکن عقل سے نہیں۔ اگر آپ چاہیں۔ کہ اس بھید سے واقف ہوں تو یہ تصور کرو۔ کہ یہ میری سننے کی طاقت اللہ تعالےٰ کے سننے کی طاقت ہے۔ اور میری بینائی اللہ تعالےٰ کی بینائی ہے۔ اور میری رائے اللہ تعالےٰ کی رائے ہے۔ اور میں کچھ بھی نہیں۔ میں تو ہی ہوں۔ اور تمام جہان ایک وجود ہے۔ آئینہ میں کی تصویر پر کیا اعتبار ہو سکتا ہے۔ اگرچہ نمایش اس کی ہے۔ لیکن اس میں ہستی نہیں۔ اسی طرح تمام خلقت کو جمال الٰہی کا آئینہ خیال کرو۔ اور وہی جمال ہے۔ جو ہر آئینے میں ظاہر ہے۔ قطعہ

آفتاب است و ہزاراں آبگینہ تافتہ — آفتاب ایک ہے اور اس میں ہزاروں آئینے
پس برنگ ہر یکے تابے عیاں انداختہ — چمکتے ہیں۔ پس ہر ایک کے رنگ کے موافق
اس میں چمک دمک ظاہر ہوتی ہے +

جملہ یک نور است لیکن رنگہائے مختلف — نور تو سب میں ایک ہی ہے لیکن مختلف
اختلافے درمیانِ این و آں انداختہ — رنگوں نے اس اور اُسکے درمیان فراق
ڈال دیا ہے +

اے عزیز! جب ان معنوں کا یقین آجاتا ہے تو لیس فی جبتی سوا اللہ (میرے جبہ میں اللہ کے سوا اور کوئی نہیں) کا نعرہ خود بخود دل سے نکلتا ہے۔

بشنو از خودش نہ از من و تو	یہ بات کہ ملک اُس کا ہے جو واحد اور
لمن الملک الواحد القہار	قہار ہے۔ اللہ تعالے نے فرمائی ہے نہ میں نے اور نہ تو نے +

اے عزیز! اگر آپ چاہتے ہیں۔ کہ ظہور کی دولت حاصل کریں۔ تو آپ کو مناسب ہے۔ کہ ایک لمحہ اور لحظہ بھی غافل نہ رہیں۔ الم یعلم بان اللہ یری (کیا وہ نہیں جانتا کہ اللہ تعالےٰ اسے دیکھتا ہے) پس مراقبہ کرنے والے کو یہ چاہئے کہ اپنا خیال اس بات پر جمائے۔ کہ حق سبحانہٗ تعالےٰ حاضر ہے۔ اور ہمارے فعلوں حالوں اور باتوں کو دیکھتا ہے۔ اسے مناسب ہے کہ دل و جان سے اس پاک درگاہ کے سوا کسی طرف توجہ نہ کرے۔ تمام عبادتوں کا مطلب اصل میں اللہ تعالےٰ کی حضوری ہے۔ نظم

از پئے آں گفت حق را بصیر	اللہ تعالےٰ نے اپنے آپ کو بصیر اس لئے
کہ بود رویت با وہر دم نظیر	کہا ہے۔ کہ تیرا رخ ہر دم اُس کی طرف دیکھتا رہے +
از پئے آں گفت خود را خود سمیع	اس نے اپنے تئیں آپ سمیع (سننے والا)
تا بہ بندی لب زگفتار شنیع	اس لئے کہا ہے۔ کہ تو بری باتوں سے اپنی زبان بند رکھے +
از پئے آں گفت حق خود را علیم	اللہ تعالےٰ نے اپنے تئیں علیم (جاننے والا)
تا بیندیشی فسادِ خود زبیم	اس واسطے کہا ہے۔ کہ تو مارے ڈر کے اپنی بُرائی کا خیال کرے +

اے عزیز! یہ انصاف کی شرط نہیں۔ کہ تو اپنی نگاہ حبیب کے لقا اور جمال سے ہٹا کر کسی اور پر جمائے۔ اور اس کی رضا کے طریقے کو چھوڑ کر کوئی دوسرا طریقہ اختیار کرے۔ رباعی

آمد سحرآں دلبرِ خونیں جگراں	وہ خونی جگر معشوق سحر کے وقت آیا۔ اور اس نے
گفت اے تو بر خاطرِ من بار گراں	کہا کہ تجھ سے میرے دل پر بڑا بھاری بوجھ ہے۔
شرمت بادا کہ من بسویت نگراں	تجھے شرم آنی چاہئے کہ میں تو تیری طرف
باشم تو نہی چشم بسوئے دگراں	دیکھوں اور تو دوسروں پر نگاہ جمائے +

قدح بردست ساقی ماچہ مخمور ہمارے ساقی کے ہاتھ میں کیسا نشیلا
ہماں نزدیک دلبر وائے ما دور پیالہ ہے۔ وہ دلبر تو نزدیک ہے لیکن
افسوس ہم ہی دور ہیں +

اسے عزیز! وہ لوگ جو اللہ تعالےٰ کا شوق اور محبت رکھتے ہیں۔ وہ دونوں جہان میں کسی کا فکر دل میں نہیں رکھتے۔ اور اِدھر اُدھر کی چیزوں کی پرواہ نہیں کرتے۔ انہیں کو صاحب ہمت کہتے ہیں۔

ہر کہ با ہمت آمد مرد شد جس نے ہمت کی وہ مرد ہو گیا۔ اور
ہمچو خورشید در بلندی فرد شد سورج کی طرح بلندی میں یکتا ہو گیا +

نون اور صاد کے صدقے توفیق الٰہی آپ کی رفیق ہو +

مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الہ اللہ کے برگزیدہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی درگاہ کے آراستہ مرزا **باقی بیگ** سلمہ اللہ تعالےٰ +

فقیر عثمان کی طرف سے جو کہ از حد مشتاق اور حبیب اللہ کے لقا کو جان و دل سے محبت کرنے والا ہے واضح ہو کہ اے عزیز! آپ کو واضح رہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی دوستی بہت اعلےٰ مراتب میں سے ہے۔ اور دل سے بری صفات کا دور کرنا ایک بڑی مہم ہے۔ اور یہی محبت الٰہی کی مانع ہے۔ اور عمدہ اخلاق کو حاصل کرنا جو کہ اللہ تعالیٰ کی محبت اور شوق کا نتیجہ ہے۔ اور انسان کی کمالیت کا انجام ہے۔ واجب ہے یہاں تک کہ جب اللہ تعالےٰ کی دوستی اس کے دل پر غالب ہو گی۔ تو وہ سب کو سمیٹ لیگی اور اگر ایسا نہ ہو۔ تو یہ سمجھو کہ اللہ تعالےٰ کی دوستی باقی سب چیزوں سے اعلےٰ ہے +

اے عزیز! تمام مسلمان اس بات پر متفق ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ کی دوستی سب پر فرض ہے۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ کسی کا ایمان اس وقت تک درست نہیں ہوتا۔ جب تک وہ اللہ تعالےٰ کو باقی سب چیزوں سے زیادہ

محبت نہ کرے۔ اور مجاز اور حقیقت میں دوستی کی دلیل یہ ہے۔ کہ جو کچھ محبوب کو دل پسند ہو۔ وہ اس کا دوست بنا رہے۔ اور جس میں اس کی مرضی نہیں۔ اس سے بالکل کراہت کرے۔ اور جس حالت میں رکھے دل وجان سے قبول کرے۔ اسے چاہیئے۔ کہ کوئی خواہش اس کے دل اور جان میں باقی نہ رہے۔ اگر رہے تو وہ اسی کی طرف سے ہو +

نقل ہے۔ کہ ایک روز سلطان العارفین بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ بارگاہ الٰہی میں داخل ہوئے۔ تو جناب الٰہی سے حکم ہوُا۔ کہ اے بایزید مانگ کیا مانگتا ہے۔ تاکہ میں وہ چیز تجھے عنایت کروں۔ آپ نے عرض کی۔ "اے پروردگار میں وہی چاہتا ہوں جو تو چاہتا ہے"۔ حکم ہوُا۔ کہ اے بایزید جس طرح تو میری ملکیت ہے۔ اسی طرح میں تیری ملکیت ہوں +

نقل ہے۔ کہ ایک بزرگ نے ایک غلام خریدا۔ جب اُسے گھر لایا۔ تو اُس سے پوچھا۔ کہ تو کیا کام کرے گا؟ اُس نے کہا جو کچھ آپ کا حکم ہوگا۔ پھر اس بزرگ نے پوچھا۔ کہ تو کیا کھائیگا؟ اس نے کہا جو کچھ آپ دینگے۔ پھر تو پوچھا کیا پہنیگا؟ اُس نے کہا جو آپ پہنائیں گے۔ پھر آقا نے پوچھا تجھے کس بات کی خواہش ہے؟ تو غلام نے عرض کی۔ کہ غلام کو آرزو اور خواہش سے کیا کام۔ خواجہ نے کہا۔ جا تجھے میں نے آزاد کیا +

پس اے عزیز! اگر آزاد ہونا چاہتے ہو۔ تو حرص وہوا کو چھوڑ دو۔ اور اگر حرص وہوا کو نہ چھوڑو گے تو بہت پشیمانی اُٹھاؤ گے۔ اور نفس کی قید سے رہائی نہ پاؤ گے۔ **قطعہ**

صورتِ ابلیس از تبلیس تست	شیطان کی صورت تیرے مکر وفریب کے
در تو ہر یک آرزو ابلیس تست	سبب ہے۔ تجھ میں ہر ایک خواہش تیرے لئے بمنزلہ شیطان کے ہے +
گر کنی یک آرزوئے خود تمام	اگر تو اپنی ایک آرزو کو پورا کریگا۔ تو تجھ
در تو صد ابلیس زاید والسّلام	میں سو شیطان اور بڑھ جائیں گے +

اے عزیز! جب آپ کو یہ ابتدائی بات معلوم ہو چکی۔ اب میں کچھ اور بیان

کرتا ہوں۔توجہ سے سنئے۔اگر آپ چاہتے ہیں۔کہ حرص و ہوا کی قید سے رہائی پائیں تو آپ کو لاالہ الا اللہ اور اللہ کے اسم کی مداومت کرنی چاہیئے۔اور کسی وقت بھی خلوت اور مجلس یا سوتے جاگتے ہر حالت میں خواہ آپ تجارت میں یا کسب میں مشغول ہوں۔اور ہر لمحہ اور لحظہ غافل نہ رہیں۔یہاں تک کہ یہ حالت ہو جائے۔کہ اگر آپ ذکر سے الگ ہونا چاہیں تو نہ ہو سکیں۔اور دل ذکر کے بغیر قرار نہ پکڑے اور یہی ذکر کا ہی اندیشہ دل میں رہے۔جب یہ حالت ہو جائے گی۔تو آپ ذاکروں کے زمرہ میں داخل ہوں گے۔اور نیک بختی کی کمالیت بھی یہی ہے۔کہ اللہ تعالےٰ اپنے بندہ کو اپنی طرف مشغول کرے۔اس سے زیادہ اچھی اور کیا چیز ہو سکتی ہے۔؎

تو در افگن خویش قم تو ز دوست	تو اپنے تئیں گرا دے اور تیرا اٹھنا دوست
خواہ ماتم باش خواہی سو باش	سے ہونا چاہیئے۔خواہ تو ماتم بن اور خواہ جلن ✦

اور جب ذکر کی حقیقت نے دل میں قرار پکڑ لیا۔اور دل میں آ کر ایک لازمی وصف بن گیا۔تو اس کے بعد وہ دل کے جوہر سے ملکر ایک ہو جاتا ہے۔اور غیر کا خیال اس میں نہیں رہتا۔یہاں تک معشوق کے زیادہ ہونے کی وجہ سے معشوق کا نام بھی بھول جاتا ہے۔اس مقام پر کل شیئ ھالك الا وجھه (ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے مگر اس کا چہرہ) کا بھید ظاہر ہوتا ہے۔اور لیس الملك اللہ الواحد القہار کا جمال اپنے چہرے سے پردہ اٹھا دیتا ہے۔اور ذاکر ذکر اور فکر کے سبب مذکور میں فانی ہو جاتا ہے۔؎

عشق و عاشق را فگلم درکش تمام	عشق اور عاشق دونوں کو بھلا دے۔
تا ہماں معشوق ماند والسلام	تاکہ باقی صرف وہی معشوق رہ جائے ✦

اگر اللہ تعالےٰ اس کو ایسا مستغرق کر دے کہ اپنے وجود کو جو کچھ ہے سوائے اللہ تعالےٰ کے سب فراموش کر دے۔اور فنا اور نیستی کی حقیقت کو جو کہ اللہ کی طرف سیر کرنے کا انتہا ہے پہنچ جائے۔تو پھر وہ دل سے توحید اور وحدانیت کے عالم کو دیکھ کر خاص ولایت کے درجوں کی دہلیز پر پہنچ جائیگا۔**ابیات**

چیست معراجِ فلک ایں نیستی
عاشقاں را مذہب و دیں نیستی

آسمان کی سیڑھی کیا ہے؟ یہی نیستی ہے۔ عاشقوں کا دین اور مذہب یہی نیستی ہے +

ہیچکس را تا نگردد او فنا
نیست رہ در بارگاہِ کبریا

جب کوئی فنا نہ ہو جائے۔ اسے بارگاہ الٰہی کا راستہ نہیں ملتا +

نظم

در راہ فنا تو اعتبارت بگذار
پس خاطر و قصد اختیارت بگذار

تو راہ فناہ میں اپنا اعتبار چھوڑ۔ پھر اپنے اختیار کا قصد اور ارادہ چھوڑ دے +

تسلیم شود آنجا کہ دراں عالم محو
از جملہ بمیر و فکر کارت بگذار

وہاں تسلیم ہی کام دیتی ہے اس عالم محو میں۔ سب چیزوں کا خیال چھوڑ دے اور اپنے فکر و افکار کو چھوڑ +

مثنوی

گفت موسےٰ را بوحی دل خدا
کاے گزیدہ دوست میدارم ترا

اللہ تعالےٰ نے دل کے وحی کے وسیلے موسےٰ علیہ السّلام کو کہا۔ کہ اے برگزیدہ میں تجھے دوست رکھتا ہوں +

گفت چہ فصلت بود اے ذی الکرام
موجب آں تا بیارم جاں تمام

موسےٰ علیہ السلام نے کہا اے صاحب بزرگی وہ کونسا تیرا فضل ہے۔ جس کے سبب میں جان پر کھیل جاؤں +

گفت چوں طفلے بہ پیشِ والدہ
وقت قہرش دست ہم بروے زدہ
خود نداند غیر او دیار ہست
ہم ازو مخمور و ہم زو ہست مست
مادرش گر سیلئے بروے زند
ہم بما در آید و بروے تند

اس نے کہا جس طرح لڑکا اپنی ماں کی ناراضگی کے وقت اسے ہی چمٹتا ہے + اسے اپنے پرائے کی تمیز نہیں ہوتی۔ اور اسی سے مست اور اسی سے مخمور ہوتا ہے + اس کی ماں اگر اسے مکا مارتی ہے۔ تو وہ اسی کے پاس آکر اسے ہی گھورتا ہے +

از کسے یاری نخواہد غیر او
اوست جملہ شر و ہم خیر او

اس کے سوا کسی سے طلب نہیں کرتا۔ وہی برائی ہے اور وہی نیکی +

گفت پیغمبر کہ جنت از الہ
گر ہمیخواہی ز کس چیزے مخواہ

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تو اللہ تعالےٰ سے جنت لینی چاہتا ہے تو کسی سے کوئی چیز نہ مانگ +

ور نخواہی ضامنم پس مر ترا
جنت الفردوس و دیدار از خدا

اور اگر تو کسی سے کوئی چیز نہ مانگیگا تو میں تیرا اس بات کیلئے ضامن ہونگا۔ کہ تجھے بہشت بریں اور دیدار خدا نصیب ہو +

ہیں از و خواہید نے از غیر او
آب در یم جو مجو از خشک جو

خبردار جو کچھ مانگو خدا سے مانگو نہ کہ اس کے غیر سے۔ پانی اگر ڈھونڈتا ہے تو دریا میں ڈھونڈو نہ کہ خشک ندی میں +

ور نہ خواہی از دگر ہم او دہد
بر کفِ سیلش سخا ہم او دہد

اور اگر تو غیر سے نہ طلب کریگا تو وہ خود تجھے دے گا۔ اور مطلوبہ چیز وہی عنایت کرے گا +

اے میرے دوست! محض گفتگو سے کچھ حاصل نہیں۔ جبتک کہ کچھ کام نہ کریں کام کے انجام کی بابت سوچنا چاہیئے۔ اور قبر اور قیامت کا غم کرنا چاہیئے۔ اور عبادت اور عبودیت کے کام میں لگے رہنا چاہیئے۔ اور اپنے عملوں کی کمی کی وجہ سے حسرت اور شرمندگی سے رونا چاہیئے۔ اور جگر کا خون آنکھوں کی راہ بہانا چاہیئے۔ اور ماتم زدوں کی طرح زندگی بسر کرنی چاہیئے۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔ کن فی الدنیا کانک غریب او کعابر سبیل وعد نفسک من اصحاب القبور (دنیا میں اس طرح رہ کہ گویا تو مسافر یا راہگیر ہے۔ اور اپنے تئیں مردوں سے شمار کر)

غزل

ولا کن یاد آں ساعت درونِ گور جب سووے
عذابِ سخت تر باشد کہ لوہو آنسووں رووے

اے دل تو وہ وقت یاد کر جبکہ تو قبر میں سوئے گا۔ اور اس وقت ایسا سخت عذاب ہوگا کہ تو خون کے آنسو روئیگا +

نہ آنجا خویش نے اقرب نہ ساتھی باپ نے مائی

نہ اس جگہ کوئی اپنا اور قریبی ہوگا نہ ماں اور

نہ زن فرزند کو بیلی وراں تاریک تنہائی
نہ باپ ہی ہمراہی ہونگے۔ اور اس تاریکی اور تنہائی میں نہ عورت اور نہ بال بچہ دست دینگا +

بیاید جاں ستاں ناگہ چو ملک الموت دریابت
چو پیکا جیو کر سجا کند دریکزماں غارت
جب ملک الموت تجھے پالیگا تو اچانک جان لینے والا آجائیگا۔ اور

نہی رفتند آں مردم جنہوں کی لاکھ تھے پلے
نہ با خود بر دیک حتبیل وہ خالی ہاتھ اُٹھ چلے
جن کے پاس لاکھوں روپے موجود تھے وہ اس دنیا سے خالی گئے۔ اپنے ساتھ وہ ایک کوڑی تک نہیں لیگئے اور خالی ہاتھ دنیا سے اُٹھ گئے +

ہمیں دنیا کہ محبوب است کنی ہمسایہ کی کھائی
ندانستم کہ آخر کار بھی بر خجل نمہ مکائی

گماں دارم ازیں دنیا دو گز کرپاس از و یابی
مسافر نقد جو ہووے تصرف راہ او کیجے
مجھے خیال ہے کہ تجھے اس دنیا سے دو گز گاڑھا ملیگا۔ اے مسافر جو کچھ نقد موجود ہو وہ خدا کی راہ خرچ کر دینا چاہیئے +

ارے جو چھوڑ کر جانا ہر آئینہ کھائے دیجے
ارے جو چھوڑ جانا ہے تو بیشک اسے کھالینا چاہیئے اور راہ خدا میں دیدینا چاہیئے +

اے عزیز! صرف کہنے۔ لکھنے اور پڑھنے سے کام درست نہیں ہوتا۔ جب تک کہ اس پر عمل نہ کیا جائے۔ **قطعہ**

باہمہ بے حاصلی و ہیچکسی
درماندہ بخود نمائی و بوالہوسی
اپنے تئیں سب کے سامنے عاجز کرنا بے حاصل ہے۔ اور اپنے تئیں حقیر اور لالچی بنانا ہے +

دادیم نشاں زگنج مقصود ترا
گر ما نرسیدیم تو بارے برسی
ہم نے تجھے مقصود کے خزانے کا پتہ بتا دیا ہے۔ اگر ہم وہاں تک نہیں پہنچے تو تو ہی پہنچ +

حق سبحانہ تعالے سب کو اس چیز سے محفوظ رکھے۔ جو نامناسب اور

ناشایستہ ہے۔ آمین رب العالمین +

مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ کے برگزیدہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی درگاہ کے آراستہ میرے دینی بھائی اور یقینی دوست مرزا **باقی بیگ** خدا آپ کو سلامت رکھے اور ہر حال پر زندہ رکھے +

فقیر عثمان کی طرف سے واضح ہو۔ کہ مجھے اپنا مشتاق ہی خیال کریں ؎

تو در دلِ منی و دلِ من بدست تست	تو میرے دل میں بستا ہے اور میرا دل تیرے
چوں آئینہ بدستِ من و من در آئینہ	ہاتھ میں ہے۔ تو آئینہ کی طرح میرے ہاتھ

میں ہے اور میں آئینہ میں ہوں +

اے عزیز! آدمی کو لازم ہے۔ کہ بڑی کوشش کے ساتھ اس بات کا ارادہ کرے۔ اور اپنی ساری ہمت اس بات پر خرچ کر دے۔ کہ دل میں سوائے اللہ تعالٰے کے اور کسی چیز کی خواہش باقی نہ رہے۔ اور جو چیز راہ حق کی مانع ہو۔ اسے لا الٰہ الا اللہ کے ذکر سے دل میں سے نکال دے۔ اور اس میں اس قدر کوشش کرے۔ کہ سوائے اللہ تعالٰے کے خیال کے اور سب کچھ دشمن معلوم ہو۔ اور ہمیشہ اللہ تعالٰے سے بڑے نیاز کے ساتھ اس بات کا خواہاں رہے۔ کہ خدا اپنے سوا کسی اور چیز سے تعلق پیدا نہ کرے۔ اور پاک طہارت کر کے خلوت میں نماز ادا کرے اور سر زمین پر رکھ کر اللہ تعالٰے سے یہ دعا مانگے۔ کہ اے پروردگار جس طرح تو نے اپنے خاص بندوں کے دلوں میں گھر کیا ہے۔ اسی طرح میرے دل میں بھی کر۔ جب اس کے دل میں اللہ تعالٰے کی محبت اس طرح پر گھر کر جائے گی۔ کہ جس وقت جدھر نگاہ کرے گا۔ دل کو اللہ کی طرف رجوع پائے گا۔ اور دل میں محبت حق کے سوا کسی اور چیز کی گنجائش نہ رہے گی۔ اور دل خواہ مخواہ اللہ کی طرف لگا رہیگا۔ تو عالم ناسوت ہویت میں محو ہو جائے گا۔ اور دل کی آنکھوں میں سوائے

باقی رہنے والے چہرے کے اور کچھ دکھائی نہ دے گا۔ اور جس چیز کی طرف نگاہ کریگا۔ اسے اللہ ہی خیال کرے گا۔ اس وقت فاینما تولوا فثم وجہ اللہ (پس جس طرف تم رُخ کرو اسی طرف اللہ کا چہرہ ہے) ظاہر ہوجائے گا۔ اس حالت میں جس قدر اپنے تئیں ڈھونڈے گا۔ خدا کو پائے گا۔ اللہ یا باقی باللہ ایسا بے پرواہ ہوجاتا ہے۔ کہ اگر دونوں جہان اس کے روبرو پیش کئے جائیں۔ تو آنکھ اُٹھا کر بھی نہ دیکھے گا۔ اور خدا کے سوا آرام نہ پکڑے گا۔ اور خدا کے سوا کسی کو نہ پہچانے گا۔ اگر بات کہے گا تو بھی خدا سے اور اگر سنے گا تو بھی خدا سے۔ اور نہ اسے اپنے آپ کی خبر ہوگی اور نہ دوسرے کی۔ ؎

مستم چناں کن کہ ندانم ز بے خودی
درعرصۂ خیال کہ آمد کدام رفت

مجھے ایسا مست بنا کہ میں بیخودی کے سبب۔ یہ خیال نہ کرسکوں کہ کون آیا ہے اور کون چلا گیا ہے +

اے عزیز! یہ باتیں جن کا ذکر ہوچکا ہے۔ یہ گفتگو سے ہی حاصل نہیں ہوجاتیں۔ بلکہ ان معنوں میں فکر کرنا راہ کو بند کر دیتا ہے۔ اور گمراہی کا سبب ہوتا ہے۔ ہم اپنے برے عملوں اور اپنے نفسوں کی شرارتوں اور اس مقصود کو حاصل کرنے کی راہ کے خطروں اور تفکرات سے پناہ مانگتے ہیں۔ اور اس طریقے کا حاصل کرنا سوائے صدق اور فقر اور عاجزی اور التجا کرنے اور دل کو ماسوے اللہ کے خیال سے خالی کرتے اور ذکر میں ہمیشہ مشغول رہنے کے نہیں ہوسکتا اگر اللہ تعالے نے محض عنایت سے علوم نقلی اور عقلی کے حاصل کرنے کی توفیق جو انسانی حقیقت کی تکمیل کہلاتے ہیں عطا فرمائی ہے۔ تو اس نعمت عظمے کا شکر یہ ہے۔ کہ اپنی تمام ہمت اس بات پر مصروف رکھے۔ کہ قوت ادراک جو انسانی وجود کا اصلی مقصود ہے۔ غیر حق کے اندیشہ سے نجات پائے اور ہمہ تن اللہ تعالے کی طرف لگی رہے۔ جیسا کہ بغیر پانی کے پیاسا ہوتا ہے۔ کہ اس کی تمام ہمت پانی کے لئے ہوتی ہے۔ اسی طرح یہ بھی سالکوں کے ہمراہ ہو کر غیر حق کے دیکھنے اور جاننے سے آزاد ہو کر جو کچھ اللہ تعالے کے سوا ہے اس کے شہود سے غائب ہوجائے۔ لی مع اللہ وقتٌ لا یسعنی فیہ ملک

مقرب ولا نبی مرسل (اللہ کے ساتھ میرا ایک خاص وقت ہے۔ جس میں نہ میرے ساتھ کوئی مقرب فرشتہ اور نہ نبی مرسل دوڑ سکتا ہے) کا بھید اس موقع پر ظاہر ہوتا ہے۔ ہ

از پئے ایں عیش وعشرت ساختن	یہ عیش وعشرت کرنے کے لئے۔
صد ہزاراں جاں ببایدہ باختن	لاکھوں جانیں قربان کر دینی چاہئیں +

اے عزیز! جب آپ نے یہ ابتدائی بات معلوم کرلی۔ اب میں کچھ اور بیان کرتا ہوں۔ ذرا غور سے سنیں۔ کیا آپ کو معلوم ہے۔ کہ خاصوں کی نماز کیا ہوتی ہے۔ آپ کو اس سے واقف ہونا اور اسے عمل میں لانا چاہیئے۔ بزرگوں نے فرمایا ہے۔ کہ روزہ ماسوا ہ (اس کے سوا اور کوئی خیال باقی نہ رہے) اور نماز کانک تریٰ (گویا کہ تو اسے دیکھتا ہے) ہے۔ رباعی

تا روئے ترا بدیدم اے شمع طراز	اے شمع کی زینت والے جب میں نے
نے کار کنم نہ روزہ دارم نہ نماز	تیرا چہرہ دیکھا ہے۔ نہ میں کام کرتا ہوں۔ نہ روزہ رکھتا ہوں اور نہ نماز ادا کرتا ہوں +
چوں باتو بوم مجاز من جملہ نماز	جب میں تیرے ساتھ ہوں تو میرا مجاز بھی نماز
چوں بے تو بوم نماز من جملہ مجاز	ہی ہے۔ اور جب میں تیرے بغیر ہوں تو میری نماز بھی مجاز میں داخل ہے +

اور اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ شہود کے حاصل ہونے اور مقصد کے پورا ہونے کے بعد یہ معلوم ہو جائے۔ کہ وہ طاعت جو بارگاہ الٰہی کے لائق ہے۔ بجا نہیں لا سکتے کہ ماقدروا اللہ حق قدرہ (اللہ کی ایسی قدر نہیں کی جیسا قدر کرنے کا حق تھا) یعنی ماعظمو اللہ حق عظمتہ (یعنی اللہ کی ایسی عظمت نہیں کی گئی جیسا عظمت کرنیکا حق تھا) یہ بزرگوں کی باتیں ہیں۔ اگر تو بے عیب یار طلب کریگا تو بے یار رہیگا۔ اس بیت کو پڑھنا چاہیئے۔ اور اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ ہ

بندہ حلقہ بگوش ار ننوازی برود	اگر تو اپنے حلقہ بگوش غلام کی نوازش
لطف کن لطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش	نہ کریگا تو وہ چلا جائیگا۔ تو مہربانی اور نرمی کرتا کہ بیگانہ بھی غلام بن جائے +

اے عزیز! اخلاص کی حقیقت فنا کے بعد حاصل ہوتی ہے۔ جبتک انسان میں کچھ حصہ بھی وجود اور بشریت کا باقی ہے۔ حاصل نہیں ہوتی۔ پس اس کی طلب ہمیشہ اللہ تعالےٰ سے کرنی چاہیئے۔ اور یہ اشعار پڑھنے چاہئیں۔ رباعی

ساقی قدحے کہ نیم مستیم
مخمور صبوحئے الستیم

اے ساقی ہمیں ایک اور پیالہ دے کہ ہم مست نہیں ہیں۔ ہم الست کی شراب کے مخمور ہیں ✦

مارا تو ہماں بما کہ تا ما
خویش تنم تن پرستیم

تو ہمیں ہم پر ہی نہ چھوڑ دے۔ کیونکہ ہم خود تن پرست نہیں ✦

مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لاالہ الااللہ کے برگزیدہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی درگاہ کے آراستہ میرے دینی بھائی اور یقینی دوست شیخ کبیر خدا آپ کو سلامت رکھے۔ اور توبہ۔ زہد۔ توکل۔ قناعت۔ گوشہ نشینی۔ ذکر۔ توجہ۔ صبر۔ مراقبہ اور رضا کی توفیق عنایت کرے۔ یہ کلمات جن کا اوپر ذکر ہوا ہے۔ قادر مطلق آپ کو انکی توفیق آپ کی رفیق بنائے۔ جو شخص ان پر عمل کرتا ہے۔ اسکے دونوں جہان کے کام آسان ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے لطف قدیم کی توفیق سے اس کا مفصل بیان کیا جائیگا ✦

اے عزیز! میں واضح طور پر بیان کرتا ہوں۔ غور سے سنئے۔ پہلے توبہ۔ توبہ کے معنے ہیں گناہ سے باہر نکلنا۔ اور گناہ سے اسے کہتے ہیں جو خدا کی یاد سے غافل کر دے۔ پس ایمان کا کمال توڑنا اور جوڑنا ہے۔ یعنی خلقت کی طرف سے

ہٹا کر اللہ تعالےٰ کی طرف لگانا۔ اور محققوں کی رائے میں پہلے خلقت سے قطع تعلق کرنا لازم ہے۔ اور بعد میں اللہ تعالےٰ کی طرف لگانا۔ دوسرا زہد یعنی پرہیزگاری زہد کے معنے ہیں دنیاوی مال سے رغبت نہ کرنا۔ مقید کی رغبت سے دنیاوی اسباب کی قید میں پھنس جاتا ہے۔ پس زہد کا کمال نامرادی ہے۔ جو کہ مراد کے متصل ہے۔ ع

نامرادی تا نگردی بامرادے کے رسی — جبتک تو بے مراد نہ بن جائے تو بامراد کب ہوسکتا ہے +

مصرع۔ چو پیوندہا بگسلی و اصلی — جب تو سارے تعلقات قطع کر دیگا تو اصل حق ہو جائیگا +

تیسرا توکل (خدا پر بھروسہ کرنا) توکل کے معنے ہیں اسباب کو چھوڑ دینا۔ اس کا کمال اسباب کے وجود کا ترک کرنا ہے۔ کہ اس کا حصول اللہ تعالےٰ کے شہود پر دلالت کرتا ہے۔ چوتھے قناعت۔ قناعت کے یہ معنے ہیں۔ کہ فضولیات کو چھوڑ دے اور جس قدر ضرورت ہو اسے ہی کافی سمجھے۔ اور کھانے پینے۔ پہننے اور رہنے کی جگہ میں فضول خرچی نہ کرے۔ اور اس کا کمال اس بات میں ہے۔ کہ صرف اللہ تعالےٰ کی ہستی پر اکتفا کیا جائے۔ اور اس کی محبت میں آرام کیا جائے۔ پانچویں عزلت (گوشہ نشینی) عزلت کے یہ معنے ہیں۔ کہ خلقت کے میل جول کو چھوڑ دیا جائے۔ اور اس کا کمال یہ ہے۔ کہ خلق اور خلقت کے میل جول کو بالکل قطع کر دیا جائے۔ ے

کجا غیر کو غیر کو نفس غیر — کہاں کا غیر اور کون غیر اور کون غیر کا
سوی اللہ واللہ لا فی الوجود — نفس۔ سوائے اللہ کے ضرور کسی کا وجود نہیں +

چھٹے ذکر۔ ذکر کے یہ معنے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ کے سوا باقی سب چیزوں کے ذکر کو چھوڑ دیا جائے۔ اور اس کا کمال یہ ہے کہ اپنے بھی ذکر کو بھلا دے۔ ساتویں توجہ۔ توجہ سے یہ مراد ہے۔ کہ تمام قسم کی دوستیوں کو چھوڑ کر ہمہ تن خدا کی طرف متوجہ ہو جائے ے

ہر کس ز در تو حاجتے مے خواہد — ہر کوئی تیرے دروازے سے کوئی نہ
من آمدہ ام ز تو ترا میخواہم — کوئی حاجت طلب کرتا ہے میں آیا ہوں
اور تجھ سے تجھے ہی طلب کرتا ہوں +

آٹھویں صبر۔ صبر کے یہ معنے ہیں۔ کہ نفس کی لذتوں کو ترک کیا جائے۔ اور الفت والی اور محبوبہ چیزوں سے رکے رہنا۔ اور سختی اور رنج میں رہنا۔ نویں مراقبہ مراقبہ کے یہ معنے ہیں۔ کہ اپنی طاقت اور فعل کو نہ دیکھے اور اپنے اوصاف اور احوال کو بھلا کر ایک خاص حالت میں اللہ تعالےٰ کی عنائیتوں کا منتظر رہے۔ اور اسکے بحرِ ہویت میں مستغرق رہے۔ دسویں رضا۔ رضا کے معنے ہیں۔ اپنے نفس کی رضامندی کا ترک کرنا۔ اور رضائے الٰہی اختیار کرنا۔ احکام ازلی کو ماننا۔ اور ابدیت کے سر کے حوالے کرنا۔

اے عزیز آپ کو یاد رہے۔ کہ جب آپ شرائط مذکورہ بالا بجا لائیں گے۔ تو بازی جیت جائینگے۔ اسکے بعد آپ کو احسان کے مرتبہ سے واقف کیا جائیگا۔ کیا آپکو معلوم ہے۔ کہ احسان کیا ہوتا ہے؟ احسان اسے کہتے ہیں۔ کہ الاحسان ان تعبد اللہ کانک تراہ (احسان یہ ہے کہ تو اللہ تعالےٰ کی اس طرح عبادت کرے کہ گویا تو اسے دیکھ رہا ہے) حقیقت انسانی جو اللہ تعالےٰ کے شہود کا انتظار ہے۔ اس روشن مقصد کی تربیت تیری بصیرت اور بینائی کی جمعیت پر منحصر ہے۔ اور وہ دنیا کی طرف سے روگردانی اور اللہ تعالےٰ کی طرف توجہ کرنے کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی۔ پس صاحب ہمت کے لائق یہ بات ہے کہ موجودہ زندگی میں مقصود کے سوا سب کو فراموش کردے۔ اللہ تعالےٰ اپنے قول انا لانضیع اجر من احسن عملاً (تحقیق ہم اُس شخص کا اجر ضائع نہیں کرتے جس نے نیک عمل کیا) کے موافق اور اتانی یمشی اتیتہ (وہ میرے پاس چلکر آتا ہے میں اُسکے پاس چلکر جاتا ہوں) کے مطابق ان کو ازلی جذبے کی تاثیر سے اپنے غیر کی موافقت سے خلاصی عنایت فرماکر یہ دولتِ عظمےٰ جو کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاصہ ہے اور آنحضرت کی اُمت کو آپکی متابعت کی وجہ سے حاصل ہے مرحمت فرمائے۔ ذالک ھوالفوز الکبیر لیس وراء اللہ المنتہی والیھم انما یمشی الی من ما وراء الی ربک المنتہےٰ (انسان کی طاقت کی انتہا جیسی کہ بزرگوں نے بیان فرمائی یہیں تک ہے۔ اس سے زیادہ نہیں) اللہ تعالےٰ اسے نصیب کرے آمین رب العالمین وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین ❊

تمت

کتب نعت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

نعت سلطان عرب المعروف بہ گلزار یثرب حصہ اول

یعنی ہندوستان کے تمام باکمالوں کی عجیب اور دلکش مقبول عام نعتیں اردو۔ فارسی۔ عربی۔ پوربی زبان کی نہایت احتیاط سے جمع کرکے اس حصہ میں شائع کی گئی ہیں۔ اور لطف یہ کہ بنظیر مسدس۔ ترجیع بند۔ مخمسات اور سلام وغیرہ بھی مختلف زبانوں کے درج کئے گئے ہیں۔ کتاب کی لکھائی اور کاغذ کی صفائی اور چھپائی قابل دید ہے۔ جو نعتیں خزینہ نعت۔ گنجینہ نعت۔ سفینہ نعت میں درج ہیں وہ ان میں ایک بھی نہیں + قیمت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۶ر

نعت سلطان عرب المعروف بہ بہار یثرب حصہ دوم

اس حصہ میں بھی انوکھی دلکش اور جدید دل لبھانیوالی ہر زبان کی نعتیں مختلف شعرا کی انتخاب کرکے چھاپی گئی ہیں اور قابل دید ہیں۔ جو نعتیں پہلے حصوں میں آچکی ہیں اس میں ایک بھی نہیں ہے۔ گویا ہر ایک حصہ میں نئے نئے قسم کی نعتیں ہیں۔ نہایت ہی خوبصورت چھپائی + قیمت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۶ر

نعت سلطان عرب المعروف بہ دربار یثرب حصہ سوم

اس حصہ میں بھی عجیب تاثیر اور دلوں کو ہلا دینے والی نعتیں ہر زبان اور موقع کی درج ہیں۔ مثلاً معراج شریف کی۔ مولود شریف کی۔ وفات شریف کی۔ واقعہ کربلا کی۔ مدح و توصیف کی عاشقان رسول اکرم کے دل کی آتش کا نمونہ ہیں۔ عاشقان سرکار مدینہ انہیں پڑھیں اور ہمیں دعائے خیر سے یاد کریں۔ نہایت عمدہ کاغذ پر چھپی ہے + قیمت ۔ ۔ ۔ ۔ ۶ر

خزینہ نعت

یعنی ہندوستان کے تمام باکمالوں کی نعتوں کو یکجا جمع کر دیا گیا ہے جس میں اردو، فارسی، عربی، پوربی، زبان کی نہایت عمدہ نعتیں موجود ہیں اور مولود کے وقت جو سلام پڑھے جاتے ہیں پانچ عدد درج ہیں اور ساتھ ہی نقشہ روضۂ قدس رسول عالم صلے اللہ علیہ وسلم بھی ہے + قیمت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۴ر

گنجینہ نعت یعنی حصہ دوم خزینہ نعت

اس کتاب میں بھی ہندوستان کے تمام اہل کمال شاعروں کی نعتیں ردیف وار درج ہیں۔ اس کتاب سے عمدہ آج تک کوئی کتاب مولود خوانوں کیلئے اچھی نہ چھپی۔ نہایت عمدہ مزہ یہ کہ جو نعتیں خزینہ نعت میں ہیں وہ اس میں نہیں + قیمت ۔ ۔ ۔ ۱ر

سفینہ نعت یعنی حصہ سوم خزینہ نعت

اس کتاب میں بھی نہایت عمدہ عمدہ نعتیں جو اکثر مولود شریف میں پڑھی جاتی ہیں ردیف وار معہ مخمسات و تضمین و ترجیع بند و مسدس و مناجات وغیرہ کے درج ہیں اور نہایت خوشخط چھپی ہے اس میں تمام نئی نئی پر درد اور دلوں کو ہلا دینے والی نعتیں درج ہیں۔ ان چھ حصوں کے خرید لینے سے مولود خوانوں کو کسی دوسری کتاب کی ضرورت نہیں رہتی + قیمت ۶ر

المشتہر ملک فضل الدین ملک چنن الدین ملک تاج الدین ککےزئی تاجران کتب قومی۔ کوچہ ککے زیاں لاہور

اُردو ترجمہ رسالہ نقشبندیہ

اس رسالہ میں نقشبندیہ طریقہ کے ذکر اور لطائف قلبی و مراقبہ وغیرہ کا بیان ہے اور اس کے ساتھ طریق مراقبہ بھی بتایا گیا ہے اور دل کا نقشہ دکھلا کر ہر ایک لطیفہ و مقام دکھلایا گیا ہے ۔ قیمت ... ۴؍

اُردو ترجمہ مع اصل کتاب ہشت شرائط خواجگانِ نقشبندیہ

از تصنیف لطیف مُلا حسین صاحب خباز رحمۃ اللہ علیہ یعنی بزرگانِ سرکار نقشبندیہ کے ہشت شرائط قابل دید نسخہ ہے ۔ قیمت ... ۲؍

اُردو ترجمہ مجمع الاسرار

جناب حضرت پیر بہادر شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس میں طریقہ قادریہ کے اذکار اور اوراد کو نہایت تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔ کتاب قابل دید ہے ۔ قیمت دس آنے ... ۱۰؍

اُردو ترجمہ ہدیۃ القلوب و تحفۃ الارواح

یہ کتاب بھی تصوف میں ایک بیش بہا جوہر ہے۔ خدا سے رابطہ و اتحاد کرنے والوں کو اس کتاب کا مطالعہ نہایت ضروری ہے۔ کوئی مسئلہ ایسا نہیں جس کا ذکر اس میں نہ آیا ہو۔ کتاب قابل دید ہے ۔ قیمت ... ؏ ۲

اُردو ترجمہ چہل حدیث

یہ کتاب چہل حدیث مطبوعہ مصر کا اُردو ترجمہ ہے۔ مؤلف علیہ الرحمۃ نے ہر ایک حدیث کا نہایت وضاحت کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ اور اس کے ساتھ بزرگان عظام و اصحاب کبار جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اس خوبی سے کیا ہے کہ پڑھ کر رقت طاری ہو جاتی ہے۔ اگر ہمارا یہ کہنا غلط نکلے تو ہم حلف پر واپس لینے کے ذمہ دار ہیں۔ دل دردمندوں کے لئے تو گویا اکسیر ہے ۔ قیمت ... ؏

اُردو ترجمہ چہل مکتوب

یعنی جناب خواجہ عثمان جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کے چالیس مکتوبات کا اردو ترجمہ۔ خواجہ رحمۃ اللہ علیہ نے مسائل توحید و معرفت کو جس عمدگی سے ان مکتوبات میں ادا کیا ہے واقعی انہیں کا حصہ ہے۔ طالبان مولا اسے ضرور پڑھیں۔ بلکہ اس کو حرز جاں بنائیں۔ اور اس سے عمدہ عمدہ سبق حاصل کریں۔ نہایت سلیس بامحاورہ اردو ترجمہ ۔ قیمت ایک روپیہ ... ؏

مثنوی تحفۃ العاشقین معہ تحفۃ العارفین

یہ دونوں کتابیں سالک حق پرست مست بادۂ الست مقبول بارگاہ احد حضرت شاہ عبد الصمد قدس سرہ نقشبندی مجددی کی تصنیف لطیف میں سے ہے۔ اُردو زبان میں سراپا برکت اور رحمت ہیں۔ چنانچہ مشہور ہے کہ حضرت مصنف کو ان کتب کی تصنیف کے لئے خواب میں جناب سرکار کائنات صلے اللہ علیہ وسلم سے ارشاد ہوا تھا۔ اور یہی وجہ ان کے مقبول عام اور فائدہ مند ہونے کی ہے یہ دونوں کتابیں نہایت خوشخط اعلےٰ درجہ کے کاغذ پر بہت صحت سے چھاپی گئی ہیں ۔ قیمت ... ۱۲؍

تحفہ قادریہ بزبان اُردو

اس بابرکت کتاب میں حضرت شاہ ابو المعالی رحمۃ اللہ علیہ لاہوری نے جو عاشق جناب سید عبد القادر جیلانی کے ہیں۔ جناب غوث پاک کے مناقب اور کرامات کو نہایت معتبر روایات سے عجیب دلکش اور پُر اثر طریق سے قلمبند فرمایا ہے اور تحریر عبارت میں جناب علیہ الرحمۃ نے اپنے سچے عشق اور بیتابی کا نہایت پُر درد الفاظ میں ثبوت دیا ہے۔ جس کے مطالعہ سے انسان پر فوری اثر نمودار ہوتا ہے۔ اس کتاب کو طالبان مولا کی خاطر نہایت عام فہم اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ اور بہت بڑی کوشش سے چھاپا گیا ہے ۔ قیمت ... ۸؍

عین الفقر

یہ کتاب لطیف پر از اسرار الٰہی عاشقوں کی جان صادقوں کا ایمان حضرت سلطان باھُو قادری قدس سرہُ العزیز کی اعلےٰ تصنیفات سے ہے اس میں مصنف علیہ الرحمۃ نے نہایت شرح و بسط کے ساتھ مسائل تصوف کو بیان فرما کر طالبان مولےٰ پر احسان عظیم فرمایا ہے۔ علم تصوف کے شائقینوں کا فرض ہے کہ اُسے دُرِ بے بہا کو خرید فرما کر حرزِ جاں بنائیں۔ خوشخط لکھائی اعلےٰ درجہ کی چھپائی۔ غرضکہ قابل دید کتاب ہے + اُردو ترجمہ قیمت .. عہ/

مجالستہ النّبی

یہ رسالہ بھی حضرت سلطان باھُو قدس سرہُ العزیز کی تصنیف لطیف سے ہے جس کا نہایت سلیس اُردو ترجمہ کیا گیا ہے۔ اس میں بھی حضرت نے نہایت عمدگی سے بعض مسائل تصوف کو نہایت خوبی سے بیان فرما کر طالبانِ خدا اور عاشقان محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک احسان عظیم فرمایا ہے + قیمت دو آنے ۲/

گنج الاسرار

یہ رسالہ بھی حضرت سلطان باھُو قدس سرہُ العزیز کی تصنیف لطیف سے ہے۔ طالبان مولےٰ کی خاطر اس کا ترجمہ بھی سلیس بامحاورہ اُردو میں کیا گیا ہے۔ بس دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے + قیمت دو آنے ۲/

حجّت الاسرار

یہ رسالہ بھی حضرت سلطان باھُو قدس سرہُ العزیز کی تصنیف لطیف سے ہے جس کا نہایت عمدہ سلیس اردو ترجمہ بامحاورہ طالبان مولےٰ کے لئے کیا گیا ہے۔ نہایت اعلےٰ درجہ کی قابل قدر کتاب ہے + قیمت ۲/

کلیدُ التّوحید

یہ رسالہ سراپا برکت از تصنیف لطیف حضرت سلطان باھُو قدس سرہ العزیز سے ہے مصنف علیہ الرحمۃ نے اس رسالہ کی نسبت دیباچہ میں دعوےٰ کیا ہے کہ اگر کوئی شخص اس سراپا رحمت رسالہ کو بغور پڑھے اور اس پر عمل کرے۔ اگر بے علم ہو تو عالم یا مفسر ہو اگر ناقص ہو تو پیر طریقت بنے اگر فقیر ہو تو غنی بنے مصنف علیہ الرحمۃ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ یہ گنجینہ اسرار الٰہی بحکم خدا (الہام) اور منظور نظر جناب رسالتمآب لکھا گیا ہے۔ اور اسی وجہ سے اس کا نام کلید التوحید رکھا گیا۔ طالبان صراط مستقیم کیلئے واقعی کلید توحید ہے + قیمت ۲/

حیات جاودانی یعنی مناقب و حالات حضرت محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر گیلانی رحمۃ اللہ علیہ زبان اُردو

یہ کتاب نایاب جو حضرت غوث صمدانی قطب ربانی میراں محی الدین سید عبدالقادر گیلانی کے حالات و کرامات میں جامع ہے۔ عربی کتاب

قلائد الجواہر فی مناقب شیخ عبدالقادر

مطبوعہ مصر کا نہایت سلیس بامحاورہ اردو ترجمہ ہے۔ اس کتاب میں حضرت موصوف کے بچپن سے لیکر آخر تک کے کل حالات مع کرامات عالیہ نہایت تفصیل کے ساتھ درج ہیں۔ آپکے علم و فضل کے حالات۔ آپکے مدرسہ کی کیفیت آپکے یاران صحبت کے سوانح اور اُن بزرگوں کے حالات جو آپکے زمانہ میں اولیائے کرام میں سے تھے۔ نیز آپکے شاگردوں کے حالات اور اُن کا ذکر جن کو جناب عالیمقام سے فیض باطنی نصیب ہوا ہے۔ آپکے فرزندانِ عالیمقام کے حالات اور شجرہ انساب اس کے علاوہ دیا گیا ہے۔ اس سے پہلے آج تک اردو زبان میں کوئی جامع کتاب نہیں چھپی + قیمت .. .. .. عہ/

المشتہر

ملک چنن الدین و ملک تاج الدین خلف ملک فضل الدین ککّے زئی تاجران کتب قومی کوچہ ککے زئیاں بازار کشمیری لاہور